يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

"اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔"

سورۃ التوبۃ آیت نمبر(119)

# افواجِ پاکستان

# "اسلامی یا غیر اسلامی"

# ؟ فیصلہ آپ پر


عدنان رشید

ائیر مین (سابق) پاکستان ائیر فورس



تکبیر میڈیا

خالی صفحہ

تکبیر میڈیا کی جانب سے پیش خدمت ہے

# افواج پاکستان

# اسلامی یا غیر اسلامی ؟

# فیصلہ آپ پر

عدنان رشید

ائیر مین (سابق)

پاکستان ائیر فورس

بلا تصویر ایڈیشن

| | |
|---|---|
| کتاب کانام | افواجِ پاکستان اسلامی یا غیر اسلامی ؟ فیصلہ آپ پر |
| مصنف | عدنان رشید |
| سال اشاعت | 23مارچ 2021 |
| ناشر | تکبیر میڈیا |
| ملنے کا پتہ | TELEGRAM CHANNEL @TAKBEERMEDIA |
| **برائے رابطہ** | ٹیلی گرام @AskTakbeerMedia |

## إنّ الحمد للّٰہ المتعال والصلوۃ والسلام علی من قاتل اھل الکفرۃ والالحاد خصوصا علی ائمۃ الدین وقائدین الجھاد رفع لواء الاسلام فی کل حین وزمان واحکم شرائع الاسلام بالقلم واللسان اما بعد

یہ دنیا میں ایک قاعدہ اور قانون ہے کہ جب بھی کوئی ریاست یا حکومت وجود میں آتی ہے تو اس کے لیے ایک ایسی قوت کی ضرورت ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی اس ریاست کے خلاف اٹھتا ہے تو یہ قوت حرکت میں آتی ہے اور اس ملک کا دفاع کرتی ہے اور ایسی قوت اس ملک کی عسکری قوت کہلاتی ہے اور یہ ملک جس نظریے کا حامل ہوتا ہے۔ یہ عسکری قوت بھی اسی نظریے کی تابع ہوتی ہے۔ آج آپ کے ہاتھ میں جو کتاب ہے وہ اسی عسکری قوت کے متعلق ہے۔ بھائی عدنان رشید صاحب نے بہت محنت سے معلومات کو جمع کیا اور آپ کے سامنے پیش کی ہیں۔ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے تو اس کے ساتھ پاکستان کی عسکری قوت بھی وجود میں آئی ہے۔ پاکستان چونکہ لا الہ الا اللہ کے نام پہ بنا تھا اور جو ملک اسلام کے نام پر بن جائے وہ اسلامی ہی ہوتا ہے اور جب ملک اسلامی ہو تو اس کی عسکری قوت بھی اسلامی ہی ہوتی ہے اور اسلامی عسکری قوت کے اوپر یہ لازم ہے کہ اپنے اسلامی ملک اور اپنے مسلمان بھائیوں کے مال وجان اور عزت و آبرو کا خیال رکھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان کی یہ فوج کتنی اپنے ملک پاکستان کے ساتھ وفادار رہی ہے اور غیروں کیساتھ کتنی وفادار رہی ہے تب ہی ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ پاکستان جو ایک اسلامی ملک ہے اس کی یہ عسکری قوت اسلامی ہے یا غیر اسلامی۔ بھائی عدنان رشید صاحب نے پورے بسط کے ساتھ اس موضوع کو بیان کیا ہے۔ ماشاء اللہ اس کتاب میں بہت عمدہ معلومات ہیں۔ جو نہ اس سے پہلے کسی نے جمع کیں تھیں اور نہ ہی عصر حاضر میں اس موضوع پر نہ کسی نے کام کیا ہے جو کہ فوج، پولیس اور عوام سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس شرط کیساتھ کہ بنظر انصاف مطالعہ کی جائے تو رب لایزال سے امید ہے کہ راہ نجات مل جائے گی۔ اس کتاب کی ایک ایک بات یکتب بماء الذھب کے مصداق ہے۔ اللہ رب العزت اس کتاب کو تمام امت مسلمہ کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

**مفتی حمید اللہ حقانی**

6 شعبان 1442 ہجری

19 مارچ 2021

**حمدا لمن ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکفرون والصلوات والسلام علی من اعلی اعلام الاسلام بالجھاد والیقین واحق الحق وابطل الباطل بالسیف والبراھین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین وبعد**

جب سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمات پہچاننے اور اسے عملی بنانے میں امت مسلمہ نے غفلت اپنائی ہے ۔تب سے اس امت کا زوال شروع ہوا ہے۔ جس کا خمیازہ اس امت کو مختلف مصائب اور ذلتوں کی صورت میں بھگتنا پڑا جیسے نظام خلافت سے محرومی، جبری سلاطین کا مسلط ہونا، ذمیوں جیسا مختلف ناموں کے ٹیکسز آئی ایم ایف ویہود وغیرہ کو دے کر، اپنے گھر میں کرائے پر رہنا، مختلف مہلک امراض کا پھیل جانا وغیرہ وغیرہ لیکن یہ بھی اللہ کا وعدہ ہے کہ اس دین کو غالب کر کے رہے گا، واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون، ان شاء اللہ اب وقت قریب ہے اور بہت قریب ہے امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہونے والا ہے اس کے لئے بطور اسباب اللہ نے ایسے لوگ تیار فرمائے ہیں جو حضور ﷺ کی پوری زندگی تھامے ہوئے ہیں جس کا خلاصہ چار چیزیں ہیں(1) دعوت(2) تربیت(3) ہجرت(4) جہاد۔ جس طرح کمہار کی بھٹی میں گڑھا مختلف مشکل مراحل سے گزر کر لوگوں کو نفع دینے کے قابل بنتا ہے۔ اسی طرح کچھ ایسے نوجوان بھی ہیں جنہوں نے قربانیوں کی ایک داستان رقم کی اور خدا کے فضل سے اس قابل ہوئے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کا غزوہ ہند والا محاذ سنبھال کر پورے برصغیر پاک وہند پر اسلام کا جھنڈا نصب کر سکیں۔ اللہ ہم سب کو اس عظیم لشکر میں شامل ہونے کی توفیق نصیب فرمائے، امین۔ مذکورہ کتاب مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ماشاء اللہ بھائی عدنان رشید صاحب نے بڑی محنت کر کے ایسے مواد جمع فرمائے ہیں کہ کسی مسلمان کو اس کے مطالعہ کے بعد لشکر مہدی اور لشکر دجال کے مابین فرق کرنے میں کوئی دقت نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبولیت بخشے اور تمام مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے، امین یارب العلمین۔

**مفتی ابو محمد الناصر حقانی**

شعبان 1442 ہجری

19 مارچ 2021

## الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادۃ الذین اصطفی

## اما بعد

اس پُر فتن اور مادہ پرستی کے دور میں جہاں مسلمان ممالک پر مسلّط نام نہاد مسلمان ایجنٹوں کو حاکم بنا کر اللہ کی شریعت کے نفاذ کو بزورِ قوت روکا جارہا ہے جہاں اسلام اور کفر کو خلط ملط کر کے نت نئے قوانین کو جمہوریت کے سائے تلے نافذ العمل کیا جارہا ہے اور ان کفریہ قوانین کے محافظین (فوج اور خفیہ اداروں) کو اسلام کے حقیقی ہیروز کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ ابتداء ہی سے یہی نام نہاد محافظین ہی اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ چلے آرہے ہیں تو ایسے میں اسلام کے ان نام نہاد محافظین (فوج اور خفیہ اداروں) کو عامۃ المسلمین کے لئے پہچاننا نہایت ہی ضروری ہے تا کہ ان جعلی ہیروز (فوج) کا سدباب ہو اور مسلمان اُمت کے حقیقی خواب "اسلام" کو اللہ کی زمین پر نافذ العمل بنایا جاسکے۔

ان ممالک میں پاکستان کی فوج بھی وہی کردار ادا کرتی چلی آرہی ہے جو کردار کبھی میر جعفر اور میر صادق ادا کیا کرتے تھے لہذا پاکستانی عوام کے لئے پاکستانی فوج کو ابتداء ہی سے سمجھنا، کہ یہ کس کی فوج ہے، اس کی تاریخ کیا رہی ہے اور یہ اسلام کے خلاف کب اور کہاں کہاں استعمال ہوتی چلی آرہی ہے، اس حوالے سے برادرِ محترم عدنان رشید نے پاکستانی فوج کی سابقہ تاریخ جس کو پوشیدہ رکھا گیا تھا اس کتاب میں آشکارہ کیا ہے جو کہ موجودہ فوجیوں کے لئے بطورِ عبرت بھی اہم ہے۔

قارئین کے لئے یہ کتاب ایک مدلل تحفہ ہے لہذا قارئین اسے خالی الذہن ہو کر پڑھ لیں تا کہ پاکستانی فوج کی سابقہ خدمات جو کہ ہمیشہ اسلام مخالف دشمنی پر مبنی ہیں اس سے باخبر ہو جائیں اور آئندہ پاکستانی فوج کو اسی نظر سے دیکھا جائے جس کی وہ مستحق ہے اور فوجیوں کو اس میں اپنی سابقہ تاریخ سے عبرت پکڑنی چاہئے تا کہ اس فانی دنیا کے لئے اپنی اخروی زندگی کو برباد نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے خیر کا سبب بنائیں اور برادرِ محترم عدنان رشید کی سعی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

**شیخ ابوریّان**

8 شعبان 1442 ہجری

21 مارچ 2021

# مقدمہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ تعالی

اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (البقرة: 171)

اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ اس کلام کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں! ہم تو ان باتوں کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ بھلا کیا اس صورت میں بھی (ان کو یہی چاہیے) جب ان کے باپ دادے (دین کی) ذرا بھی سمجھ نہ رکھتے ہوں، اور انہوں نے کوئی (آسمانی) ہدایت بھی حاصل نہ کی ہو؟

وَتِلْكَ عَادٌ ڐ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ (ھود:59)

یہ تھے عاد کے لوگ جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کا انکار کیا، اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی، اور ہر ایسے شخص کا حکم مانا جو پرلے درجے کا جابر اور حق کا پکا دشمن تھا۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (آل عمران:95)

آپ کہیے کہ اللہ نے سچ کہا ہے، لہٰذا تم ابراہیم کے دین کا اتباع کرو جو پوری طرح سیدھے راستے پر تھے، اور ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو اللہ کی خدائی میں کسی کو شریک مانتے ہیں۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرة: 91)

(اے پیغمبر) تم ان سے کہو کہ اگر تم واقعی (تورات) پر ایمان رکھتے تھے تو اللہ کے نبیوں کو پہلے زمانے میں کیوں قتل کرتے رہے؟

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے ناحق قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر 777)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ ۔ "اگر تمام آسمانوں وزمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تب بھی یقینا اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔"(ترمذی حدیث نمبر 1433)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۔ "جس شخص نے چند کلمات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں کسی کی مدد کی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا ہو گا: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰه (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس شخص)۔"(ابن ماجہ حدیث نمبر 778)

یہ کتاب درج بالا قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پاکستانی فوج کا ماضی اور حال بیان کرے گی تاکہ اگر کسی فوجی کی قسمت میں ہدایت ہو تو اس کو ہدایت کی طرف رہنمائی ملے اور بے علمی، نا سمجھی اور غلط نظریے اور عقیدے کی وجہ سے اس سے جو ظلم اور گناہ سرزد ہو چکے ہوں یا افسران بالا نے اس سے کروائے ہوں ان سے آئندہ کے لئے توبہ تائب ہو کر اس کے ازالے کا شرعی حکم علماء کرام سے معلوم کر لے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہماری پاکستانی فوج کو حقیقی معنوں میں ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے والی فوج بنادے۔ آمین

اسی کے ساتھ ساتھ قارئین سے یہ بھی عرض ہے کہ اس کتاب کے 2 ایڈیشن شائع کئے جائیں گے پہلا ایڈیشن صرف تحریر مبنی ہو گا اور دوسرا ایڈیشن تصاویر اور ویڈیوز کے ایمبیڈڈ لنکس کے ساتھ شائع کیا جائے گا تاکہ قارئین ثبوتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں۔

اس پہلے ایڈیشن کے بارے میں آپ کی رائے، رد عمل، تنقید اور اصلاح کا شدت سے انتظار رہے گا تاکہ دوسرا ایڈیشن اس کا ازالہ کر سکے۔ رابطے کے لئے ایڈمن تکبیر میڈیا کے کی ٹیلی گرام آئی ڈی @AskTakbeerMedia پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

**عدنان رشید**
**ایسوسی ایٹ انجینئر ایرو ناٹکس**
**سروس نمبر 862476**
**پاکستان ایئر فورس**
**23مارچ 2021**

# تمہید

میرے عزیز پاکستانی مسلمان بھائیو! آج ہمارے مخاطب عموماً تمام پاکستانی مسلمان اور خصوصاً افواج پاکستان سے تعلق رکھنے والے جوان اور افسران ہیں۔ وہ جو اپنے آپ کو اسلام کا مجاہد سمجھتے ہیں، وہ جو سمجھتے ہیں کہ وہ ایک اسلامی وطن کے لئے اپنی جانیں دے کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہو رہے ہیں، وہ جو سمجھتے ہیں کہ وہ ایمان والے، تقویٰ والے اور جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے ہیں، وہ جو سمجھتے ہیں کہ دنیا میں وہی پاک اور نمبر ون ہیں۔

مقدمے میں جو سورۃ بقرہ کی ایک آیت آپ کے سامنے ذکر کی گئی، اس میں اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے یہودیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرۃ: 91) (اے پیغمبر) تم ان سے کہو کہ اگر تم واقعی (تورات) پر ایمان رکھتے تھے تو اللہ کے نبیوں کو پہلے زمانے میں کیوں قتل کرتے رہے؟

اب یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مدینہ میں موجود یہودیوں میں سے کسی نے بھی کسی بھی نبی کو قتل نہیں کیا تھا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کم از کم 500 سال فَطرت کا زمانہ ہے، ان 500 سالوں میں کوئی پیغمبر نہیں آیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نبیوں کا قاتل کیوں قرار دیا؟

مفسرین کرام اس سوال کا جواب یوں دیتے ہیں کہ یہودی اپنے آباؤ اجداد کے جرائم کی مذمت اور ان سے بیزاری کا اظہار نہیں کرتے تھے بلکہ ان پر فخر کرتے اور اس کے لئے لولے لنگڑے بہانے تراشتے تھے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ال عمران: 95

آپ کہیے کہ اللہ نے سچ کہا ہے، لہٰذا تم ابراہیم کے دین کا اتباع کرو جو پوری طرح سیدھے راستے پر تھے، اور ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو اللہ کی خدائی میں کسی کو شریک مانتے ہیں۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا وہ کون سا عمل ہے جس کی اتباع کا اللہ تعالی حکم دے رہے ہیں؟ تو وہ عمل یہ تھا:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ

تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: ہمارا تم سے اور اللہ کے سوا تم جن جن کی عبادت کرتے ہو، ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض پیدا ہو گیا ہے جب تک تم صرف ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (الممتحنہ 4)

ان آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے خلاف اپنے بڑوں کے جرائم پر فخر کرتے ہیں وہ بھی ان ہی کی طرح مجرم ہیں، اگرچہ وہ اس دور میں پیدا بھی نہ ہوئے ہوں، اور جو لوگ اپنی قوم کے گناہوں سے لاتعلقی کا اظہار کریں اور ان کے کافرانہ افعال سے نفرت اور دشمنی کریں تو وہی لوگ ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہیں۔

اس تحریر میں ہم پاکستانی فوج کی تاریخ کو ثبوت کے ساتھ بیان کریں گے اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں گے کہ کیا یہ فوج اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

ہم پاکستانی فوج کی تاسیس سے لیکر اب تک کی قدم بہ قدم وہ تاریخ بیان کریں گے جو اسلام کے خلاف جرائم اور مسلمانوں کے خون سے لتھڑی پڑی ہے۔

اس تحریر میں ہم اسلام کے خلاف جنگ میں پاکستان آرمی کی پنجاب، بلوچ اور فرنٹیر فورس رجمنٹس کا کردار بیان کریں گے کہ کس طرح اسلام کے خلاف اس جنگ میں ان کرائے کے سپاہیوں نے صرف چند روپے ماہوار کی خاطر خانہ کعبہ پر گولیاں چلا دیں۔ کس طرح انہوں نے عراق کو خلافت سے چھین کر برطانیہ کے قبضے میں دیا۔ کس طرح اس فوج نے فلسطین کی مقدس سرزمین سے عثمانیوں کو بے دخل کر کے جنرل ایلن بی کو فاتح بیت القدس بنایا۔

آج بھی پاکستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے پنجاب اور فرنٹیر فورس کے فوجیوں کی قبریں آپ کو تل ابیب، حیفہ، غزہ، رملہ اور طول کرم کے قبرستانوں میں ملیں گیں جنہوں نے خلیفہ اسلام کا سپاہی بننے کی بجائے شاہ انگلستان کا انتخاب کیا اور بادشاہ انگلستان و شہنشاہِ ہند جارج پنجم کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں۔

قارئین کے ذہن میں سوال آ رہا ہو گا کہ پاکستان تو 1947 میں بنا تھا تو آپ اس سے پہلے کی بات کیوں کرتے ہیں اور یہ سب تو انگریز کی فوج نے کیا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال آئی ایس پی آر سے پوچھیں کہ ان کو مونال ریسٹورنٹ کا مالک 1947 سے پہلے کس نے بنایا جبکہ تم تھے ہی نہیں۔

قارئین ان سے جا کر پوچھیں کہ 2014 میں یہ 10 کور کی سو سالہ تقریبات کیوں منائی جبکہ تم تھے ہی نہیں؟

قارئین یہ بھی جا کر پوچھیں کے 1958 میں تم نے 40 پٹھان رجمنٹ یعنی موجودہ 16 پنجاب رجمنٹ کی تاسیس کی 100 سالہ تقریبات جوش و خروش سے کیوں منائی جب کہ یہ وہ یونٹ ہے جس کو 1857 کی جنگ آزادی کو کچلنے کے لئے بنایا گیا تھا؟

قارئین اس سوال کا جواب ان سے طلب کریں کہ 2015 میں پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف اور پاکستان آرمی نے پہلی جنگ عظیم کے دوران استنبول کی تاریخی جنگ کے 100 سال پورے ہونے پر لندن میں تقریبات میں کیوں شرکت کی اور "مینار شہداء" پر پھول کیوں چڑھائے؟

قارئین پاکستان آرمی سے یہ بھی پوچھیں کہ کس قانون کے تحت 1952 میں ملکہ برطانیہ کی تاج پوشی میں گارڈ آف آنر دیتے رہے اور کیونکہ ایک سال تک برطانوی شاہی محل بکنگھم پیلس کی گارڈ ڈیوٹی دیتے رہے؟

اور اس محب وطن، غیور اور خود دار فوج سے یہ بھی پوچھیں کہ آزادی کے 9 سال بعد تک تم لوگ کیوں تخت برطانیہ اور تاج برطانیہ کی وفاداری کی قسم پریڈ کرتے رہے جبکہ تم کھاتے پیتے پاکستانی مسلمانوں کی خون پسینے کی ٹیکس کی کمائی سے تھے اور وفاداری کا عہد عیسائی تاجدار سے کرتے رہے؟

قارئین کرام یہ فوج تو آپ کو جواب دے یا نہ دے مگر ہم اس کتاب میں آپ کو اس کے مدلل اور مفصل جواب دینے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ



خالی صفحہ

# فہرست عنوانات

عنوان نمبر عنوان و صفحہ نمبر

خالی صفحہ



## 1. پاکستانی فوج کی تاریخ

عام پاکستانی یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کی فوج بھی اسی وقت وجود میں آئی جب 1947 میں پاکستان وجود میں آیا، لیکن یہ حقیقت نہیں۔ بلکہ جس طرح ہندوستان کی ساری زمین انڈیا اور پاکستان کے درمیان تقسیم ہوئی تھی اسی طرح فوج بھی تقسیم کی گئی۔ اس لیے سب سے پہلے اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کی عمر پاکستان سے بہت زیادہ ہے اور یہ پاکستان بننے سے 190 سال قبل ہی وجود میں آچکی تھی۔ موضوع کو آسان کرنے کے لیے ہم مونال ریسٹورنٹ کی مثال پیش کرتے ہیں۔

## 2. مونال ریسٹورینٹ

کچھ عرصہ قبل پاکستانی فوج نے اسلام آباد میں واقع مونال ریسٹورنٹ پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہوئے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ فوج کا کہنا تھا کہ مونال ریسٹورنٹ جس زمین پر واقع ہے یہ زمین اِس فوج کو 1910 یعنی قیام پاکستان سے 37 سال قبل الاٹ کی گئی تھی۔

اب یہاں سادہ سا سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب پاکستان ہی نہیں بنا تھا تو پاکستان آرمی کا وجود کہاں سے آگیا؟ لیکن در حقیقیت پاکستان آرمی کا یہ دعویٰ بالکل درست ہے۔ مگر یہ معاملہ صرف زمین کی ذمہ داری اپنے سر لینے تک محدود کرنا تاریخی خیانت ہوگی۔ پاکستانی فوج کو اس کے ساتھ ساتھ قوم کے سامنے 1757 سے لیکر 1947 تک سامراج کی خدمت کی ذمہ داری بھی لینا ہوگی۔

## 3. ایسٹ انڈیا کمپنی 1612

اس بات کو پوری طرح سمجھنے کے لیے ایسٹ انڈیا کمپنی کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہم یہاں ایسٹ انڈیا کمپنی کا مختصر تعارف آپ کے سامنے ذکر کریں گے۔

یہ برطانوی جاگیر داروں اور جنگجو کمانڈروں کی ایک مشترکہ تجارتی کمپنی تھی جو یورپ میں اپنی تجارت کے لئے جنگیں بھی لڑتی تھی۔ جس نے تجارت کی غرض سے پہلی دفعہ 1612 میں ہندوستان کے حاکم مغل بادشاہ جہانگیر کی اجازت سے ہندوستان میں اپنا قدم رکھا۔ اس وقت اس کے ظاہری مقاصد صرف تجارت تھی۔ ہندوستانی اشیاء خرید کر یورپ

لے جانا اور یورپی اشیاء ہندوستان لا کر بیچنا۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ تاجروں، کسانوں، خدمت گاروں اور دیگر مختلف بہانوں سے اپنی افرادی قوت بڑھاتے رہے۔ پھر انہوں نے ہندوستان میں اپنی مستقل رہائش اختیار کرلی اور جائیدادیں خرید کر اپنی ایک کالونی بنالی، اپنے بیوی بچوں کو بلا کر وہاں آباد کیا، بچوں کے لیے تعلیمی ادارے قائم کیے، اپنے ہسپتال، عبادت خانے اور عدالتیں قائم کیں۔ پھر اپنے تعلیمی اداروں میں بعض مقامی لوگوں کو بھی داخلے دینے شروع کر دیے، جس سے ان کو مستقبل کے فوجی افسر، سیاست دان، جج اور دوسرے اداروں میں خدمت گار میسر آئے۔ پھر ان سب کی حفاظت کے لیے اپنی سیکورٹی کے نام پر فوجیوں کو بلا کر ہندوستان پر اپنے قبضے کی بنیاد رکھی۔ پھر وقت کے ساتھ اپنے سیکورٹی اداروں میں مقامی لوگوں کو، یا یوں کہیں کہ اپنی خدمت کے لیے غلاموں کو بھی بھرتی کرنا شروع کر دیا۔ یہیں سے شاہی ہندی آرمی کی بنیاد پڑی۔

## 4. پاکستانی فوج کی بنیاد 1747

1747 میں میجر سٹرینگر لارنس نے مدراس میں انڈین آرمی کی باقاعدہ بنیاد رکھی۔ وہ ہندوستانی فوج کا سب سے پہلا کمانڈر انچیف مقرر ہوا اور اس نے 20 سال اس کی قیادت کی۔ میجر سٹر نگر لارنس کو فادر آف دی انڈین آرمی یعنی انڈین آرمی کا باپ بھی کہا جاتا ہے۔ فیلڈ مارشل کلاڈ اَکل نِک اس مشترکہ فوج کا آخری کمانڈر انچیف تھا جو قیام پاکستان کے بعد بھی پاکستان آرمی اور انڈین آرمی کا مشترکہ کمانڈر انچیف رہا۔ میجر سٹرینگر لارنس سے لے کر پاکستان آرمی کے آخری انگریز جنرل ڈگلس گریسی تک انگریز افسروں کی قیادت میں موجودہ پاکستان آرمی یعنی سابقہ رائل برٹش انڈین آرمی نے اسلام کے خلاف بے شمار کارنامے سرانجام دیئے۔ یہ 268 سالہ تاریخ تو اس مختصر تحریر میں بیان کرنا ناممکن ہے، البتہ کچھ بڑے بڑے واقعات کا ہم اپنی اس تحریر میں ضرور ذکر کریں گے۔

## 5. افغان نیشنل آرمی اور پیغام افغانستان

پاکستان آرمی کے قیام کی تاریخ کو ہم اپنے پڑوسی ملک افغانستان کی موجودہ آرمی کی مثال سے سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اس کا قیام ہماری آنکھوں کے سامنے عمل میں لایا گیا۔ آج سے تقریباً 20 سال قبل افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت تھی۔ جسے امریکہ اور اس کی اتحادی افواج نے مل کر ختم کر دیا۔ امریکہ نے 2001 میں افغان نیشنل آرمی یا ملی اردو کی بنیاد رکھی۔ جلد ہی اس کی تعداد 3 لاکھ تک پہنچ گئی۔ یہ فوج آج بھی افغانستان کی قومی فوج سمجھی جاتی ہے۔ ہم سب جانتے

ہیں کہ "یہ کس کی فوج ہے" "اس کو" کس نے بنایا" اور اس کے قیام کا مقصد کیا ہے۔ اس کی تنخواہ کہاں سے آتی ہے اور یہ کس کے لئے اور کس کے حکم پر اپنی جانیں دے رہی ہے اور اپنے ہم وطنوں کو مار رہی ہے ؟

طالبان اپنے وطن کی آزادی اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے لڑ رہے ہیں۔ جب کہ اس افغان نیشنل آرمی کو جہاں کہیں بھی کسی حریت پسند، آزادی کے متوالے، مجاہدِ اسلام کی اطلاع ملتی ہے تو یہ امریکہ کی ہوائی سپورٹ لے کر وہاں چھاپے مارتے ہیں اور دیہات کے دیہات نیست و نابود کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اب تک یہ فوج اپنے لاکھوں ہم وطنوں کا خون بہا چکی ہے۔

2000 ہزار سے زیادہ افغانی علما و مشائخ طالبان کے خلاف اور ملی اردو کے حق میں "پیغامِ افغانستان" کے نام سے متفقہ فتویٰ دے چکے ہیں۔ افغان حکومت کو اسلامی اور جائز جبکہ طالبان کے جہاد کو ناجائز اور حرام قرار دے چکے ہیں۔ افغانستان میں فدائی حملوں کو حرام قرار دے چکے ہیں۔ فتوے کا متن "پیغام پاکستان" سے کچھ مختلف نہیں۔

## 6. جنگِ پلاسی 1757

جب انگریز ہندوستان آئے تو آہستہ آہستہ انہوں نے تجارت کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی حکومت کو بھی اپنے ہاتھ لینے کا ارادہ کیا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے انڈین آرمی کی بنیاد رکھی۔ شیر بنگال نواب سراج الدولہ رحمہ اللہ انگریزوں کے ان عزائم کو بھانپ گئے اور اس کے نتیجے میں 1757 میں پلاسی کے مقام پر ایک بڑی جنگ ہوئی، انگریز انڈین آرمی کی مدد سے شیر بنگال کو شکست دینے میں کامیاب ہوگئے۔ وہ فوج جسے آج کل پاکستان آرمی کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ ان کے آباؤ اجداد کا اسلام اور اپنے ہم وطنوں کے خلاف "پہلا کارنامہ" تھا۔

یہ وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے محض 5 روپے ماہوار (جو آج کی تاریخ اکتوبر 2020 کے ایکسچینج ریٹ کے مطابق تقریبا 4500 پاکستانی روپے بنتے ہیں) کی خاطر بنگال کی اسلامی حکومت کو گرایا اور بنگالی مسلمانوں کو انگریز کا غلام بنایا۔ اس جنگ میں انگریزوں کے سپہ سالار جنرل کلائیو نے اپنے وقت کے 2 لاکھ چونتیس ہزار پاؤنڈ کمائے جو آج کے دور کے مطابق 22 ملین پاؤنڈ بنتے ہیں۔ اس جنرل کلائیو نے اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد برطانیہ میں پلاسی کے نام سے ایک شاندار محل بنایا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو اس جنگ میں آج کے دور کے حساب سے 232 ملین پاؤنڈ کا منافع حاصل ہوا۔ ولز سگریٹ (wills) کی کمپنی عرصہ دراز تک اپنے سگریٹ کے پیکٹ پر اس فتح کی تصویر چھاپتی رہی۔

## 7. پنجاب رجمنٹ کا قیام 1759

1759 مدراس آرمی اور بنگال آرمی کی شکل میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے پنجاب رجمنٹ کو بنایا۔ 1764 میں مغل بادشاہ شاہ عالم ثانی نے بنگال کی آزادی کے لئے ایسٹ انڈیا کمپنی سے جنگ کی مگر انڈین آرمی نے ڈٹ کر اپنے بیرونی آقا کا ساتھ دیا اور بنگال کی آزادی کی یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دی۔ اس کے بعد اس فوج نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو 1773 میں روھیلہ کھنڈ کی یوسف زئی ریاست کا قبضہ دلوایا۔

## 8. ہندوستان میں بینکنگ کا نظام 1770

انڈین آرمی کی بے لوث وفاداری کے نتیجے میں بنگال میں انگریزوں کا تسلط مستحکم ہوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1770ء میں بینک آف ہندوستان کی بنیاد رکھی اور ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سونے اور چاندی کے سکّوں کے بدلے کاغذی نوٹ جاری کئے گئے۔ اس بینک نے سودی قرضے بھی جاری کرنا شروع کیے اور اس طرح ہندوستان میں بینکاری اور سودی معیشت کا آغاز ہوا جو آج تک ہمارے پیارے وطن میں جاری ہے۔

## 9. بلوچ رجمنٹ کا قیام 1798

1798 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک انگریز افسر میکلوڈ نے بلوچ رجمنٹ کی بنیاد رکھی۔ پاکستان آرمی کی یہ رجمنٹ اپنے قیام کے بعد سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی تقریبا تمام بڑی جنگوں میں استعمال ہوچکی ہے۔ جنگ میسور، جنگ آزادی 1857، دوسری اینگلو افغان جنگ، پہلی جنگ عظیم میں عراق، فلسطین، نہر سویز مصر، مسقط عمان، عدن یمن، ترکی، گیلی پولی، کوت العمارہ وغیرہ میں اس نے ہمیشہ اپنے انگریز آقا کو فتح دلائی اور اپنے لاکھوں مسلمانوں کا خون بہایا۔ دوسری جنگ عظیم میں بھی یہ برطانیہ کی بالادستی قائم رکھنے کے لئے انگریزوں کی خاطر جاپان، جرمنی اور اٹلی سے لڑی۔ یہ رجمنٹ آج بھی امریکہ کی اسلام کے خلاف جنگ میں صف اوّل کی کرائے کی قاتل ہے۔ پاکستان آرمی کو اپنی اس رجمنٹ کے اسلام دشمن ماضی پر بہت فخر ہے۔

## 10. ٹیپو سلطان 1766-1799

1766 سے 1799 تک ایسٹ انڈیا کمپنی اور ٹیپو سلطان رحمہ اللہ کی جنگیں چلتی رہیں، جس میں ٹیپو سلطان رحمہ اللہ نے آخر کار شہادت پائی اور سلطنتِ میسور بھی انگریزوں کے قبضے میں چلی گئی۔ اس دوران انڈین آرمی کی تعداد ایک لاکھ

سے تجاوز کر گئی تھی۔ میدان جنگ میں ایک نسبت پانچ کے حساب سے ہندوستانی سپاہی لڑتے تھے۔یعنی ایک انگریز اور 5انڈین سپاہی۔

ٹیپو سلطان رحمہ اللہ کی سلطنتِ میسور کا جھنڈا اور دیگر جنگی سامان آج بھی انڈین آرمی کی مدراس رجمنٹ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ پاکستان نیوی کے ایک بحری جہاز، پاکستان آرمی کی کئی تنصیبات ٹیپو سلطان کے نام سے موسوم ہیں۔ان عقل کے اندھوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو ٹیپو سلطان رحمہ اللہ کو آزادی کا ہیرو بتاتے ہیں جبکہ دوسری طرف اسی آرمی کے آباؤاجداد ٹیپو سلطان کی شہادت کے مجرم ہیں۔ اس کے بعد 1803ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستانی سپاہیوں کی مدد سے دہلی پر بھی قبضہ کر لیا اور ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کا قبضہ ہو گیا۔انگریزوں نے مغل بادشاہ کو علامتی طور پر اپنے منصب پر برقرار رکھا اور لال قلعہ کو مکمل طور پر اپنے کنڑول میں لے لیا اور ہندوستان کا نظم ونسق ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ میں چلا گیا۔

## 11. ایسٹ انڈیا کمپنی کی عدالتیں

ایسٹ انڈیا کمپنی نے اگرچہ بنگال پر قبضے کے بعد سے ہی اپنا عدالتی نظام نافذ کر دیا تھا مگر اس میں مسلمانوں کے لئے برائے نام شرعی عدالتیں بحال رکھیں اور اس میں مفتیوں اور قاضیوں کو جج مقرر کیا مگر فیصلوں کی توثیق کے لئے اعلیٰ عدالت سے رجوع کرنا پڑتا جو کہ برٹش لاء سے فیصلے کرتی تھی۔اس لئے حدود وقصاص عملاً معطل کر دیئے گئے تھے۔یہی حال دہلی پر قبضے کے بعد آزاد اسلامی عدالتوں کا کیا گیا۔لارڈ میکالے کی جدوجہد کے بعد آخر کار جزوی اسلامی عدالتوں کا نظام بھی ختم کر دیا گیا۔اس کو سمجھنے کے لئے ہمارے سامنے ملک میں رائج وفاقی شرعی عدالتیں اس کی بہترین مثال ہیں۔جن کے فیصلے انگریزی قانون پر چلنے والی سپریم کورٹ کی توثیق کے محتاج ہوتے ہیں اور آج تک حدوداللہ کا کوئی فیصلہ نافذ نہیں کیا جاسکا۔

پاکستان کا عدالتی نظام ایسٹ انڈیا کمپنی کی قائم کردہ عدالتوں کا تسلسل ہے۔قیام پاکستان کے بعد ان کے صرف نام تبدیل کر دیئے گئے ان عدالتوں کا نظام اسلام کے منافی اور جوں کا توں انگریز کے قانون کے مطابق ہے۔

آج بھی مسلمانوں کے اس ملک میں کافر قاضی مسلمانوں کے فیصلے کفار کے خودساختہ قوانین پر کرتے ہیں۔کتنے افسوس کی بات ہے اسلامی ملک میں عیسائی، ہندو اور مجوسی قاضی القضاۃ یعنی چیف جسٹس مقرر کیئے جائیں۔چیف جسٹس اے۔آر کارنیلس (عیسائی)، چیف جسٹس دراب پٹیل (مجوسی)، چیف جسٹس بھگوان داس (ہندو)، جسٹس رستم ایس

سدھوا (مجوسی)، جسٹس ثمن کماری (ہندو) وغیرہ چند مثالیں ہیں۔ اس سے بھی ابتر یہ کہ پاکستان کے پہلے وزیر قانون جوگندر ناتھ منڈل تھے جنہوں نے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی صدارت بھی کی۔ جس اسمبلی کا کام پاکستان میں اسلامی قوانین کا اجراء کرنا تھا۔

فوجی حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس بات کو جان لیں کہ ہم مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ تورات، زبور اور انجیل پر اپنے فیصلے کریں تو جب ان مقدس الہامی کتابوں پر عدالتی نظام چلانا جائز نہیں ہو سکتا تو پھر انگریزی عدالت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے اور انگریز کے بنائے ہوئے قانون پر فیصلے کیسے جائز ہو سکتے ہیں۔ کورٹ مارشل بھی انگریز کا بنایا ہوا عدالتی نظام ہے جس کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ قرآنی عدالت کے علاوہ تمام عدالتوں کو عدالت کہنا ہی غلط ہے کیوں جب وہاں عدل ہی نہیں ہو سکتا تو اس کو کیونکر عدالت کہا جا سکتا ہے۔

## 12. ایسٹ انڈیا کمپنی کے ظالمانہ ٹیکس

1813 میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں "چارٹر آف فری ٹریڈ" کا اطلاق کیا۔ اس قانون کے تحت برطانوی مصنوعات کو ڈیوٹی فری قرار دیا گیا اور اس کے مقابلے میں ہندوستانی مصنوعات پر کئی قسم کے ٹیکس لگائے گئے۔ پہلا ٹیکس اس کی تیاری پر لگایا گیا جس کو سنٹرل ایکسائیز ڈیوٹی یا C.E.D کا نام دیا گیا، دوسری قسم کا ٹیکس اس کی فروخت پر لگایا گیا، جس کو سیلز ٹیکس Sales Tax کا نام دیا گیا، تیسری قسم کا ٹیکس اس پراڈکٹ کی فروخت پر لگایا گیا جس کو انکم ٹیکس Income Tax کا نام دیا گیا۔ چوتھی قسم کا ٹیکس ہندوستانی پراڈکٹس کے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں ترسیل پر لگایا گیا جس کو اوکٹرائی ٹیکس Octroi Tax یا چونگی محصول کا نام دیا گیا اور پانچویں قسم کا ٹیکس وہ لگایا گیا کہ اگر ہندوستانی سامان کی ترسیل کے دوران راستے میں پل آجائے تو سامان پر ٹول ٹیکس Toll Tax ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس ٹیکسیشن کی پالیسی کا مقصد ہندوستان کی صنعت و تجارت کو تباہ کرنا تھا۔ تاکہ مقامی مصنوعات مہنگی ہو جائیں اور ہندوستانی عوام غیر ملکی مصنوعات خریدنے کی طرف راغب ہو جائیں۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ تمام غلامانہ ٹیکس آج بھی وطن عزیز پاکستان میں رائج ہیں جن کا مقصد صرف اور صرف مہنگائی کو فروغ دینا اور معیشت کو تباہ کرنا ہے۔ آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چین کی بنی ہوئی مصنوعات ہماری پاکستانی مصنوعات کے مقابلے میں کتنی سستی ہیں جن کو خریدنا آسان ہے۔ آزادی کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسلامی ٹیکسیشن کا نظام نافذ کیا جاتا اور عوام کو ان ظالمانہ اور غلامانہ ٹیکسوں سے نجات دی جاتی مگر ہمارے حکمران آج بھی سامراجی سوچ کے مالک ہیں۔ پاکستانی فوج سمیت بہت

سے سیاستدانوں اور بیوروکریٹس نے قانون سازی کر کے اپنی تنخواہوں، جائیدادوں اور کاروباروں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کیا ہوا ہے۔ جس کا خمیازہ مظلوم عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے۔

## 13. انگریزوں کی کامیابی کی وجہ

ایسٹ انڈیا کمپنی نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ سب کچھ پنجاب رجمنٹس وغیرہ کے فوجیوں کے بل بوتے پر کیا۔ اس زمانے میں جو ہندوستانی یہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرتا تو ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہندوستانی فوجی اس کو سبق سکھانے پہنچ جاتے۔ مگر گھر کو آگ لگی گھر کے ہی چراغ سے، کے مصداق ہمارے یہ ہندوستانی فوجی انگریزوں کے لئے بھاڑے کے ٹٹوؤں کی طرح ہر خدمت بجالاتے رہے اور ابورغال کا کردار ادا کرتے رہے۔ ماہرین کے مطابق انگریزوں نے 1757 سے لیکر 1947 تک ہندوستان سے ٹیکسوں کی مد میں 2015 کے زرمبادلہ کے نرخ کے مطابق 30 کھرب ڈالر اکٹھے کئے اور اس کا جی ڈی پی 23 سے 3 فیصد پر لے آئے۔

روایات میں ہے کہ مکہ میں ایک شخص کا نام ابورغال تھا۔ جب ابراھہ نے بیت اللہ کو مسمار کرنے کی نیت سے مکہ پر حملہ کیا تو بجائے کہ ابورغال اپنے وطن مکہ کا دفاع کرتا وہ ابراھہ کی فوج میں شامل ہو گیا اور ہلاک ہوا۔ مشرکین مکہ ابورغال کی قبر پر پتھر مارتے تھے کیونکہ اس نے اپنے وطن کا دفاع کرنے کی بجائے حملہ آوروں کا ساتھ دیا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان کے عوام میں بہت سے ابورغال ملے جن میں ہندو مسلمان اور سکھ سب شامل تھے۔

مکہ کے جاہل مشرکین کو جہالت کے باوجود اتنی سمجھ تھی کہ حملہ آور اغیار کا ساتھ دینا کتنی بے حمیتی کی بات ہے مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم آج بھی ماضی کے ان ابورغالوں کو اپنا ہیرو اور مقدس مانتے ہیں۔

## 14. فرنٹیر فورس رجمنٹ PIFFER کا قیام 1843

1843 میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے فرنٹیر فورس رجمنٹ یا مختصراً PIFFER پفر کے نام سے ایک نئی رضاکار فوج تشکیل دی۔ اس فوج کو موجودہ پاکستان کے پنجاب اور سرحد کے علاقوں پر مشتمل افراد سے ترکیب دیا گیا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد فرنٹیر فورس کی تمام کی تمام یونٹیں پاکستان کے حصے میں آئیں۔ پاکستان آرمی کو پنجاب رجمنٹ کے ساتھ ساتھ اپنی فرنٹیر فورس رجمنٹ پر بڑا فخر ہے۔ آئی ایس پی آر نے اس پر ایک نغمہ بھی ترتیب دیا ہے۔ جس کے بول ہیں "ہم لوگ پفر کہلاتے ہیں"۔

فرنٹیر فورس ، پنجاب اور دیگر رجمنٹوں کی مدد سے انگریز نے 1843ء میں سندھ اور 1849ء لاہور پر قبضہ کر لیا۔ دوسری طرف سید احمد شہید کی "تحریکِ مجاہدین" کی قیادت ان کی شہادت کے بعد مولانا عنایت اللہ عظیم آبادی رحمہ اللہ کے ہاتھ میں تھی۔ تحریکِ مجاہدین کے اکثر جانبازوں نے ریاست یوسفزئی کے علاقے پنجتار بونیر کو اپنا مرکز بنا رکھا تھا۔ اس وقت یوسفزئی مجاہدین کی قیادت ملا عبد الغفور اخوند المعروف سیدو بابا کے ہاتھ میں تھی۔

## 15. انگریزوں کے خلاف جہاد 1806

دہلی قبضہ کرنے کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کا نعرہ تھا "عوام خدا کی، ملک بادشاہ کا، حکم کمپنی کا"۔ انگریز حکومت سے جو چیز برداشت نہ ہوتی تھی وہ اس کے کاروباری، انتظامی، سیاسی، اقتصادی، عدالتی اور فوجی امور میں مداخلت تھی۔ انگریز نظامِ حکومت کے فیصلوں اور احکامات میں کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے، اور وہ اہلِ ہندوستان کے مفاد کی بجائے اپنے مفادات کو مقدم رکھتے تھے۔

1806 میں ہندوستان کے سب سے بڑے عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے بیٹے حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے فتویٰ جاری کیا کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ ان کے ہم عصر علماء کرام جن میں حضرت شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ، حاجی شریعت اللہ رحمہ اللہ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ، سید احمد شہید رحمہ اللہ، شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ اور مولانا عبد الحی رحمہ اللہ وغیرہ نمایاں ہیں، انہوں نے بعد میں اس فتوے کی تائید کی۔ 1857 کی جنگ آزادی کے ایّام میں علماءِ دہلی مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ، مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، مولانا محمود گنگوہی رحمہ اللہ وغیرہ مشہور علماءِ ہند نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا۔ اس کے بعد مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، مفتی اعظم ہند کفایت اللہ رحمہ اللہ، مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ، مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے اپنے اپنے ادوار میں ہندوستان کے دار الحرب ہونے کا فتویٰ دیا اور حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ کے فتوے کی 130 سال گزرنے کے بعد بھی تائید کی۔

یہ بات غور طلب ہے کہ شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے جب ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا تھا اس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل بادشاہ کو شہنشاہِ ہندوستان کے عہدے پر برقرار رکھا ہوا تھا، اگرچہ ان کی حیثیت علامتی اور بے اختیار بادشاہ کی تھی۔ اس وقت مسلمانوں پر صوم وصلوٰۃ، نمازِ جمعہ وعیدین، اذان، مساجد و مدارس کی تعمیر وترقی، مسلمانوں کے باہمی خصومات اور عائلی مسائل کے لئے نجی شرعی عدالتوں کے قیام، جلسوں اور اجتماعات اور دعوت و تبلیغ وغیرہ پر کوئی پابندی نہ تھی۔ انگریز حکومت مسلمانوں کو اپنا دین بدلنے یا دینی تعلیم کے حصول یا دینی شعائر کو ترک کرنے پر مجبور

نہیں کرتی تھی۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ سے لیکر مولانا مناظر احسن گیلانی کے 1939 میں دیئے گئے فتوے کے مطابق ہندوستان (یعنی سابقہ انڈیا، پاکستان اور بنگلہ دیش) کو دارالحرب ہی کہا جاتا رہا۔

بقول علامہ اقبال رحمہ اللہ:

ملا کو جو ہند میں ہے سجدے کی اجازت　　　ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

## 16. جنگ آزادی 1857

سید احمد شہید رحمہ اللہ کے دور ہی سے سید صاحب کے ساتھیوں نے ہندوستانی فوج میں دعوت جہاد کا کام شروع کر دیا تھا جس کا ثمرہ یہ نکلا کہ 10 مئی 1857 کو میرٹھ کی چھاونی میں ہندوستانی فوجیوں نے صوبیدار میجر (بعد میں جنرل) بخت خان روھیلہ کی قیادت میں اپنے انگریز آقاؤں کے خلاف بغاوت کر دی۔ پورے ہندوستان کی مقبوضہ ریاستوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ بغاوت ایک سال تک کامیاب رہی۔ 3 ہزار سے زیادہ غاصب انگریز اور یورپین قتل ہوئے۔ عین اسی وقت جب یہ بغاوت کامیابی سے ہمکنار ہونے والی تھی۔ سرحد اور پنجاب سے پِفَر زیا فرنٹیئر فورس کے انگریزوں کے وفادار دستے پہنچ گئے اور جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔

## 17. جنگ آزادی کے بعد

جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد انگریزوں نے انتقامی آپریشنز کا سلسلہ شروع کیا، جس کو آپ اس دور کا نیشنل ایکشن پلان کہہ سکتے ہیں۔ گرفتار باغی فوجیوں کو درختوں سے لٹکا کر پھانسیاں دی گئیں۔ کسی کو فائرنگ سکواڈ کے سامنے گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ 40 ہزار سے زیادہ علماء کرام کو توپوں کے سامنے باندھ کر، درختوں سے لٹکا کر، سؤروں کی کھالوں میں لپیٹ کر اور دوران حراست تشدد کر کے شہید کیا گیا۔ 3 لاکھ قرآن کے نسخوں کو جلایا گیا۔ لاکھوں مسلمانوں کو لاپتہ کر دیا گیا جن کی بعد میں مسخ شدہ لاشیں ملیں اور بعض کا کچھ پتہ نہ چلا۔

دیہات کے دیہات مسمار کر دیئے گئے۔ کاروبار، کھیت کھلیان جلا دیئے گئے، مجاہدین کی ذرا سی بھی مالی امداد کرنے والے اور مجاہدین کو پناہ دینے والوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا گیا اور ان کو کالا پانی میں جلا وطن کیا گیا۔ دہلی کے مسلمانوں کا جو حال کیا گیا وہ بیان سے باہر ہے۔ مسلمان عورتیں اپنی عزتیں بچانے کے لئے کنوؤں میں چھلانگیں لگاتی رہیں اور یہ واقعات اتنی تعداد میں ہوئے کہ کنویں خواتین سے بھر گئے۔ سرچ آپریشن اور انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے بہانے

مسلمانوں کے گھروں کی چاردیواری کو پامال کیا گیا۔ عورتوں کے زیورات اور قیمتی اشیاء حتیٰ کہ چارپائیاں بھی لوٹ لی گئیں۔

## 18. تاجِ برطانیہ کی حکومت 1858

1858 میں ملکہ برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت لے کر وہاں برٹش راج کا اعلان کر دیا۔ 1860 میں پورے ہندوستان میں لارڈ میکالے کا مرتب کیا ہوا انڈین پینل کوڈ اور کریمنل پروسیجر کوڈ یعنی قانون تعزیرات ہند اور ضابطہ فوجداری ایکٹ نافذ کر دیا گیا جس نے ہندوستان میں بچا کچا اسلامی قانون بھی ختم کر کے رکھ دیا۔1872ء میں انگریز نے اسلامی قانون شہادت کی بجائے انگریزی قانونِ شہادت رائج کیا۔1839 سے رائج سودی لین دین کے قانون کے دائرہ کار کو پورے ہندوستان تک پھیلا دیا گیا۔ یہ قوانین آج بھی ہمارے ملک میں نافذ العمل ہیں۔

یہ تمام قوانین غلام ہندوستان کے لئے بنائے گئے تھے۔ان قوانین کے مطابق کسی بھی انگریز کی گرفت نہیں ہو سکتی تھی ، وہ ہر قانون سے بالاتر تھے۔ آج جب اس قانون کو تبدیل کر کے اسلامی قوانین کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو جواب میں آپریشن سائیلنس، آپریشن راہ راست، آپریشن شیر دل اور راہ نجات وغیرہ ملتے ہیں۔

## 19. ہندوستان کو برٹش ایمپائر بنانے کی کیا وجہ تھی؟

جنگ آزادی کے اعلان کے بعد انگریزوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اب ہندوستان ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا مگر ایک سال بعد فرنٹیر فورس کی حیران کن وفاداری نے انگریزوں کے اقتدار کو ایک بار پھر بحال کر دیا۔برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان پر اس وجہ سے برطانوی راج قائم کر دیا تاکہ اگر آئندہ اگر دوبارہ بغاوت کو کچلنا پڑ جائے تو اس کی مدد کے لئے آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ اور کینیڈا وغیرہ سے شاہی فوج بروقت طلب کی جا سکے اور ہندوستانی فوج پر انحصار کم کیا جا سکے۔

## 20. انگریزی حکومت کے جہاد کے خلاف اقدامات

1857 کی جنگ آزادی کے بعد انگریز حکومت نے مسلمانوں کے دل و دماغ سے نظریہ جہاد اور جذبہ جہاد مٹانے کے لئے اقدامات شروع کر دیئے۔ انگریزوں کو افغانستان کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا اور ڈر تھا کہ کہیں ہندوستان کے مسلمان

ان کے ساتھ مل کر انگریز کے خلاف دوبارہ جہاد شروع نہ کر دیں۔اس دور میں سر سید احمد خان نے فتویٰ دیا جس کا مطلب یہ لیا جاسکتا ہے کہ "سب سے پہلے ہندوستان"۔ سر سید نے کہا کہ انگریزوں کے خلاف لڑنا حرام ہے، ہندوستان دارالامن ہے اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر ہندوستان سے باہر کوئی مسلمان حکومت ہندوستان پر حملہ آور ہو تو ان کا ساتھ دینے کی بجائے مسلمانوں کو اپنے وطن ہندوستان کا دفاع کرنا چاہیے لیکن اس بات کو بھول گئے کہ یہ انگریز بھی تو باہر سے آیا تھا اب اس کا ساتھ کیوں دے رہے ہو؟

یہی وہ نظریہ تھا جس کی نشوونما کے لئے انگریزی تعلیمی ادارے قائم کئے گئے اور یہی نظریہ آج بھی ہماری فوج کا جُزِءلاینفک ہے کہ "سب سے پہلے پاکستان"۔

اگر 1857 کی جنگ آزادی کا مطالعہ قادیانیوں اور انگریز نواز لکھاریوں کے قلم سے کیا جائے تو آپ کو اُس وقت کے مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈا اور دور جدید کے مجاہدین کے خلاف میڈیا کے پراپیگنڈہ میں مماثلت ملے گی۔ مثلا عورتوں اور بچوں کا قتل عام، عوام کا مال لوٹنا، مسجدوں کا تقدس پامال کرنا، ریاست کے خلاف خروج، وہابی، خارجی اور تکفیری وغیرہ وغیرہ تاکہ مسلمانوں کو مجاہدین سے بدظن کیا جائے اور آزادی کی تحریک کمزور پڑ جائے۔

## 21. فرنٹیئر فورس کی ترقی

فرنٹیئر فورس کی حیثیت ایک نیم فوجی دستہ کی سی تھی۔ فرنٹیئر فورس کو 1857 کی جنگ آزادی میں مجاہدین جنگ آزادی کے خلاف حیران کن کارکردگی دکھانے پر انڈین آرمی کا ریگولر حصہ بنا دیا گیا۔ تاج برطانیہ کی حکومت کا آغاز ہوتے ہی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج کو "رائل "یعنی "شاہی "فوج قرار دے دیا گیا۔ اب کمپنی کی انڈین آرمی کو رائل انڈین آرمی اور رائل نیوی کہا جانے لگا۔

## 22. شاہی کا مطلب

یہاں پر شاہی کا معنی بھی سمجھ لینا اچھا ہو گا۔ شاہی کا معنی ہے "بادشاہ کی ملکیت "یعنی جیسے کہ شاہی سواری یعنی بادشاہ کی سواری، شاہی قلعہ یعنی بادشاہ کا قلعہ ۔ تو 1858 سے 1956 تک ہماری فوج، نیوی، ایئر فورس وغیرہ شاہی یعنی رائل کہلاتی تھی کیونکہ یہ فوج تو تاج برطانیہ کی تھی۔ فرق یہ تھا کہ کہ 1947 تک یہ رائل انڈین آرمی کہلاتی تھی اور 1947 سے 1956 تک یہ رائل پاکستان آرمی کہلانے لگی یعنی پاکستان کی وہ فوج جو شاہ انگلستان کی ہے اور یہ بات تو مصمم ہے کہ

جس کی فوج ہوتی ہے وہ اس کی وفادار ہوتی ہے تو آزادی کے بعد 1956 تک یہ پاکستانی فوج پھر بھی عیسائی تاجدار کی وفادار رہی۔

پاکستان کے گورنر جنرل کے دفتر، فلیگ کار، پاکستانی آرمی کی ٹوپی، جھنڈے، سرکاری کاغذات، مراسلات اور دیگر سرکاری املاک وغیرہ پر برٹش تاج یا کراؤن کا نشان لگانا لازمی تھا جس پر RG یعنی Regina George لاطینی الفاظ کا مطلب شاہ جارج لکھا ہوتا تھا۔ بعد میں ملکہ الزبتھ کے آنے سے یہ RE بن گیا یعنی Regina Elizabeth۔

## 23. 1897 میں موجودہ پاکستانی قبائلی پٹی کا انگریزوں کے خلاف جہاد

1878 میں برطانیہ نے افغانستان پر دوسری مرتبہ حملہ کیا۔ جسے دوسری اینگلو افغان جنگ بھی کہا جاتا ہے۔ 1893 میں اس جنگ کا اختتام ڈیورنڈ لائن کے معاہدے سے ہوا۔ جس کو برطانوی ہندوستان اور افغانستان کے درمیان سرحد تسلیم کرلیا گیا۔ اس سے پشتون قوم دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ 1897 میں اس تقسیم کے خلاف پوری قبائلی پٹی نے ہتھیار اٹھالیے۔ آخر کار ایک معاہدے کے تحت فوج قبائل سے واپس چلی گئی۔ اس میں سوات کے مولوی سید محمد رحمہ اللہ المعروف سرتور فقیر، باجوڑ کے مولانا نجم الدین المروف ہڈے بابا، مہمند کے مولانا سید فضل واحد المعروف حاجی صاحب ترنگزئی اور دیر کے خان عمرا خان، وزیرستان کے مولانا ہمزۃ اللہ وزیر اور ملا پاوینده محسود سب سے نمایاں تھے اور قائدین جہاد تھے۔

1897ء میں یہ جنگ باجوڑ، مہمند، خیبر، اورکزئی اور جنوبی وزیرستان میں محسود اور وزیر قبائل تک پھیل گئی۔ فرنٹیر فورس، فرنٹیر کانسٹبلری اور پنجاب رجمنٹ نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ انگریزوں کی طرف سے اس میں ونسٹن چرچل بھی موجود تھا جو اس وقت لیفٹیننٹ تھا اور بعد میں برطانیہ کا وزیر اعظم بنا۔ اس جنگ میں ریجی نالڈ ڈائر بھی بطور کیپٹن 29 پنجاب رجمنٹ کی طرف سے موجود تھا، جس نے 1919 میں جلیانوالہ باغ میں نہتے ہندوستانیوں کا قتل عام کیا۔ جنرل ٹاؤن شینڈ ان جنگوں کی قیادت کر رہا تھا جو بعد میں خلافت عثمانیہ کے ہاتھوں خوب ذلیل ہوا اور کوت العمارہ میں اپنی تمام فوج کے ساتھ سرینڈر ہو گیا تھا۔

لمبے عرصے کی خون ریز جنگوں کے بعد فرنٹیئر فورس، فرنٹیئر کانسٹبیلری اور پنجاب رجمنٹ نے اپنی جانیں لٹاتے ہوئے قبائل کو انگریزوں کی غلامی میں دے دیا اور 1911ء میں ایف سی آر کا کالا قانون نافذ کر دیا گیا۔ سرتور فقیر نے موجودہ ملاکنڈ ڈویژن کے علاقے سے تعلق رکھنے والے مجاہدین کی قیادت کی۔ اس وقت یہ ریاستِ یوسفزئی کہلاتی تھی۔ جہاں

اسلامی نظام نافذ تھا، جس کو 1969 میں پاکستانی فوج نے قبضے میں لے کر والی سوات کی حکومت کا خاتمہ کیا اور شرعی عدالتی نظام کو منسوخ کر کے اس میں لارڈ میکالے کا پینل کوڈ نافذ کر دیا۔

جس طرح ماضی میں اس فوج نے سامراج کی خاطر اسلام پسند غیور قبائل کے خلاف آپریشن کئے اسی طرح آج بھی اسلامی نظام کے مطالبے کو دبانے اور امریکہ کی خوشنودی کے لئے اس فوج نے قبائل میں ماضی کی تاریخ دہرائی۔

پشتونوں کے ساتھ جو ظلم کیا گیا اس کے مراسلے ونسٹن چرچل برطانوی اخبارات کو بھجوایا کرتا تھا۔ ایک مراسلے میں ونسٹن چرچل نے لکھا ہے کہ ہم نے ان پشتونوں کی تمام کھڑی فصلیں جلادیں اور تمام گھر جلادیئے۔ پاکستانی فوج آج بھی ان روایات کی امین ہے۔ اس جدید دور میں بھی یہ فوج فاٹا میں اب تک لاکھوں گھروں اور کھڑی فصلوں کو خاکستر کر چکی ہے۔ سینکڑوں باغات کو کاٹ چکی ہے پانی کے کنوؤں اور ٹیوب ویلوں کو مٹی سے بھر چکی ہے تاکہ اسلام پسندوں کو ماضی کا سبق یاد دلا سکے اور یہ ثابت کر سکے کہ ہم ونسٹن چرچل اور ٹاؤن شینڈ کی روحانی اولاد ہیں۔

## 24. پہلی جنگ عظیم اور خلافت عثمانیہ 1914 تا 1918

28 جولائی 1914 کو پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا جس کا اختتام 11 نومبر 1918 کو ہوا۔ اس لڑائی میں فریقین تو بہت سے تھے لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے ہمارے لئے اہمیت کی حامل ہماری خلافت ہے۔ اس جنگ میں ایک طرف خلافت عثمانیہ اور دوسری طرف برطانیہ، فرانس اور روس، خلافت کے مدمقابل تھے۔

پاکستانی فوج کی پنجاب، فرنٹیئر فورس اور بلوچ رجمنٹوں کے 4 لاکھ مسلمان فوجیوں نے پہلی جنگ عظیم میں کرنل ٹی-ای لارنس کی قیادت میں 9 روپے ماہوار کے بدلے خانہ کعبہ پر گولیاں چلائیں، 32 پنجاب رجمنٹ کی مسلمان یونٹ نے مشین گنوں کا استعمال کیا اور مدینہ منوّرہ اور مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا، شریف مکہ حسین کو بھی کیپٹن بارلے کے حکم پر ملٹری انٹیلجنس کے دو مسلمان صوبیداروں نے خلیفہ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا۔ اس فوج نے قبلہ اول بیت المقدس کو خلافت سے چھین کر جنرل ایلن بی کے حوالے کیا۔ پاکستانی فوج کی یہ رجمنٹیں فلسطین کے علاوہ عراق، شام، اردن اور ترکی میں مختلف جنگی محاذوں پر خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑتی رہیں۔ پہلی جنگ عظیم کا تفصیلی مطالعہ کرنے سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دراصل یہ جنگ اسلام ہی کے خلاف تھی جس کے ذریعے مسلمانوں کی خلافت عثمانیہ کو ڈھا کر مسلمانوں کی سیاسی قوت ووحدت کو ختم کیا گیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

یہ وہی خلافت عثمانیہ ہے۔ جس کا تاریخی ڈرامہ آج کل پی ٹی وی کی زینت بنا ہوا ہے۔ یہ وہی خلافت عثمانیہ ہے جس کی بنیاد عثمان بن ارطغرل رحمہ اللہ نے اپنے خون سے رکھی۔ یہ وہی خلافت عثمانیہ ہے جس کے نام سے دنیائے عیسائیت تھر تھر کانپتی تھی۔ خلافت عثمانیہ جب تک قائم رہی اسلام اور مسلمانوں کو عزت ملتی رہی۔ انگریز حکومت نے ہندوستان سے اس جنگ کے لئے زبردستی 10 کروڑ پاونڈ کا جنگی ٹیکس، 8 کروڑ کا سازوسامان اور 50 لاکھ ٹن گندم اپنی ہندوستانی فوج کے بل بوتے پر اکھٹی کی۔

## 25. عراق کی بغاوت کو کچلنا1920

عراق کو خلافت عثمانیہ سے چھننے کے بعد برطانیہ نے شریف مکہ کے بیٹے امیر فیصل کو عراق کا بادشاہ بنا دیا۔ شاہ فیصل کو گارڈ آف آنر بھی پنجاب، بلوچ اور فرنٹیئر فورس رجمنٹ نے دیا اور اس موقع پر برطانیہ کا قومی ترانہ "گاڈ سیو دی کنگ "GOD SAVE THE KING" بجایا گیا۔ 1920 میں عراقی عوام نے برطانیہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔ ہزاروں کی تعداد میں پنجاب، بلوچ اور فرنٹیئر فورس کے فوجی وہاں پر "PEACE KEEPING" کے لئے موجود تھے۔ ان رجمنٹوں نے اس جہاد کو بہت بے دردی سے کچلا۔ ائیر فورس نے زہریلی گیس کے بم گرائے۔ اس جنگ میں 18 ہزار سے زیادہ عراقیوں کو شہید کیا گیا۔

## 26. کیا جہاد کا اعلان ریاست کا حق ہے؟

آج کل حکومت اور فوج یہ کہتے نہیں تھکتے کہ جہاد کا اعلان تو ریاست کا حق ہے اور ان مجاہدین کا کوئی حق نہیں کہ وہ خود سے ہتھیار اٹھالیں۔ تو اس فوج سے ہمارا سوال یہ ہے کہ جب ایا صوفیہ کے منبر سے مسلمانوں کی سب سے بڑی ریاست نے برطانیہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے ساتھ دینے کی اپیل کی تو پھر تم نے کیوں برطانیہ کا ساتھ دیا؟

کتنی بار تم لوگ امام کعبہ کو پاکستان لا کر ان سے مجاہدین کے خلاف فتوے دلواتے رہے لیکن پہلی جنگ عظیم کے موقع پر امام کعبہ، امیر حج اور مفتی اعظم اسلام اپنی اپنی حیثیت میں مسلسل چار سال تک تم کو جہاد کے فرض عین ہونے کے فتوے سناتے رہے مگر تم پھر بھی انگریزوں کے جوتے چاٹتے رہے اور ان کے سامنے دم ہلاتے رہے۔

اے مارشل ریس کے نسلیوں! تم اللہ کو کیا منہ دکھاوگے۔ صدیوں کی منافقت تمہارے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ لیکن یاد رکھو" ان بطش ربك لشديد"

## 27. امیر المومنین کی ہندوستانی مسلمانوں سے امیدیں

پہلی جنگ عظیم کے موقعہ پر خلیفہ محمد رشاد خامس نے مسند خلافت سنبھالی ہوئی تھی۔ خلیفۃ المسلمین کی ہندوستان کے مسلمانوں سے بہت امیدیں وابستہ تھیں۔ ان کو یقین تھا کہ جس دن استنبول سے جہاد کا فتویٰ جاری ہو گا اس دن انگریز کی فوج میں مسلمان فوجی انگریز ہی کی فوج کو نیست و نابود کر دیں گے۔ لیکن ان کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہی مسلمان فوجی میرے استنبول کا محاصرہ کرنے کے لئے پہنچ جائیں گے اور یہی مسلمان فوجی مجھ سے میرا فلسطین چھین لیں گے۔

بقول شاعر ؎ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

اور ؎ ہمیں اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا

## 28. رجمنٹل تاریخ

کیا انگریز افسران نے یہ سارے کام خود کئے تھے یا انہوں نے یہ کام اپنے وفادار فرنٹیر فورس اور پنجاب رجمنٹ کے سپاہیوں سے لیے تھے؟ الفاظ نہیں ملتے کہ ان سپاہیوں کو کن القابات اور خطابات سے نوازا جائے؟ کیا آج بھی ہماری فرنٹیر فورس اور پنجاب رجمنٹ ان روایات کی امین نہیں ہے؟ کیا ہماری پاکستانی فوج، مغرب کی رٹ کو اس خطے میں بحال کرنے کے لئے اپنی رجمنٹل تاریخ نہیں دہرا رہی؟

ہم ثبوت کے طور پر یہاں پر پاکستان آرمی کی چند رجمنٹوں کا ذکر کریں گے۔

## 29. پنجاب رجمنٹس

پاکستان آرمی کی موجودہ 2 پنجاب رجمنٹ، 3 پنجاب رجمنٹ، 4 پنجاب رجمنٹ اور موجودہ پی آر سی مردان کی رجمنٹس نے 4 مئی 1799 کو ہونے والی کفر اور اسلام کے معرکے میں کافروں کا ساتھ دیتے ہوئے بطل جریر ٹیپو سلطان رحمہ اللہ کو شہید کیا۔ اُس وقت یہ یونٹیں مدراس آرمی کا حصہ تھیں۔ 1955 سے پہلے یہ یونٹیں بالترتیب 66 پنجابی، 76 پنجابی، 82 پنجابی اور 84 پنجابی کے نام سے انڈین آرمی کا حصہ تھیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ اس میں مزید بھرتی بھی کی جاتی رہی۔ 1857 کی جنگ آزادی کو کچلنے کے لئے 19 پنجاب رجمنٹ ،20 پنجاب رجمنٹ، 21 پنجاب رجمنٹ، 22 پنجاب رجمنٹ، 24 پنجاب رجمنٹ، 25 پنجاب رجمنٹ اور 30 پنجاب رجمنٹ وغیرہ کو بنایا گیا۔ ان رجمنٹوں نے جنگ آزادی کو بے دردی سے کچل ڈالا۔ آج کل یہ رجمنٹیں پاکستان آرمی کا

حصہ ہیں۔ ان کے جدید نام بالترتیب یہ ہیں۔ 19 پنجاب اب 5 پنجاب،20پنجاب اب 6 پنجاب، 21 پنجاب اب پی آر سی،22 پنجاب اب 7 پنجاب،24پنجاب اب 8 پنجاب،25پنجاب اب 9 پنجاب اور 30 پنجاب اب 13 پنجاب رجمنٹ کے نام سے پاکستان آرمی میں موجود ہیں۔

## 30. 40پٹھان رجمنٹ

یہ پاکستان آرمی کی وہ غدارِ دین و وطن یونٹ ہے کہ جب 1857 کی جنگ آزادی کامیابی سے ہمکنار ہونے والی تھی۔ تو انگریزوں نے 1858 میں مجاہدین آزادی کو کچلنے کے لئے نئی بھرتی کا آغاز کیا۔ ان کا حال سنیئے۔ اس یونٹ کا ابتدائی نام 40 پٹھان رکھا گیا جس کو فرنیٹر فورس رجمنٹ کا حصہ قرار دیا گیا۔ اس یونٹ کا پورا نام 40 پٹھان دی فورٹی تھیوز یعنی چالیس چور رکھا گیا جو 1955 تک اس کا سرکاری نام تھا۔ آج بھی اس یونٹ کا کمانڈنگ افسر "علی بابا" کہلایا جاتا ہے۔

1955 میں اس کا نام تبدیل کر کے 14 پنجاب اور پھر 16 پنجاب رکھا گیا اور اس کو پنجاب رجمنٹ کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس رجمنٹ کے کارناموں میں 1857 کی جنگ آزادی کا کچلنا، دہلی کا لوٹ مار، مسلمانوں کا قتل عام، پہلی جنگ عظیم میں فرانس، بیلجیئم اور افریقہ اور دوسری جنگ عظیم میں سنگاپور کے محاذ پر جاپانیوں کے خلاف برطانوی راج کی خاطر قربانیاں دینا شامل ہیں۔

پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد 1919 میں دریائے سندھ پر واقع اٹک پل کے پاس خیر آباد ضلع نوشہرہ میں ایک یادگاری مینار کھڑا کیا گیا جو آج بھی پاکستان آرمی کی ملکیت میں ہے۔ پاکستان آرمی ہر سال لاکھوں روپیہ اس کی مرمت اور تزین و آرائش پر خرچ کرتی ہے۔

بات صرف یہاں تک ہی ہوتی تو شاید ان سب واقعات اور اعمال بد کو سیاہ ماضی قرار دے کر فراموش کر دیا جاتا مگر یہ جان کر ماسوائے افسوس اور دکھ کے کیا رہ جاتا ہے کہ 27 تا 29 اپریل 1958 میں پاکستان آرمی کے پشاور کینٹ میں 40 پٹھان یا 16 پنجاب رجمنٹ کی 100 سالہ یوم تاسیس کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا جس میں ان عیسائی انگریز افسران کو بھی مدعو کیا گیا جو کبھی اس یونٹ کی کمان کر چکے تھے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس دین اور وطن سے غداری کے نشان، اس مینار کو، قیام پاکستان کے بعد زمین بوس کر کے دریائے سندھ میں بہا دیا جاتا مگر ہمارے "غیور" اور عقل کے اندھے ان فوجی افسران سے اور تو کچھ نہ بن پڑا البتہ صد سالہ جشن کی ایک اور تختی اس پر نصب کر دی۔

اسی طرح یہ مینار ان فوجیوں کی یاد میں کھڑا کیا گیا تھا جو پہلی جنگ عظیم میں مارے گئے تھے۔ 1947 میں اس پر ایک اور تختی دوسری جنگ عظیم میں مارے جانے والوں کی یاد نصب میں کی گئی۔ پاکستان آرمی نے ان مرنے والے فوجیوں سے اپنا روحانی تعلق قائم رکھنے کے لئے مجاہدین کے خلاف سوات آپریشن میں مرنے والے فوجیوں کے نام بھی کندہ کر کے نصب کر دیئے ہیں تا کہ اپنے اسلام دشمن آباؤاجداد سے روحانی رشتہ بر قرار رہے۔ اللہ پاک کسی مرد مومن کو اس "مینار غدر" کو بارود سے اڑانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذیل میں 40 پٹھان سے تعلق رکھنے والے "شہیدوں" کے نام ہیں جو جنھوں نے انگریزوں کی خاطر لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

1. 1604771,MUHAMMAD ASLAM,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4684',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Alam Khan, of Lahore, Swabi, Peshawar, N.W.F.P."

2. 1604790,NAWAB,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4795',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Shahwali, of Lahore, Swabi, Peshawar, N.W.F.P."

3. 1604720,KURESH,,,,,26/04/1915,,Bugle Major,40th Pathans,,,Belgium,'2041',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Sikandar, of Sokhokot, Swat, N.W.F.P."

4. 402241,LAL KHAN,,,,,13/05/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,United Kingdom,'4676',BROOKWOOD CEMETERY,Mahn. 175919.,"Son of Dilawar, of Derai, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

5. 1421769,NURULLAH,,,,,19/07/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'836',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Nasir Ullah, of Charsada, Peshawar, N.W.F. Province."

6. 1604824,RAKHIMUDDIN,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4564',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Muhammad Din, of Shedu, Nowshera, Peshawar, N.W.F.P."

7. 1604775,MUHAMMAD SHAH,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4406',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Firoz Shah, of Mughalskai, Nowshera, Peshawar, N.W.F.P."

8. 1423711,RAKHMAN GUL,,,,,20/01/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Kenya,'168',NAIROBI BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Alam Khan, of Nandrlk, Nowshera, Peshawar, N.W.F. Provinces."

9. 1423713,RAKHMATULLAH,,,,,03/09/1916,,Sepoy,40th Pathans,,,Kenya,'332',NAIROBI BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Jumal Garhi, of Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

10. 1604857,SAWAN,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4810',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Ajab, of Katlang, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

11. 1422093,TOTI,,,,,19/07/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'813',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Shah-dad, of Shergarh, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

12. 1422141,ZARDAD,,,,,19/07/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'569',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Khoedad, of Kuhi, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

13. 1604659,HASHAM,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4811',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Gul Makhmad, of Katlang, Mardan. Peshawar. N.W.F.P."

14. 1604670,IRAN SHAH,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4899',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Mazam Khan, of Shamzai, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

15. 1421620,MUHAMMAD AKBAR,,,,,18/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'4978',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Sher Ali Gul, of Derai, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

16. 1604912,ZARIF,,,,,26/04/1915,,Havildar,40th Pathans,,,Belgium,'3127',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Gujar, of Baslkhote, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

17. 1422146,ZAUTA KHAN,,,,,18/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'157',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Shah Afzal, of Sangar, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

18. 1604522,ABDUL KHANAN,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'48841',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Azimullah, of Dirai, Sawabi, Peshawar, N.W.F.P."

19. 1604524,ABDULLAH KHAN,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4218',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Azimullah, of Kotali, Sawabi, Peshawar, N.W.F.P."

20. 402230,AMIR SHAH,,,,,09/05/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,United Kingdom,'4492',BROOKWOOD CEMETERY,Mahn. 175889.,"Son of Dad Muhammad Shah, of Charchur, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

21. 1420829,AMIRULLAH,,,,,26/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'4770',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Umar, of Kothi Garhi, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

22. 1604681,JAHAN DAD KHAN BAHADUR,,,,,26/04/1915,,Subadar,40th Pathans,,,Belgium,,YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Pasand Khan, of Lund Khur, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

23. 1604689,JANAS,,,,,28/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4898',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Suhbat Khan, of Shamzai, Mardan, Peshawar, N.W.F.P."

24. 1604582,BURHANUDDIN,,,,,28/04/1915,,Havildar,40th Pathans,,,Belgium,'3170',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Baidullah Khan, of Pir Pai, Nowshera, Peshawar. N.W.F.P."

25. 1423711,RAKHMAN GUL,,,,,20/01/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Kenya,'168',NAIROBI BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Alam Khan, of Nandrlk, Nowshera, Peshawar, N.W.F. Provinces."

26. 1421176,GHULAM NABI,,,,,12/11/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'151',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Jahan Dad, of Nowshera, Peshawar, N.W.F. Province."

27. 202372,GUL NUR,,,,,28/04/1915,,Bugler,40th Pathans,,,France,'4227',"BAILLEUL COMMUNAL CEMETERY EXTENSION, NORD",II. A. 1.,"Son of Mir Nisa, Alikhel Orakzai, of Zakka Khel, Tirah, North West Frontier Province."

28. 1604662,HAZRAT GUL,,,,,26/04/1915,,Havildar,40th Pathans,,,Belgium,'2267',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Baza Khan, of Chira Tirah."

29. 1604672,ISA KHAN,,,,,26/04/1915,,Havildar,40th Pathans,,,Belgium,'2819',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Musa Khan, of Kambar Khel, Tirah."

30. 1604776,MUHAMMAD USMAN,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4022',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Mihrban, of Chira. Tirah."

31. 1421163,GHULAM ALI,,,,,18/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'4938',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Mirza Ali, of Gandi Tal, Hangu, Kohat, N.W.F. Province."

32. 1421763,NUR KHAN,,,,,21/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'25',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Nawaz Khan, of Ghunda Mela, Hangu, Kohat, N.W.F. Province."

33. 1448965,ALI MUHAMMAD,,,,,28/06/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,France,'4987',NEUVE-CHAPELLE MEMORIAL,Panel 33.,"Son of Ali Mast, of Zauka, Hangu, Kohat, N.W. Frontier."

34. 1604848,SANOBAR,,,,,26/04/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,Belgium,'4535',YPRES (MENIN GATE) MEMORIAL,Panel 2.,"Son of Inzar Gul, of Ibrahimzai, Hangu, Kohat, N.W.F.P."

35. 1421373,KALAM SHAH,,,,,26/11/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'4315',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Muhabbat Khan, of Musamaila, Hangu, Kohat, N.W.F. Province."

36. 1421498,LAL KHAN,,,,,18/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'4842',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Muhammad Ayaz, of Bagato, Hangu, Kohat, N.W.F. Province."

37. 1421426,KHALAS KHAN,,,,,18/04/1917,,Sepoy,40th Pathans,,,Tanzania,'301',DAR ES SALAAM BRITISH AND INDIAN MEMORIAL,,"Son of Jafar Khan, of Sarabula, Hangu, Kohat, N.W.F. Province."

38. 339532,KHIYAL WAZIR,,,,,19/08/1915,,Sepoy,40th Pathans,,,France,'4784',"MAZARGUES WAR CEMETERY, MARSEILLES",Sp. Mem. (S.W.).,"Son of Wazir, of Trans Frontier."

## 31. پاکستان آرمی کی 10 انفنٹری ڈیویژن

پاکستان آرمی کی 4 کور کی 10 انفنٹری ڈیویژن قیام پاکستان کے وقت سے ہی لاہور میں تعینات ہے۔ انگریزوں نے اس کا نام "ٹیناشیئس TENACIOUS" رکھا تھا جس پر آج بھی پاکستان آرمی کو فخر ہے۔ اس ڈیویژن کی خاص بات یہ ہے کہ اس کو خلافت عثمانیہ سے لڑنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس ڈیویژن کا بانی میجر جنرل الیگزینڈر ولسن تھا جس نے دسمبر 1914 میں اس کو اس وقت وجود دیا جب خلافت عثمانیہ کے مجاہدین نے مصر پر نہر سویز کی جانب سے حملہ کر دیا تھا۔ برطانوی حکومت اس حملے سے بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی تھی اور میجر جنرل الیگزنڈر ولسن کو جنرل ایلن بی کی مدد کے لئے اس ڈیویژن کو بنانا پڑا۔

اس ڈیویژن کے وہ کارنامے جن پر آج بھی پاکستان آرمی کو بانگ دھل فخر ہے ان میں دو کارنامے اسلامی نقطہ نظر سے انتہائی اہم ہیں۔ پہلا خلافت عثمانیہ سے مصر کا دفاع کرنا اور وہاں پر برطانوی راج محفوظ کرنا اور دوسرا گناہ جاریہ جو آج بھی اس ڈیویژن کے نامہ اعمال میں لکھا جا رہا ہے وہ ہے ارض مقدس فلسطین کا قبضہ برطانیہ کو دلانا۔

یہ بھی ایک دکھ بھری داستان ہے کہ کس طرح جب برطانوی فوج فلسطین کے محاذ پر ناکامی سے دوچار نظر آ رہی تھی اور خلاف عثمانیہ کے مجاہدین اپنی لاشوں کے انبار لگا کر قبلہ اول کا دفاع کر رہے تھے اس بدبخت ڈیویژن نے مجاہدین پر پشت کی جانب سے نابلوس کی طرف سے حملہ کر دیا گھمسان جنگ کے بعد مجاہدین دونوں طرف سے کافروں کے درمیان پھنس گئے اور مجاہدین کو شکست ہو گئی۔

بات یہاں ختم نہیں ہوتی۔ سن 2014 میں لاہور کینٹ میں اس ڈیویژن کی سو سالہ یوم تاسیس کی تقریبات منائی گئیں۔ ڈیویژن ہیڈ کوارٹر، آفسر میس اور اس ڈیویژن سے وابستہ یونٹوں کو دلہن کی طرح سجایا گیا۔ مزے مزے کے کھانے تناول کئے گئے۔ افسران نے اپنے سپاہیوں کو اس ڈیویژن کے سیاہ ماضی کے بارے میں فخر سے آگاہ کیا۔

ماسٹر پینٹ جو کہ ایک رنگ ساز کارخانہ ہے۔ اس نے لاہور کینٹ کی دیواروں پر مصوری کا مقابلہ منعقد کروایا۔ مصوروں کو کئی ٹن پینٹ مفت دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ 10 ڈیویژن کی 100 سالہ تاریخ کو تصویری شکل میں اجاگر کریں۔ اس مقابلے کو میڈیا کوریج بھی دی گئی مگر افسوس صد افسوس کہ کسی باشعور پاکستانی نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ "یہ کس کی فوج ہے؟۔

پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ سے وکٹوریہ کراس (برطانوی نشان حیدر) پانے والے سپاہی خداداد خان چکوالی کا تعلق بھی اسی ڈیویژن سے تھا۔ پاکستان آرمی کو آج بھی اس شخصیت پر فخر ہے۔ کفر کی سربلندی اور کافروں کی خاطر لڑنے والے

اس فوجی کا ایک مجسمہ پاکستان آرمی نے بنوا کر آرمی میوزیم راولپنڈی کینٹ کے باہر نصب کیا ہوا ہے۔ جس کو ہر فوجی حسرت سے دیکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ کاش میں بھی تیرے نقش قدم پر چل کر عزت مآب ہو جاؤں۔

جس فوج کا یہ حال ہو کہ اسلام کی سربلندی کے لئے تگ و دو کرنے والوں کو تو پھانسیوں پر چڑھائے اور کفر کی راہ میں لڑنے والوں کے مجسمے نصب کر کے ان کو عزت مند بنائے تو ایسی فوج کو آپ کس کی فوج کہنا پسند کریں گے؟

ٹین کور کے بدبودار کردار پر لکھنے کو بہت کچھ ہے مگر اس موضوع کا اختتام آئی ایس پی آر کی ایک ڈاکومینٹری

"100 Miles 10 Div" کی اقتباس سے کیا جاتا ہے جس میں وہ تحریر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

*"The loyalty and commitment of this division has not altered over an entire century. Although new adversaries have replaced old ones, the courage and determination of these men remain unchanged, steadfastly withstanding the test of time. Today, as last 100 years, TENACIOUS TEN stands firm, to continue its story for another hundred years and beyond.... "*

ترجمہ:

"اس ڈیویژن کی وفاداری اور وابستگی ایک پوری صدی گزرنے کے بعد بھی نہیں بدلی۔ اگرچہ نئے دشمنوں نے پرانے دشمنوں کی جگہ لے لی ہے مگر ان فوجیوں کا عزم اور حوصلہ نہیں بدلا اور ثابت قدمی سے گردش ایام کا مقابلہ کیا۔ آج، جب کہ سو سال ہونے کو ہیں، ٹیناشیئس ٹین مزید سو سالوں کے لئے ایک اور تاریخ رقم کرنے کا پختہ عزم کرتی ہے اور اس کے بعد بھی۔۔۔۔"

## 32. 21 کوہاٹ ماونٹین بیٹری

21 کوہاٹ ماونٹین بیٹری پاکستان آرمی کی آرٹلری کی ایک یونٹ ہے جس کا پرانا نام نمبر 1 کوہاٹ ماؤنٹین بیٹری ہے۔ اس یونٹ کو بھی اپنے ماضی پر بہت فخر ہے اور کہتے ہیں کہ ہم وہ یونٹ ہیں جو پہلی جنگ عظیم میں گیلی پولی کے محاذ پر سب سے پہلے اتری۔ باالفاظ دیگر یہ وہ یونٹ ہے جو خلافت عثمانیہ سے استنبول چھیننے کے لئے سب سے پہلے گیلی پولی میں اتری اس یونٹ کے بہت سے "شہیدوں" کی قبریں آپ کو گیلی پولی کے آس پاس فوجی قبرستانوں میں مل جائیں گی۔

## 33. فرنٹیر فورس افسر میس ایبٹ آباد

ایبٹ آباد میں واقع اس فوجی طعام گاہ اور قیام گاہ کو پاکستان آرمی کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ فرنٹیر فورس یا PIFFER کا رجمنٹل سنٹر بھی ہے۔ اس میس کے سامنے ایک مینار بطور یادگار کھڑا کیا گیا ہے جس پر اس رجمنٹ کے تاریخی کارنامے درج کئے گئے ہیں۔ جس میں پہلی جنگ عظیم میں خلافت عثمانیہ کو گرانے کے کارنامے سے لیکر دور حاضر کے سوات تا وزیرستان آپریشن کے کتبے اعزاز کے طور پر نصب کئے گئے ہیں۔

## 34. خیبر رائفلز کی صد سالہ تقریبات

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان سینٹر قاضی حسین احمد صاحب مرحوم نے 2008 میں ایک مضمون لکھا جس کو مختلف اخبارات نے شائع کیا اس میں وہ فرماتے ہیں۔"پشاور کے ایک بڑے گراؤنڈ میں فرنٹیر کور رجمنٹ کی سو سالہ تقریب میں صوبہ سرحد سے ممبر سینٹ کی حیثیت سے میں بھی شریک تھا۔ لاؤڈ سپیکر پر فرنٹیر کور رجمنٹ کا تعارف پیش کیا جا رہا تھا اور ان کے کارناموں کے بارے میں شرکا کو آگاہ کیا جارہا تھا۔ گراؤنڈ کے اندر پریڈ ہورہی تھی ۔ سب سے آگے مہمند رائفلز کا ایک دستہ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز کے زمانے کا یونیفارم پہنے ہوئے جا رہا تھا۔ سپاہیوں نے گھٹنے سے نیچے تک لٹکے ہوئے جانگیے پہنے ہوئے تھے اور ان کی داڑھیاں ایک قبضے سے بڑھی ہوئی سنت رسول کے مطابق تھیں۔ ہاتھوں میں اس زمانے کی جدید ترین رائفل تین سو تین )303(یا تھری ناٹ تھری پکڑے ہوئے تھے۔ ہمیں بتایا گیا کہ یہ دستہ فرنٹیر کور رجمنٹ کا پہلا دستہ تھا۔ ان کے بعد دوسرے دستوں کا تعارف بھی کرایا گیا جنھوں نے اپنے دور میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے تھے۔ پریڈ کے خاتمے پر چائے کی تقریب تھی۔ تقریب میں ان بوڑھے ریٹائرڈ برطانوی افسروں سے بھی ملاقات ہوئی جو خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لیے برطانیہ سے بلائے گئے تھے اور جنھوں نے اپنی جوانی میں فرنٹیر کور کے مختلف دستوں کی کمان کی تھی ۔ میں نے فرنٹیر کور کے ایک سینئر افسر سے پوچھنے کی جسارت کی کہ یہ مہمند رائفلز جو آپ کی فرنٹیر کور رجمنٹ کا پہلا دستہ تھا اور پہلا دستہ ہونے کی وجہ سے جن کے کارناموں کو آج بھی آپ لوگ یاد کرتے ہیں، کن لوگوں کے خلاف نبرد آزما تھا۔ پاکستانی افسر میرا مدعا سمجھ گئے، اس لیے میرے سوال کا سیدھا جواب دینے کی بجائے گریز کرنے لگے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہی وہ لوگ نہیں تھے جو آزادی کے عظیم مجاہد اور تحریک اصلاحِ افاغنہ کے بانی عظیم مصلح حاجی صاحب ترنگزئی کے خلاف مہمند کی پہاڑیوں میں انگریزوں کی

طرف سے لڑرہے تھے۔وہ کھسیانے ہوگئے۔میں نے پھر ان سے پوچھا کہ کیا ہم حاجی صاحب ترنگزئی کو اپنا ہیرو سمجھیں یا فرنٹیر کور کے اس پہلے دستے مہمند رائفلز کو اپنے لیے مثال بنائیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری تاریخ ہے۔

کچھ دن بعد صوبہ سرحد کے گورنر ہاؤس میں میری ملاقات اس وقت کے گورنر ریٹائرڈ میجر جنرل خورشید علی خان سے ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ پاکستانی فوج دور برطانیہ کی اپنی روایات کو برقرار رکھنے پر کیوں مصر ہے۔ انھوں نے بے تکلفی سے بتایا کہ ہمیں تو اپنے فوجی یونٹ کی پوری تاریخ پڑھائی جاتی ہے اور اس میں یہی درج ہوتا ہے کہ "دشمن "کا ہم نے کس طرح پیچھا کیا اور "دشمن"نے کیا طریقے اختیار کیے اور ہم نے کس طرح دشمن کے ہتھکنڈوں کا توڑ کیا۔یہ "دشمن"حاجی صاحب ترنگزئی یا اسی طرح کے دوسرے انگریز دشمن مجاہد ہی تھے اور ہمارے یونٹ ان کے خلاف نبرد آزما تھے۔

برطانوی سامراج نے جانے سے پہلے یقینی بنا لیاتھا کہ نام نہاد آزادی کے باوجود ان کے بعد ان کی قائم کردہ انتظامیہ کی مضبوط گرفت برقرار رہے۔ ان کی زبان ،ان کی ثقافت اور ان کی تہذیب پھلتی پھولتی رہے اور ان کے معاشی مفادات محفوظ رہیں چنانچہ آزادی کے 61 سال گزرنے کے بعد ہم اپنی زبان سے بھی محروم ہو چکے ہیں"۔

## 35. ملاکنڈ کا گاؤں

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان سینٹر قاضی حسین احمد صاحب مرحوم مزید فرماتے ہیں" چند سال قبل ملاکنڈ ایجنسی کے ایک گاؤں "ملاکنڈ" کے باشندوں نے مجھ سے شکایت کی کہ ملاکنڈ کئی نسلوں سے ہمارا گاؤں ہے۔اس کی مٹی میں ہمارے آباؤ اجداد کی ہڈیاں ملی ہوئی ہیں، مگر اب پاکستانی فوج ہمیں اپنے گاؤں سے بے دخل کرنا چاہتی ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ ہم نے 1887ء میں اس علاقے کو فتح کیاتھا،اس لیے یہ ہمارا مفتوحہ علاقہ ہے۔مجھے یہ دیکھ کر صدمہ ہوا کہ پاکستان کی وزارت دفاع نے ایک خط میں انھیں یہ لکھ دیا تھا کہ ہم نے اس علاقے کو 1887ء میں فتح کیا تھا۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستانی فوج آج بھی اپنے آپ کو برطانوی سامراج کی وارث سمجھتی ہے اوران کے مفتوحہ علاقوں کو اپنا مفتوحہ علاقہ قرار دیتی ہے۔اپنی اس بنا پر پاکستانی فوج کو امریکی فوج کے حلیف کے طور پر اپنی ہی قوم کو سوات،باجوڑ ،مہمند،وزیرستان،قبائلی علاقوں اور بلوچستان میں بم باری اور گولہ باری کا نشانہ بنانے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتا۔اس

وقت لاکھوں لوگ اپنی ہی فوج کے ہاتھوں اپنے گھروں سے باہر نکالے گئے ہیں اور سخت سردی میں کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں"۔

## 36. فوج کا بیت اللہ شریف پر گولیاں چلانا

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان سینٹر قاضی حسین احمد صاحب مرحوم مزید فرماتے ہیں" ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم تین نسلوں سے سپاہیانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔"سو سال سے ہے پیشہ آبا سپہ گری" یہ کہتے ہوئے وہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی دو نسلوں نے برطانوی سامراج کی خاطر امت مسلمہ کی مرکزیت کی آخری نشانی خلافت عثمانیہ کے خاتمے میں کردار ادا کیا۔ یہاں تک کہ سرزمین حجاز پر بھی برطانوی سامراج کو مسلط کرنے میں پیش پیش رہے اور بیت اللہ پر گولیاں چلانے سے بھی باز نہیں آئے۔

پاکستانی فوج کا ہر یونٹ اپنے ڈانڈے رائل انڈین آرمی سے ملاتا ہے، جنگ عظیم اول کے کارناموں کا ذکر کرتا ہے، جنگ عظیم دوم میں جن جن محاذوں پر انھوں نے خدمات سرانجام دی ہیں اور بہادری کے جو تمغے انھیں ملے ہیں، فخریہ انداز میں ان کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑتا ہے۔ 14 اگست 1947ء کا دن ان کی تاریخ میں کسی آزادی اور انقلاب کے دن کے بجائے برطانوی سامراج کی وراثت کو اپنانے کا دن ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک بیٹا سن رشد کو پہنچنے کے بعد اپنے باپ کے کاروبار کو سنبھال لیتا ہے۔ اس دن ہماری فوج رائل انڈین آرمی کی بجائے رائل پاکستان آرمی بن گئی تھی۔ ہماری نیوی رائل پاکستان نیوی اور ہماری ائیر فورس رائل پاکستان ائیر فورس بن گئی۔

سامراجی دور کی روایات آج بھی اسی طرح محفوظ ہیں اور اگر تھوڑی بہت تبدیلی آئی تھی تو پرویز مشرف کے دور میں امریکہ کا حلیف بن کر اس تبدیلی پر پانی پھیر دیا گیا اور ہماری فوج کو پھر سے کرائے کی فوج بنا دیا گیا ہے۔ جو پاکستانی قوم اور امت مسلمہ کے مفادات کے بجائے امریکی سامراج کے مفادات کی محافظ ہے۔ اس کے باوجود ہمارے آرمی چیف توقع رکھتے ہیں کہ پاکستانی قوم فوج کے ساتھ تعاون کرے کیونکہ قوم کے تعاون کے بغیر فوج وطن کے دفاع کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتی۔ قوم پوچھتی ہے کہ سوات، باجوڑ، مہمند، وزیرستان اور بلوچستان میں کارروائیاں کر کے کیا فوج وطن کے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے؟"۔ (یہ مضمون 2008 میں کئی پاکستانی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے)

## 37. (ANZAC DAY) کی صد سالہ تقریبات اور پاکستان آرمی

سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ اینزک ڈے کیا ہے؟ پہلی جنگِ عظیم میں خلافت عثمانیہ کے دارالخلافہ استنبول پر قبضہ کرنے کے لئے گیلی پولی پر آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، برطانیہ، فرانس، انڈین آرمی اور روس کی کل 2 لاکھ فوج نے حملہ کر دیا تھا جو 9 مہینے تک جاری رہا۔ خلافت کے مجاہدین نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ایک لاکھ مجاہدین اس میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ حملہ آور کافر افواج جس میں موجودہ پاکستان کی پنجاب، بلوچ اور فرنٹیئر فورس کے مسلمان فوجی بھی شامل تھے، بری شکست سے دوچار ہوئے اور 2 لاکھ سے زیادہ مردار ہوئے۔"

پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد اب ہر سال اس واقعہ کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ 2015 میں اس کے 100 سالہ مرکزی تقریبات لندن میں منعقد کی گئیں جس پر ملکہ برطانیہ اور اُن ممالک جنہوں نے جنگ عظیم اوّل میں برطانیہ کا ساتھ دیا تھا، ان کے سربراہان نے اپنے قتل ہونے والے فوجیوں کی یاد میں تعمیر کئے گئے "مینار CENTOP" پر پھول چڑھائے اور ان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان میں ہمارے پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف بھی شامل تھے۔ پاکستانی فوج کے ایک دستے نے بھی سلامی میں شرکت کی۔

کیا اب اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ اس فوج کو آج بھی اپنے شرمناک، بے ضمیر اور غدار ماضی پر فخر ہے۔ 100 سال گزرنے اور پاکستان بننے کے بعد بھی ان کی سوچ، روش، نظریے اور عقیدے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ نہ ماضی پر افسوس نہ حال کی اصلاح۔

پاکستان آرمی کے چند " شہدا" کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں جن کی "شہادت" کے 100 سال پورے ہونے پر وزیر اعظم پاکستان اور پاکستان آرمی نے اینزک ڈے میں شرکت کی۔

1. 1735669,**ALI GAUHAR**,,,,,27/10/1915,,Driver,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'717',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Burkurdar, of Wahala, Pinddadan Khan, Jhelum, Punjab."
2. *1735749,**BAHADUR KHAN,,**,,,26/06/1915,,Driver,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'609',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Karram, of Vag, Pind Dadan Khan, Jhelum, Punjab."*
3. 1736176,**HAJI KHAN**,,,,,20/05/1915,,Gunner,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'604',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Buta, of Pind, *Rawalpindi, Punjab."*

4. *1736287,**JAHANA**,,,,,27/08/1915,,Gunner,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'681',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Mukrab, of Karsal, Chakwal, Jhelum, Punjab.*"

5. 1736672,**MUHAMMAD ALAM**,,,,,20/05/1915,,Naik,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'441',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Hashim, of Banal, Kahuta, Rawalpindi, Punjab. (Rank wrongly shown on the Memorial as Gunner)."

6. *1736674,**MUHAMMAD FAZL KHAN**,,,,,07/05/1915,,Havildar,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'257',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Saliya Muhammad, of Hiranda Mohra, Kahuta, Rawalpindi, Punjab. (Rank wrongly shown on the Memorial as SALUTRI)."*

7. 1737010,**SHER JANG,**,,,,08/07/1915,,Driver,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'837',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Kazam, of Dhok Ranjha, Chakwal, Jhelum, Punjab."

8. *1737011**,SHER KHAN**,,,,,27/04/1915,,Gunner,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'774',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Kashim Khan, of Mattaur, Kahuta, Rawalpindi, Punjab."*

9. 1737046,**SULTAN KHA**N,,,,,01/06/1915,,Gunner,Indian Mountain Artillery,,21st Kohat Mountain Battery,Turkey (including Gallipoli),'565',HELLES MEMORIAL,Panel 253.,"Son of Buta, of Khumbi, Kharian, Gujrat, Punjab.

10. *1735644,**ABDUR RAHMAN**,,,,,17/12/1915,,Driver,Mule Corps,,,Turkey (including Gallipoli),'1345',HELLES MEMORIAL,Panel 306 to 307.,"Son of Sammund, of Galadir, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."*

11. 428000,MARCHAKA,,,,,08/03/1920,,Sepoy,24th Punjabis,,,Turkey (including Gallipoli),'2843',HAIDAR PASHA CEMETERY,III. C. 7.,"Son of Masta Kin, of Ghamozai, Mardan, Peshawar, N.W.F. Province."

12. *428071,**SHAN KHAN**,,,,,03/07/1919,,Sepoy,31st Punjabis,,,Turkey (including Gallipoli),'4497',HAIDAR PASHA CEMETERY,III. C. 4.,"Of Swabi, Peshawar, N.W.F. Province."*

13. 1736289,**JAHAN DAD,**,,,,14/05/1915,,Sepoy,89th Punjabis,,,Turkey (including Gallipoli),'2576',HELLES MEMORIAL,Panel 255.,"Son of Jiwan Khan, of Jatal, Gujar Khan, Rawalpindi, Punjab."

14. *1736660,**MIR DAD**,,,,,14/05/1915,,Lance Naik,89th Punjabis,,,Turkey (including Gallipoli),'2273',HELLES MEMORIAL,Panel 255.,"Son of Muhammad Hassan, of Khingar Khurd, Rawalpindi, Punjab.*"

15. 427903,**FAZAL ILAHI**,,,,,06/08/1920,,Sepoy,24th Punjabis,,,Turkey (including Gallipoli),'2854',HAIDAR PASHA CEMETERY,III. D. 10.,"Son of Jiwan, of Malkwal, Talagang, Attock, Punjab."

## 38. پاکستانی فوج اور فلسطین

جنگ عظیم اول میں پاکستانی فوج کی پنجاب اور دیگر رجمنٹس، نے اُس وقت کی نیٹو یعنی امریکہ، روس، فرانس اور برطانیہ کے ساتھ ملک کر ارطغرل غازی رحمہ اللہ کی خلافت عثمانیہ کو گرایا۔ خلافت کے لاکھوں مجاہدین کو شہید کیا، فلسطین کو خلافت عثمانیہ سے چھین کر برطانیہ کے حوالے کیا اور برطانیہ نے بالفور ڈیکلریشن کے ذریعے فلسطین کو یہودیوں کو دینے کا وعدہ کیا اور آخر کار اقوام متحدہ نے اس کو اسرائیل کے نام سے آزاد ریاست کا وجود دیا۔

فلسطین کی اس جنگ کو سمجھنے کے لئے ہم کو ذرا ماضی میں جانا ہو گا۔ ایک طرف صلاح الدین ایوبی کا لشکر ہے جو خلافت عباسیہ کی نمائندگی کر رہا ہے دوسری طرف کنگ رچرڈ کا لشکر ہے جو عیسائی دنیا اور برطانیہ کی نمائندگی کر رہا ہے۔

رچرڈ بادشاہ انگلستان کا قول بہت مشہور ہے۔

*"FROM THE DEVIL WE CAME AND TO THE DEVIL WE WILL GO"*

"ہم شیطان کی طرف سے آئے ہیں اور ہم شیطان ہی کی طرف جائیں گے"

تو آپ کس کا ساتھ دینگے؟ ایوبی کے لشکر کا یا شیطانی لشکر کا؟

پہلی جنگ عظیم میں صرف چہرے بدلے۔ کنگ رچرڈ کی جگہ اس ہی کی نسل و خاندان کا کنگ جارج تھا جو رچرڈ کی تلوار لے کر پھرا کرتا تھا۔ جبکہ دوسری طرف کا لشکر خلافت عباسیہ کی بجائے اب خلافت عثمانیہ کا تھا۔ ہماری فرنٹیر فورس، پنجاب اور بلوچ رجمنٹس وغیرہ نے ایوبی کے لشکر کا ساتھ دینے کی بجائے شیطانی لشکر کا ساتھ دیا۔

کچھ لوگ پاکستانی فوج کی ان رجمنٹس کی اسرائیل کے قیام میں کردار کی بات کو مبالغہ آرائی قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حیفہ، غزہ، رملہ اور طول الکرم کے قبرستانوں میں پاکستانی فوجیوں کی دفن لاشیں اس بات ایک کا ایسا ثبوت ہیں کہ جسے کسی بھی طرح جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ کامن ویلتھ وار گریو کمیشن (CWGC) کی ویب سائٹ پر جاکر آپ پنجاب، بلوچ اور فرنٹیر فورس کی رجمنٹوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں پاکستانی فوجیوں کی قبروں کا پتہ معلوم کرسکتے ہیں جنہوں نے عراق، شام، اردن، مصر، فلسطین اور ترکی میں خلافت عثمانیہ کے خلاف انگریزوں کی خاطر اپنی جانوں کی قربانیاں دیں۔

ان جنگوں میں عیسائی پادری، مسلمان مولوی، ہندو پنڈت، سکھ گرو اور یہودی ربی بھی ان فوجیوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ جو ان فوجیوں کو جنگ کا جوش دلایا کرتے تھے۔ پھر یہ فوجی جب مارے جاتے تو ان کی تجہیز و تکفین بھی اُسی فوجی کے مذہب کے مطابق کی جاتی اور قریب ترین کسی جگہ پر ان کو دفن کر دیا جاتا جو زخمی ہو جاتے ان کو ہندوستان یا برطانیہ بھیج دیا جاتا جہاں اگر وہ مر جاتے تو ادھر ہی دفنا دیے جاتے ہندوؤں اور سکھوں کی لاشوں کو جلا دیتے۔ اسی طرح فلسطین میں جگہ جگہ قبرستانوں میں یہ مناظر آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

اگر کوئی اپنے کسی رشتہ دار کی قبر معلوم کرنا چاھتا ہوں تو کامن ویلتھ وار گریو کمیشن کی ویب سائٹ پر جا کر اپنے فوجی کا نام لکھیں تو وہ جہاں کہیں دفن کیا گیا ہے سرچ رزلٹ میں معلوم ہو جائے گا۔

ملاحظہ کیجئے نمونے کے طور پر چند پاکستانی غداروں کے نام جنہوں نے بیت المقدس کو خلافت عثمانیہ سے چھیننے کے لئے اپنی جانوں کی قربانی دی۔ اللھم اجعل فی قبورھم النارا

1. **Service No**. 654598, **Name** INAYATULLAH, **Rank** Sepoy, **Unit** 21stPunjabis, Israel and Palestine (including Gaza)**,Grave No** '2234',JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"**Son of** Alif Khan, **of** Kotah, Swabi. Peshawar. N.W. Frontier."

2. 653793,JUMMA KHAN,,Lance Naik,59th Scinde Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'339',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Zaman Khan, of Gar, Swabi, Peshawar, N.W. Frontier."

3. 653814,KHAN ZAMEN,,Sepoy,21st Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'2383',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Saidullah, of Kalabat, Swabi, Peshawar, N.W. Frontier."

4. 4009966,SHER ALI,,Sepoy,21st Punjabis,Israel and Palestine,'1351',RAMLEH 1914-1918 MEMORIAL,, "Son of Nur Ali, of Kotah, Swabi, Peshawar, N.W. Frontier. (Buried in Limber Hill Military Cemetery)."

5. 654574,ALI AHMED, ,Sepoy,130th King George's Own Baluchis (Jacob's Rifles),,,Israel and Palestine ,'2120',JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"Son of Mir Ahmed, of Koti Garhi, Mardan, Peshawar.

6. 653836,MADASIR,,,Rifleman,59th Scinde Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'49',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Dildar, of Mardan, Peshawar, N.W. Frontier."

7. 653931,RAKHMAT ULLAH, ,,Sepoy,59th Scinde Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'699',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Ghazan, of Hoti, Mardan, Peshawar, N.W. Frontier."

8. 654457,SAID JAN, ,,Sepoy,54th Sikhs (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'2045',DEIR EL BELAH WAR CEMETERY,,"Son of Jamal, of Matar, Mardan, Peshawar, N.W. Frontier."

9. 654639,SHAMROZE, ,,Driver,Mule Corps,,21st,Israel and Palestine (including Gaza),'672', JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"Son of Habib Shah, of Shawazan. Mardan Peshawar. N.W. Frontier."

10. 653634,AHMED BAZ,,Sowar,36th Jacob's Horse,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3042', RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Abbas Khan, of Tarsappar, Kohat, N.W. Frontier."

11. 4010034,GULZADA, ,,Lance Naik,27th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'59',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Jallad Shah, of Shamshuki, Banda Daud Shah, Kohat, N.W. Frontier."

12. 4009993,ISAR KHAN,,Sepoy,25th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'4455',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Of Payan Sumari, Kohat, N.W. Frontier."

13. 4010019,JAHAN KHAN,,,Sepoy,51st Sikhs (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'3420',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Surab Khan, of Lachi, Banda, Kohat, N.W. Frontier."

14. 654527,LAL SHAH GUL ,,Sepoy,27th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'1308',HAIFA INDIAN CEMETERY,,"Son of Najib, of Dogar Neri, Banda Daud Shah. Kohat. N.W. Frontier."

15. 653834,LITAB GUL,,,Rifleman,59th Scinde Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'1148',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Alim Gul, of Chashmai, Banda Daud Shah, Kohat, N.W. Frontier."

16. 653861,MIMBAR ALI, ,,Sowar,36th Jacob's Horse,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3496', RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Kamal Ali, of Hangu, Kohat, N.W. Frontier."

17. 653865,MOHIN KHAN,,Sepoy,27th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'170',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Jahangir Khan, of Nandraka, Kohat, N.W. Frontier."

18. 4010044,NUR AHMED ,,Rifleman,59th Scinde Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'824',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Ajab Ali, of Sherkot, Kohat, N.W. Frontier."

19. 654541,SALEH MUHAMMAD, ,Sepoy,27th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'1634',HAIFA INDIAN CEMETERY,,"Son of Ata Muhammad, of Shamshuki, Banda Daud Shah, Kohat, N.W. Frontier."

20. 654015,ZABAR DIN, ,,Rifleman,59th Scinde Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'392',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Sahib Shah, of Togh, Kohat, N.W. Frontier."

21. 4009944,DHUMEM KHAN, ,,Naik,19th Punjabis,,,Israel and Palestine ,'1492',RAMLEH 1914-1918 MEMORIAL,,"Son of Allah Ditta, of Dewalian, Chakwal, Jhelum, Punjab.

22. 653828,LAL KHAN, ,Sepoy,19th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3192',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Khan, of Murid, Chakwal, Jhelum, Punjab."

23. 653720,FAKIR MUHAMMAD, ,Sapper,Indian Army Signal Units,,,Israel and Palestine (including Gaza),'15055',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Wazir, of Mahri Kathril, Gujar Khan, Rawalpindi, Punjab."

24. 653724,FATEH KHAN,,Sepoy,151st Indian Infantry,,,Israel and Palestine (including Gaza),'422', RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Din Ilahi, of Dhibber, Talagang, Attock, Punjab."

25. 653782,JAHANGAR KHAN,,Sepoy,27th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'631',RAMLEH WAR CEMETERY,," Son of Budhu Khan, of Mianwala, Pindigheb, Attock, Punjab."

26. 654449,MUHAMMAD ALAM, ,Sepoy,74th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3490',DEIR EL BELAH WAR CEMETERY,,"Son of Fazil Khan, of Ghil Kund, Fatehjang, Attock, Punjab."

27. 653874,MUHAMMAD GUL,,Naik,29th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'4813',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Wali Ahmad, of Bhallor Jogi, Campbellpur, Attock, Punjab."

28. 654626,NUR MUHAMMAD, ,Sepoy,21st Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'974',JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"Son of Gul Muhammad, of Pichnand, Talagang, Attock, Punjab."

29. 653969,SARWAR DIN, ,,Sepoy,74th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3385',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Sadullah Khan, of Dhok Meki, Fatehjang, Attock, Punjab."

30. 653974,SHAH MURTZA, ,Driver,Indian Royal Artillery,,,Israel and Palestine (including Gaza),'5423', RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Haidar Shah, of Kamra. Campbellpur, Attock, Punjab."

31. 653636,ALI MUHAMMAD,,,Sepoy,46th Punjabis,,,Israel and Palestine,'3693',RAMLEH WAR CEMETERY,, "Son of Sher Khan, of Shahdara, Rawalpindi, Punjab."

32. 653713,DINMUE AMMAD,Lance Naik,Indian Mountain Artillery,,29th Battery.,Israel and Palestine ,'319',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Azim Ullah, of Anwali, Murree, Rawalpindi, Punjab."

33. 654476,FAZAL DAD KHAN,Jemadar,58th Vaughan's Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),,GAZA WAR CEMETERY,,"Son of Gujar Khan, of Mator, Kahuta, Rawalpindi, Punjab."

34. 653727,FAZAL KHAN,Lance Naik,19th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'1734',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Timur Khan, of Kangata, Rawalpindi, Punjab."

35. 4010033,FAZAL MUHAMMAD,,Rifleman,59th Sindh Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'1127',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Nadir Khan, of Malwal, Rawalpindi, Rawalpindi, Punjab."

36. 4009985,FEROZ KHAN, ,,Sepoy,92nd Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'4379',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Fakir Muhammad, of Chatol, Gujar Khan, Rawalpindi, Punjab."

37. 4009994,JAMAL KHAN, ,Naik,56th Punjabi Rifles (Frontier Force),,,Israel and Palestine (including Gaza),'2758',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Daulat Khan, of Narh, Kahuta, Rawalpindi, Punjab."

38. 653960,SAMUNDAR KHAN,,Sepoy,66th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'2083', RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Mardan Khan, of Marimiyan, Kahuta, Rawalpindi, Punjab."

39. 654537,ROSHAN DIN, ,Sepoy,91st Punjabis (Light Infantry),,,Israel and Palestine (including Gaza),'4734',HAIFA INDIAN CEMETERY,,"Son of Karam Bakhsh, of Patti, Kasur, Lahore, Punjab."

40. 653802,KALI KHAN, ,Driver,Indian Royal Artillery,,,Israel and Palestine (including Gaza),'9922', RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Rana Khan, of Gujar Gaddar, Multan, Punjab."

41. 4009948,GHULAM MUHAMMAD, ,,Sepoy,74th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'2322',RAMLEH 1914-1918 MEMORIAL,,"Son of Fazil Din, of Khawas, Kotli, Mirpur, Kashmir.

42. ALI SHAN,,,,,23/11/1918,,Sepoy,27th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'903',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Of Kharaka, Jhelum, Punjab".

43. 4010041,MUHAMMAD ALAM, ,,Sepoy,25th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'4202',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Of Dhok Awan, Jhelum, Punjab."

44. 653875,MUHAMMAD HASSAN, ,Sepoy,28th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'2962',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Umar Pakhsh, of Jhelum, Punjab."

45. 4009970,TAJA KHAN, ,Sepoy,74th Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'2341',RAMLEH 1914-1918 MEMORIAL,,"Son of Mauj Din, of Dhok, Kharian, Gujrat, Punjab. (Buried in Limber Hill Military Cemetery)."

46. 654009,UMRA,,Follower,15th Lancers (Cureton's Multani's),,,Israel and Palestine (including Gaza),'39',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Jaman, of Sialkot, Punjab."

47. 654016,ZARIF, ,,Sepoy,Queen Victoria's Own Corps of Guides Infantry (F.F)Israel and Palestine (including Gaza),'305',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Ali Sher, of Surkali, Isa Khel, Mianwali, Punjab."

48. 653972,SHADI,, ,Sepoy,107th Indian Pioneers,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3972',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Nawab Khan, of Jhambar, Chuniain, Lahore, Punjab."

49. 654637,SAUZAB KHAN, ,,Sepoy,127th Queen Mary's Own Baluch Light Infantry,,,Israel and Palestine (including Gaza),'6029',JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"So of Mir Mohini Khan, of Gajan, Gandawa Kalat, Baluchistan."

50. 653901,NAWAB, ,,Driver,Indian Royal Artillery,,,Israel and Palestine (including Gaza),'10823',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Muhammad Yar, of Fatehgarh, Wazirabad, Gurjranwala, Punjab."

51. 653884,MUZAFFAR KHAN, ,,Sapper,1st King George's Own Sappers and Miners,,,Israel and Palestine (including Gaza),'5373',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Fateh-Jang Khan, of Khair, Gujar Khan, Rawalpindi, Punjab."

52. 654447,MIR KHAN, ,,Follower,Followers Central Depot,,,Israel and Palestine (including Gaza),'6789',DEIR EL BELAH WAR CEMETERY,,"Son of Ahmad Bakhsh, of Pnagera, Kotli, Mirpur, Kashmir."

53. 653862,MIR AHMED, ,,Sepoy,91st Punjabis (Light Infantry),,,Israel and Palestine (including Gaza),'4928',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Ilam Din, of Madina, Gujrat, Punjab."

54. 653818,KHUDA BUKSH,,,,,27/11/1918,,Sepoy,101st Indian Grenadiers,,,Israel and Palestine (including Gaza),'2459',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Fateh Muhammad, of Bhal, Pind Dadan Khan, Jhelum, Punjab."

55. 4009952,KHAN MUHAMMAD, ,,Sepoy,153rd Punjabis,,2nd Bn,Israel and Palestine (including Gaza),'942',RAMLEH 1914-1918 MEMORIAL,,"Son of Rajmal, of Barhla, Kotli, Mirpur, Kashmir. (Buried in Limber Hill Military Cemetery)."

56. 653723,FARYAUD ALI,, ,,Sepoy,92nd Punjabis,,,Israel and Palestine (including Gaza),'189',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Nur Ilahi, of Besa Khurd, Kharian, Gujrat, Punjab."

57. 654577,ATTA MUHAMMAD,,Sepoy,101st Indian Grenadiers,,,Israel and Palestine (including Gaza),'3421',JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"Son of Alif Din, of Gujranwala, Punjab."

58. 653633,AHMED ,Driver,Mule Corps,,1st,Israel and Palestine (including Gaza),'SO/9739',RAMLEH WAR CEMETERY,,"Son of Musa, of Chawa, Bhalwal, Shahpur, Punjab."

59. 654570,ABID KHAN,,,Sepoy,127th Queen Mary's Own Baluch Light Infantry,,2nd Bn.,Israel and Palestine (including Gaza),'6256',JERUSALEM INDIAN WAR CEMETERY,,"Son of Younis, of Ghotki, Sukkur."

تقریباً15 ہزار ہندوستانی فوجیوں نے فلسطین کی جنگوں میں جنرل ایلن بی کی قیادت میں اپنی جانیں قربان کیں۔ ان ہندوستانی سپاہیوں میں ہندو، سکھ اور مسلمان سب شامل تھے۔پنجابی مسلمانوں کی ایک کمپنی کی قیادت کیپٹن ڈاون لنڈ کر رہے تھے جبکہ یوسفزئی مسلمانوں کی ایک کمپنی کی قیادت کیپٹن کٹسن کر رہے تھے جبکہ لیفٹینٹ ایکن خٹک مسلمانوں کی ایک پلاٹون کی قیادت کر رہے تھے۔ اس جنگ میں جب ایک انگریز فوجی کے پیٹ میں توپ کے گولے کا چھرا لگا تو ایک مسلمان پٹھان فوجی نے اس کو اپنے دانتوں سے نکال کر انگریز سے کمال وفاداری کا ثبوت دیا۔

اس جنگ میں فرنٹیر فورس کے صوبیدار میجر ٹکا خان، صوبیدار محمد عربی اور صوبیدار لعل خان کو اعلیٰ اعزازات سے نوازا گیا۔اس کے علاوہ فرنٹیر فورس کے حوالدار فضل داد سروس نمبر 3323 اور لانس نائیک رحیم علی سروس نمبر 3885 کو بھی خصوصی تمغے عطاء کئے گئے۔ فلسطین کو خلافت عثمانیہ سے چھین کر برطانوی قبضے میں دینے کے کارنامے کے صلے میں ان رجمنٹس کے 2000 مسلمان فوجیوں کو مصر سے سرکاری خرچ پر حج کے لئے بھیجا گیا۔ یہاں پر مرزا غالب کا ایک شعر لکھنا مناسب لگتا ہے۔

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب شرم تم کو مگر نہیں آتی

## 39. خاکی کروسیڈرز

پاکستان آرمی کی خاکی وردی بھی ان کو برٹش انڈین آرمی سے وراثت میں ملی ہے۔ پاکستان آرمی کا تذکرہ دور جدید میں بھی "خاکی" سے کیا جاتا ہے۔جب جنرل ایلن بی نے پاکستان آرمی کی موجودہ پنجاب، بلوچ اور فرنٹیر فورس رجمنٹس کی مدد سے فلسطین پر اپنا قبضہ جمایا تو اُس زمانے میں چونکہ الیکٹرانک میڈیا نہ ہونے کے برابر تھا مگر پرنٹ میڈیا ہی عوام تک آگاہی پہنچانے کا ذریعہ تھا۔

1916 میں پہلی جنگ عظیم کے موقع پر برطانوی وزیر اعظم جارج لائڈ نے برطانوی پارلیمنٹ میں بیان دیا تھا۔

"Young men from every quarter of the country flocked to a ***GREAT CRUSADE***. It is a glorious achievement and well may Britain be proud of it"

" ملک بھر سے نوجوان عظیم صلیبی جنگ میں جوق در جوق شامل ہوئے۔ یہ ایک شاندار کامیابی ہے جس پر برطانیہ کو فخر ہونا چاہیے"

اس عظیم فتح کی خوشی میں عیسائی دنیا میں کئی یادگار ناول لکھے گئے۔ جس میں یہ بتایا گیا کہ یہ جنگ دراصل صلیبی جنگ تھی جس کو خاکی صلیبیوں نے لڑا اور فلسطین کی مقدس سرزمین کو ایک بار پھر آزاد کروایا۔ چند ناولوں کے نام درج ذیل ہیں۔

"Khaki Crusader یعنی خاکی صلیبی"، "The Last Crusade یعنی آخری صلیبی جنگ"، "With Allenby,s Crusaders یعنی ایلن بی کے صلیبوں کے ساتھ" وغیرہ وغیرہ

اگر کسی کو مزید ثبوت درکار ہیں تو وہ جنگ فلسطین پر ترکی ڈرامہ سیریل "MEHMETCHIK" دیکھ لیں جس میں پاکستان آرمی کی پنجاب رجمنٹس وغیرہ کو غزہ پر حملہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

جارج لائڈ کے صلیبی جنگ کے اعلان کے ٹھیک 85 سال بعد 2001 میں نائن الیون کے بعد امریکہ کے صدر بش نے اعلان کیا کہ

“ This Crusade, This war on terrorism , is going to take a while”

یعنی "یہ صلیبی جنگ، یہ دہشت گردی کے خلاف جنگ، ایک عرصہ تک رہے گی"

اس کے بعد پاکستانی فوج دنیا کی وہ پہلی فوج تھی جس نے بلا کسی شرط اور مطالبے کے، پاکستانی قوم کی مرضی کے خلاف، اس جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ بننے کا اعلان کیا اور ایک بار پھر **"خاکی کروسیڈرز"** بن کر اپنے ماضی کا کردار ادا کیا۔

ان دونوں صلیبی جنگوں میں مشترک بات یہ ہے کہ جارج لائڈ کی صلیبی جنگ خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑی گئی اور صدر بش والی صلیبی جنگ امارت اسلامی افغانستان کے خلاف لڑی گئی۔ ان دونوں جنگوں میں پاکستان آرمی کی رجمنٹوں نے کھلم کھلا صلیبیوں کا ساتھ دیا۔ اب کی بار پاکستان ائیر فورس نے اپنے اڈے دیئے جس سے بقول میجر عامر 55 ہزار پروازیں افغانستان پر بمباری کے لئے اُڑیں۔ پاکستان نیوی نے اپنی پوری نیوی ہی امریکہ کی خدمت میں لگا دی تاکہ امریکہ کے مال بردار بحری جہازوں اور بحری بیڑے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ پاکستان کی آئی ایس آئی نے توحد کر دی اور سی آئی اے کی وہ خدمت کی کہ سی آئی اے بھی حیران رہ گئی اور گوانتاناموبے کی جیل کو مجاہدین سے بھر دیا اور ہر مجاہد کو بڑی قیمت پر امریکہ کو بیچ کر خوب پیسہ کمایا۔ ملا عبدالسلام ضعیف، عافیہ صدیقی وغیرہ چند مثالیں ہیں۔

## 40. تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ 1857ء کی جنگ آزادی کو کچلنے کے دوران ان سپاہیوں کی تنخواہ 7 روپے ماہوار ہوتی تھی۔ جو آج کے حساب سے تقریباً 8 ہزار پاکستانی روپیہ بنتی ہے اور کرنل رینک کے کمانڈنگ آفیسر یعنی سی او(CO) کی تنخواہ 1478 روپے ہوتی تھی۔ جو کہ آج کل کے حساب سے 16 لاکھ پاکستانی روپیہ بنتی ہے۔

کیا ہی حسن اتفاق ہے کہ دہشت گردی کے نام پر اسلام کے خلاف اس عالمی جنگ میں ہمارے پاکستانی سپاہی کی تنخواہ 25 ہزار روپے ماہوار ہوتی ہے جب کہ افغانستان میں تعینات برطانوی سپاہی کی تنخواہ 2500 برطانوی پاؤنڈ ہے۔ جو کہ پاکستانی پانچ لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ اسی طرح آج بھی ایک برطانوی کرنل کی تنخواہ جس میں اگر 900 پاؤنڈ کا جنگی الاؤنس ملایا جائے تو 8186 پاؤنڈ سٹرلنگ بنتے ہیں جو کہ پاکستانی 17 لاکھ روپوں کے برابر بنتے ہیں۔ اور یہ بھی کیا عجیب اتفاق ہے کہ اس دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارے 15 ہزار سے زیادہ فوجی مرے یا معذور ہوئے لیکن برطانویوں کی تعداد صرف 450 ہے۔

خلافت عثمانیہ کے خلاف جنگ میں جن ممالک کی افواج نے حصہ لیا ان بدبختوں نے ٹھیک 87 سال بعد امارت اسلامی افغانستان کے خلاف بھی جنگ میں حصہ لیا۔ نیپال کے گورکھا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے اینزک فوجی، برطانوی اور فرانسیسی فوجی اور پاکستان کی فوج نے تو فرنٹ لائن اتحادی کا شرمناک کردار بڑے فخر سے سرانجام دیا۔

افسوس کہ انگریز ماضی میں بھی ہندوستانی فوجیوں کو چند ٹکوں کے عوض فرنٹ لائن پر اپنے بھائیوں کے خلاف لڑاتا رہا اور خود زرِ کثیر کماتا رہا اور آج بھی ہمیں فرنٹ لائن کا اتحادی بنا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف لڑا رہا ہے اور ہم خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق ہو گئے ہیں۔

## 41. دوسری جنگ عظیم اور بنگال کا قحط 1939 تا 1945

پہلی جنگ عظیم میں ہندوستانی فوج کی تعداد 15 لاکھ تھی جن میں 5 لاکھ تعداد مسلمان فوجیوں کی تھی۔ دوسری جنگ عظیم میں اس رائل انڈین آرمی کی تعداد 25 لاکھ تک پہنچ گئی جن میں 7 لاکھ سے زیادہ تعداد موجودہ پاکستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان فوجیوں کی تھی۔ پہلی جنگ عظیم کی طرح ہندوستان سے رائل انڈین آرمی کے بل بوتے پر جنگی ٹیکس، اناج، جانور اور دیگر ساز و سامان جمع کیا جانے لگا اور ہندوستان سے برطانیہ اور جنگی محاذوں پر بھیجا جانے لگا۔

1943 میں بنگال یعنی موجودہ بنگلہ دیش میں شدید قحط سالی آئی۔لوگ بھوک سے مرنے لگے۔فوج پہلے ہی عوام کے اناج کے گودام خالی کرچکی تھی۔انگریز سرکار نے ان آفت زدگان کی کوئی مدد نہیں کی اور نہ ہی اس انڈین آرمی سے اپنے انگریز آقاؤں کو احساس دلایا کہ ہم ہندوستانی تو آپ کے لئے کٹ اور مر رہے ہیں تو اسی کا لحاظ کر کے ہمارے ملک میں جو بھوک و افلاس کی مصیبت آئی اس کو رفع کرنے کی کچھ تو کوشش کرو۔

اس قحط کے نتیجے میں 50 لاکھ بنگالی بھوک سے لقمہ اجل بنے جن میں بڑی تعداد میں عورتیں اور بچے شامل تھے۔ونسٹن چرچل اس وقت برطانیہ کا وزیر اعظم تھا اس نے ہندوستان سے اناج اکٹھا کرنے کی پالیسی نہیں بدلی اور بجائے اس کے کہ ان کی غم خواری کرتا اس نے اس قحط سالی کا ذمہ دار بنگالیوں کو ٹھہرایا کہ یہ خرگوشوں کی طرح بچے دیتے ہیں۔

بقول شاعر

پچاس لاکھ فسردہ گلے سڑے ڈھانچے  نظام زر کے خلاف احتجاج کرتے ہیں
خموش ہونٹوں سے دم توڑتی نگاہوں سے  بشر بشر کے خلاف احتجاج کرتے ہیں

## 42. پاکستانی فوج اور افغانستان

پاکستانی فوج کی افغانستان میں مداخلت، کوئی نئی بات نہیں ہے۔پاکستانی فوج کا یہ طرز عمل صدیوں پرانا ہے۔افغانی عوام کی پنجابیوں سے نفرت بھی اسی وجہ سے ہے کہ جب سے پاکستان آرمی کی موجودہ پنجاب رجمنٹ، فرنٹیر رجمنٹ اور بلوچ رجمنٹ نے بار بار افغانستان کے ساتھ جنگیں چھیڑیں اور افغانستان میں خون کا بازار گرم رکھا۔

پاکستانی فوج کی ان رجمنٹوں نے پہلی دفعہ افغانستان پر 1839 میں حملہ کیا اور یہ جنگ 1842 تک جاری رہی اس کے نتیجے میں شاہ شجاع کی کٹھ پتلی حکومت قائم کی جو برطانوی مفادات کی حامی تھی پاکستان آرمی کی موجودہ 3 پنجاب رجمنٹ کے علاوہ دیگر رجمنٹ اس جنگ میں شامل تھیں۔اس کے بعد دوسرا حملہ 1878 میں کیا اور یہ جنگ 1881 جاری رہی اس کے نتیجے میں معاہدہ گندامک طے ہوا جس کی رو سے افغانستان نے صوبہ خیبر پختونخواہ، کوئٹہ، خیبر ایجنسی وغیرہ پر برطانیہ کا قبضہ تسلیم کر لیا اور یہ علاقے برٹش انڈیا کے حصے قرار پائے۔اس کے بعد 1892 میں برطانیہ نے افغانستان پر دباؤ ڈال کر ڈیورنڈ لائن بھی منوالی اور سوات تا چمن تمام پشتون قبائلی علاقے بھی اپنے نام کر لئے اور پشتونوں کو تقسیم کر دیا۔یہ سب علاقے اب موجودہ پاکستان کا حصہ ہیں اور اس کے باشندے اب افغانیوں کی بجائے پاکستانی کہلاتے ہیں۔

قومیت کی اس تقسیم کو سمجھنے کے لئے آسان مثال "کشمیر" کی ہے۔کشمیری قوم دو بڑے حصوں میں تقسیم ہے ایک حصہ انڈیا کے زیر انتظام ہے اور ایک حصہ پاکستان کے زیر انتظام۔اب قوم تو ایک ہے مگر ان کی شناخت انڈین اور پاکستانی کی

حیثیت سے ہوتی ہے۔ اسی طرح پشتون قوم بھی ایک ہے مگر اب ان کی شناخت پاکستانی اور افغانی کی حیثیت سے ہوتی ہے۔

پاکستان آرمی کی موجودہ 12 کیولری، 5 ہارس، 6 پنجاب رجمنٹ، 3 ایف ایف، 11 پنجاب، پی آر سی، 10 ایف ایف، 8 ایف ایف، 19 لانسرز، 9 پنجاب، 11 کیولری PAVO، 5 پنجاب، 10 بلوچ، 10 پنجاب، 7 ایف ایف اور 11 بلوچ رجمنٹس، خیبر رائفلز وغیرہ نے اس جنگ میں شرکت کی۔

1919 میں افغانستان کے سربراہ امان اللہ خان نے معاہدہ گندامک اور ڈیورنڈ لائن کو ماننے سے انکار کر کے برطانیہ سے اپنے علاقے واپس لینے کے لئے جنگ چھیڑ دی اور خیبر کے علاقے باغ کو آزاد کرالیا۔ یہ جنگ پورے ڈیورنڈ لائن پر پھیل گئی۔ یہ جنگ معاہدہ راولپنڈی کی صورت میں ختم ہوئی مگر امان اللہ خان کو ڈیورنڈ لائن ایک بار پھر تسلیم کرنی پڑی۔ معاہدہ گندامک کی رو سے افغانستان کے خارجہ امور برطانیہ کے ہاتھ میں تھے۔ اس جنگ سے معاہدہ گندامک ختم ہو گیا اور افغانستان کو ایک قسم کی آزادی مل گئی۔ اس جنگ میں پاکستان آرمی کی پنجاب، بلوچ اور ایف ایف رجمنٹس کے ساتھ ساتھ پاکستان ائیر فورس یعنی سابقہ رائل ائیر فورس نے بھی خوب حصہ لیا اور جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔

قیام پاکستان کے بعد بھی افغانستان میں پاکستانی فوج کی مداخلت آج تک جاری ہے۔ اس قوم کا خون پاکستان آرمی کے نزدیک پانی سے بھی سستا ہے۔ ڈیورنڈ لائن کے دونوں طرف پشتون قوم کو پسماندہ رکھنا، جنگوں میں جھونکنا اور دربدر کرتے رہنا پاکستان آرمی کی بنیادی پالیسی ہے تاکہ یہ قوم اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر کہیں دوبارہ اپنے پرانے وطن کا مطالبہ نہ کر دے۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کوئی پشتون چاہے وہ افغانی ہو یا پاکستانی، کیا ان حقائق کو جاننے کے بعد پاکستان آرمی اور اس کی اسٹیبلشمنٹ سے محبت کر سکتا ہے؟

## 43. مسلمانوں کی عیسائیوں کی فوج میں شمولیت کی وجوہات

آخر وہ کیا وجوہات تھیں کہ پہلی جنگ عظیم کے موقع پر 4 لاکھ سے زیادہ ہندوستانی مسلمان انگریز کی فوج میں بھرتی ہوئے اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف فلسطین، عراق، شام، ترکی اور مکہ و مدینہ کے محاذ پر لڑے اور ان اسلامی علاقوں پر انگریز کے تسلط اور غلبے کے لیے انہوں نے اپنی جانیں دیں؟ انگریز نے انہیں اپنی فوج میں بھرتی کرنے کے لئے دو چیزوں کا استعمال کیا۔ ایک طرف تو انہیں دولت کا لالچ دیا، اور دوسری طرف طاقت کا استعمال کیا۔

مثال کے طور پر پہلی جنگ عظیم میں جو پوسٹر اور جو اشتہارات ہندوستانی لوگوں کو راغب کرنے کے لئے شائع کئے گئے ان میں واضح طور پر لکھا ہوتا تھا۔

"یہ روپے، یہ بندوق اور وردی کون لے گا۔ وہی، جو فوج میں بھرتی ہو گا"

ریڈیو پر اس موضوع پر گانے چلائے جاتے اور فروٹ، سوٹ، بوٹ کی لالچ دے کر، انگریزی فوج میں بھرتی ہونے کی دعوت دی جاتی، مثلا

"بھرتی ہو جاوے باہر کھڑے رنگروٹ اتھے کھاویں سکھی روٹی اُتھے کھاویں فروٹ

اِتھے پاویں پھٹے لیڑے اُتھے پاویں سوٹ اِتھے پاویں ٹُٹی جُتی اُتھے پاویں بوٹ"

اس کے علاوہ ہندوستان بھر سے نوجوانوں کو زبردستی بھی بھرتی کیا گیا۔ انگریز کے وفادار نوابوں، جاگیرداروں اور سرداروں نے اپنے اپنے علاقوں کے غریب کسانوں کے بیٹوں کو زبردستی انگریز کی فوج میں بھرتی کروایا اور جو نہ مانتا اس کو سرعام کوڑے لگائے جاتے اور وہ لاپتہ کر دیئے جاتے۔ ملٹری انٹیلی جنس، سکول اور کالجوں کے سامنے سے چھٹی کے وقت طالب علموں کو اغوا کر کے لے جاتے اور ان کو فوج میں ڈال دیتے۔ انڈین آرمی ایکٹ 1911 کے تحت اگر کوئی فوجی بھگوڑا ہونے کی کوشش کرتا تو اس کو گولی مار دی جاتی۔

پاکستان کے ضلع چکوال کے گاؤں دلمیال نے انگریز کے ساتھ سب سے بڑھ کر وفاداری نبھائی اور اس گاؤں کے 460 افراد نے پہلی جنگ عظیم میں شرکت کی۔ انگریز نے اس گاؤں والوں کو ایک توپ تحفے میں دی جو آج بھی ایک تالاب کے کنارے نصب ہے جو ان کی اسلام فروشی اور وطن فروشی کی یادگار ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اب تک اس گاؤں کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ پاکستان آرمی کے 5 سابقہ لیفٹیننٹ جنرلز اور 23 ریٹائرڈ بریگیڈیئرز کا تعلق اس ہی گاؤں سے تھا اور یہ سب انگریز کے نمک خوار اور وفادار فوجیوں کی اولادیں ہیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

## 44. فوج اور عوام، ماضی اور حال

ایک طرف تو برٹش انڈین آرمی میں شامل 4 لاکھ مسلمان خلافت عثمانیہ کو ڈھانے کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے تھے تو دوسری طرف لاکھوں ہندوستانی مسلمان تحریک خلافت کا حصہ بن کر خلافت عثمانیہ کو بچانے کے لئے جلسے جلوس دھرنے کر رہے تھے اور جیلیں بھر رہے تھے۔ عورتیں اپنی کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کے کنگن چندے میں

دے کر ترکی بھجوا رہے تھے۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی جوہر اس تحریک کے قائدین میں سے تھے۔ ہر مسلمان کی زبان پر ایک ہی شعر تھا۔

بولی اماں محمد علی کی      جان بیٹا خلافت پے دے دو

جبکہ رائل انڈین آرمی کے مسلمان فوجی کچھ اس قسم کا شعر پڑھتے ہوں گے

بولی تنخواہ فوجی کی      جان لے خلافت کی

یعنی ہندوستانی فوج انگریز کا ساتھ دے رہی تھی اور عوام خلافت کا۔ اسی طرح کا منظر نائن الیون کے بعد دیکھنے میں آیا جب پاکستانی فوج نے عیسائیوں کا ساتھ دیا اور امارت اسلامیہ کو گرانے کے لئے فضائی اڈے دے دیئے۔ آپریشن اینڈیورنگ فریڈم، ایناکونڈا اور المیزان میں انگریزوں کے شانہ بشانہ کام کیا اور دوسری طرف پاکستانی عوام نے ماضی کی یاد تازہ کرتے ہوئے کئی من سونے کے زیورات طالبان کو چندے میں دے دیئے۔ صوفی محمد رحمہ اللہ کی قیادت میں یوسفزئی قوم کے دس ہزار سے زیادہ پاکستانی عوام، افغانستان میں امارت کے دفاع کے لئے داخل ہوئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ماضی میں بھی یہ فوج انگریز کی وفادار تھی اور حال میں بھی ہے اور مستقبل میں بھی ہوگی۔ اس فوج سے اسلام کی خدمت کی کوئی توقع نہ رکھی جائے۔

## ماضی کی رائل انڈین آرمی اور موجودہ پاکستان آرمی کے قیامِ پاکستان سے قبل اور بعد میں اپنے ہم وطنوں کے خلاف کارنامے

### 45. سانحہ جلیانوالہ اور سانحہ بابڑہ

اس فوج نے جنگ عظیم اول کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر اپنے ہی ہم وطنوں کے خلاف انگریزی اقتدار مضبوط کرنے کے لئے جو کارنامے انجام دیے ان میں سرِ فہرست جلیانوالہ باغ میں مظاہرین کا قتل عام ہے۔ جس میں اس فوج نے بریگیڈیئر ڈائر کی قیادت میں 1100 نہتے بے گناہ مظاہرین کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ یہ کارنامہ اِس فوج نے 13 اپریل 1919 کو سرانجام دیا۔

اسی طرح کا ایک اور کارنامہ اِس فوج نے قیام پاکستان کے بعد 12 اگست 1948 کو چارسدہ کے علاقے بابڑہ میں سرانجام دیا جس میں انہوں نے 700 سے زیادہ نہتے مسلمانوں کو شہادت سے سرفراز کیا۔

## 46. موپلہ بغاوت اور فقیر آف اپی رحمہ اللہ

1921 میں مدراس کے موپلہ قوم کے مسلمانوں نے انگریز کے خلاف خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑنے کے انتقام میں بغاوت کر دی۔ جسے اس فوج نے بے دردی سے کچلا اور 50 ہزار کے قریب مسلمانوں کو شہید کیا۔ 10 ہزار کو کالا پانی میں قید کیا۔ قیام پاکستان کے بعد بھی پاکستانی فوج اور پاکستانی فضائیہ انگریزی دور حکومت کے باغی اپی فقیر رحمہ اللہ اور ان کی وزیر قوم کے مسلمانوں کے خلاف آپریشن کرتی رہی۔

## 47. پاکستان ائیر فورس کا پہلا جنگی مشن

یہ بھی کتنی شرم کی بات ہے کہ قیام پاکستان کے بعد 1948 میں پاکستان کی ائیر فورس کا پہلا جنگی مشن وزیرستان کے مسلمانوں پر بمباری تھا۔ 2012 کے دبئی ائیر شو میں پاکستان ائیر فورس کے چیف نے فخر سے یہ بیان دیا کہ انہوں نے قبائلی علاقہ جات میں اب تک جنگی طیاروں کے ذریعے 15 ہزار بم گرائے ہیں۔ فرض کریں اگر ایک بم صرف ایک ہی مسلمان کو شہید کرے تو بھی آسان حساب کے مطابق پاکستان ائیر فورس 2001 میں امریکی اتحاد میں شامل ہونے کے بعد 2012 تک کم از کم 15 ہزار مسلمانوں کو شہید کر چکی ہے جب کہ اصل نقصان اس سے کہیں گنا زیادہ ہے اور 2012 سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

## 48. سانحہ قصہ خوانی بازار اور سانحہ لاہور

23 اپریل 1930 کو اس فوج نے قصہ خوانی بازار میں نہتے مظاہرین پر گولیاں چلا کر ان کا قتل عام کیا جس میں 400 مسلمان شہید ہوئے۔ اسی طرح اس فوج نے قیام پاکستان کے بعد 1952 میں لاہور شہر میں ناموس رسالت کے لئے مظاہرہ کرنے والے عاشقان رسول پر جنرل اعظم خان کی قیادت میں مارشل لاء لگایا اور عاشقان رسول کی لاشوں کے انبار در انبار لگا دیئے۔

## 49. فوج کی لوٹ مار کی تاریخ

قیام پاکستان سے قبل 1858ء میں اس فوج نے دہلی کے مسلمانوں کا مال لوٹا، ان کے خون سے ہولی کھیلی، ان کو لاپتہ کر کے ان کی مسخ شدہ لاشیں سڑکوں پر پھینکیں۔ یہی کام انہوں نے 1897 میں بونیر تا جنوبی وزیرستان ہونے والی انگریز اور قبائل کے درمیان جنگوں میں بھی کیا۔ اس کا ثبوت ونسٹن چرچل کے وہ اعترافی بیانات ہیں جس میں انہوں نے تفصیل سے قبائل کو زیر کرنے کے لئے چنگیزی ہتھکنڈے استعمال کرنے کا ذکر کیا ہے۔

اس فوج نے قیام پاکستان کے بعد 1971ء میں ایک دفعہ پھر اپنی سیاہ تاریخ دہراتے ہوئے بنگلہ دیش میں لوٹ مار، چوریاں اور ڈکیتیاں کیں، جن کی تفصیلات حمود الرحمن کمیشن رپورٹ میں آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

## 50. حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کے چند نکات

- 3 مارچ کو ڈھاکہ میں عوامی لیگ کے احتجاجی جلسہ پر فوج کی فائرنگ سے ہزاروں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔
- 25 مارچ کو فوج نے ڈھاکہ میں آدھی رات کو پوزیشن سنبھال کر فوجی ایکشن شروع کیا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار کے لگ بھگ افراد جاں بحق ہوئے۔
- جنرل یحییٰ خان اور ان کے ساتھی جرنیلوں کا اکثر وقت عورت اور شراب کے ساتھ مصروف گزرتا تھا اور اس مقصد کے لیے راولپنڈی صدر میں صدر یحییٰ خان کا ذاتی بنگلہ بدکاری کا اڈہ بن گیا تھا۔
- رپورٹ میں ایک درجن سے زائد عورتوں کی فہرست اور کوائف دیے گئے ہیں جن کے شب و روز یحییٰ خان اور ان کے ساتھی جرنیلوں کے ساتھ گزرتے تھے اور وہ دوسری عورتیں بھی سپلائی کرتی تھیں۔
- یحییٰ خان اکثر اوقات رات سات آٹھ بجے ڈنر کے بہانے ایوان صدر سے نکلتے اور صبح واپس آتے۔
- صدر یحییٰ خان نے صدارتی آفس میں جانا بھی ترک کر رکھا تھا اور بھارت کے ساتھ جنگ کے دوران جی ایچ کیو کے آپریشن روم میں وہ صرف دو تین بار گئے۔
- نومبر 1971 میں عین حالت جنگ کے دوران یحییٰ خان نے گورنر ہاؤس لاہور میں تین روز ملکہ ترنم نور جہاں کے ساتھ بسر کیے۔
- جنرل نیازی پان سمگل کرتے تھے، رشوت لیتے تھے اور رقاصاؤں کے گھروں میں جاتے تھے۔
- بریگیڈیر حیات اللہ نے مقبول پور کے محاذ جنگ میں عورتیں بنکرز اور مورچوں میں طلب کیں۔

- بریگیڈیر جہانزیب ارباب نیشنل بینک کی سراج گنج شاخ سے ایک کروڑ پینتیس لاکھ روپے لوٹنے کی واردات میں اپنے دوسرے چھ فوجی افسر ساتھیوں سمیت ملوث ہیں۔
- گواہ بریگیڈیئر اقبال الرحمان شریف کے مطابق، پاکستانی فوج کا ایک نہایت اعلیٰ عہدیدار جنرل گل حسن فوجی مراکز کے دوروں کے دوران سپاہیوں سے پوچھا کرتا تھا کہ: “How many Bengalis have you shot? "تم نے کتنے بنگالی مارے ہیں؟"
- لیفٹیننٹ کرنل عزیز احمد خان نے حمود الرحمان کمیشن کے سامنے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ فوجیوں میں یہ جملہ عام تھا کہ:
- “When the Commander (Lt. Gen. Niazi) was himself a raper, how could we be stopped”!
- "جب ہمارا کمانڈر (جنرل نیازی) خود عزتیں لوٹتا تھا، تو پھر ہمیں کیسے روکا جاسکتا تھا"؟!
- 8 دسمبر 1971ء کو میجر جنرل رحیم خان چاند پور میں تعینات اپنی ڈویژن کو چھوڑ کر تنہا فرار ہو گیا، حالانکہ ابھی بھارتی فوج کا حملہ شروع بھی نہیں ہوا تھا۔
- نویں ڈویژن کی 107 ویں بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر محمد حیات 6 دسمبر 1971ء کو جیسور کا قلعہ چھوڑ کر اکیلا فرار ہو گیا۔
- 39 ویں ڈویژن کی 53 ویں بریگیڈ کا کمانڈر، بریگیڈیئر محمد اسلم نیازی، 9 دسمبر 1971ء کو لکشمی قلعے میں 123 زخمی فوجیوں اور تمام تر بھاری اسلحے اور ذخائر کو پیچھے چھوڑ کر قلعے سے بھاگ گیا۔
- مغربی پاکستان کے محاذ پر 15 ویں ڈویژن کے کمانڈر میجر جنرل عابد کھان نے بلا مزاحمت ضلع سیالکوٹ کے 98 دیہات بھارتی فوج کے قبضے میں جانے دیئے۔
- فوج کی پہلی کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ارشاد احمد خان نے بھی ضلع سیالکوٹ کی تحصیل شکر گڑھ کے پانچ سو (500) دیہاتوں پر بھارتی فوج کو بغیر لڑے قبضہ کرنے دیا۔

اس کے بعد 2001 سے لیکر آج تک، بونیر سے لے کر جنوبی وزیرستان تک مسلمانوں کی جانوں، ان کے مالوں، ان کے بازاروں، گھروں اور جنگلات کا جو حال اس فوج نے کیا وہ سب کے سامنے ہے۔ پاکستانی فوج نے جس طرح 1971 میں بنگلہ دیش میں زنا بالجبر، چوریاں اور ڈکیتیاں کیں اس سے کئی گنا زیادہ چوریاں اور ڈکیتیاں قبائل کے بازاروں اور ان کے گھروں سے کیں۔ نیشنل پارٹی کے میاں افتخار حسین کے بقول پاکستانی فوجیوں کی 2 لاکھ سے زیادہ ناجائز اولادیں بنگلہ دیش میں پیدا ہوئیں۔

اگر سقوطِ مشرقی پاکستان کے ذمہ داران کو سزائیں دی جاتیں تو شاید کوئی عبرت حاصل کرتا۔ مگر یحیٰی خان بھی پرویز مشرف کی طرح اقتدار سے اترنے کے بعد دو پنشنیں لیتے رہے۔ ایک سابق آرمی چیف کی حیثیت سے اور ایک سابق صدر کی حیثیت سے۔ اسی طرح جنرل گل حسن جو کہ ڈی جی ملٹری تھا۔ جس کا کام 1971 کی جنگ کی پلاننگ کرنا تھی جو بری طرح ناکام ہوئی مگر اس نالائق جرنیل کو ترقی دے کر آرمی چیف بنا دیا گیا۔ جنرل عبد اللہ خان نیازی سمیت تمام 90 ہزار فوجی بھی پنشن، پلاٹ اور دیگر مراعات سے تاحیات مستفید ہوتے رہے۔

## 51. دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ اور نان نیٹو ایلائی کا کردار

11 ستمبر 2001 میں مجاہدین نے امریکہ پر حملہ کرکے اس کے ٹریڈ سنٹر گرا دیے۔ امریکہ نے اس کے رد عمل میں امارت اسلامی افغانستان پر حملہ کر دیا۔ امریکہ کا یہ حملہ بالکل ناجائز تھا کیونکہ امارت اسلامی افغانستان کا کوئی بھی اہلکار نجی یا سرکاری سطح پر ان حملوں میں ملوث نہ تھا اور نہ ان کی اجازت یا رضامندی سے یہ حملے ہوئے اور نہ ہی وہ ان حملوں سے پہلے سے باخبر تھے۔

امریکی صدر بش کے بیان کے مطابق پاکستان وہ پہلا ملک تھا جس نے امریکہ کو ہر قسم کے تعاون کی غیر مشروط طور پر رضاکارانہ پیش کش کی۔ اس کے بعد پاکستان نے امریکہ کو افغانستان پر حملے کے لئے اپنے فضائی اڈے فراہم کئے جہاں سے افغانستان پر 55 ہزار ہوائی حملے کئے گئے۔ پسنی ایئر بیس سے افغانستان میں داخلے کے لئے امریکیوں کو زمینی راستہ دیا گیا۔ حملے کے نتیجے میں جو مجاہدین پاکستان میں داخل ہوئے تو ان کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا گیا۔ گوانتانامو بے کو ان سے بھر دیا گیا۔ پاکستان کی فوجی چھاونیوں کی خفیہ جیلیں مجاہدین سے بھر گئیں۔ 9 مہینے کا ایک بچہ بھی امریکہ کو بیچا گیا۔ قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بھی امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔ 2001 میں آپریشن اینڈیورنگ فریڈم، اینا کونڈا اور المیزان سے لیکر ضرب عضب تک سب کچھ امریکی اشارے پر ہوتا رہا۔ لاکھوں مسلمانوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر ملک کے اندر ہی مہاجر ہونا پڑا۔ 60 ہزار کے قریب مسلمانوں نے افغانستان کی طرف ہجرت کی۔ آج بھی ہزاروں مسلمان کیمپوں میں پڑے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ فوج ان کو اپنے گھر جانے کی اجازت دے دے۔

پرویز مشرف نے امریکہ کے ساتھ اس معاہدے کو "صلح حدیبیہ" قرار دیا۔ سرکاری درباری مولوی بھی مشرف کے ہمنوا ہوئے اور جو بھی فوج کے اس کافرانہ معاہدوں کے خلاف بولا ان کو فوج نے قتل کروا دیا۔ مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا اسلم شیخوپوری، مولانا ولی اللہ کابلگرامی، مولانا شیخ نصیب خان اور علامہ غازی عبد الرشید وہ چند نام ہیں جن کو حق گوئی کی پاداش میں لقمہ اجل بنا دیا گیا۔ ان خدمات کے صلے میں امریکہ نے پاکستان کو نان نیٹو ایلائی کا درجہ دیا۔

## 52. غیر نیٹو اتحادی Non Nato Allyہونے کا مطلب

نان نیٹو ایلائی امریکہ کے وہ اتحادی ہیں جن نیٹو ممالک میں سے نہیں ہیں مگر امریکہ کے ساتھ جنگی مدد کرنے کے پابند ہیں۔ اسرائیل بھی امریکہ کا نان نیٹو ایلائی ہے۔اس طرح امریکہ، پاکستان اور اسرائیل تینوں دہشت گردی کے نام پر اسلام کے خلاف اس جنگ میں ایک دوسرے کے اتحادی اور معاون بنے۔ اسرائیل کا فوجی دستہ،ڈرون ٹیم اور اسرائیلی فضائیہ کے ہیلی کاپٹر بھی افغانستان میں تعینات رہے اور ان یہودیوں کی تمام سپلائی، اسلحہ، گولہ بارود وغیرہ بھی پاکستانی فوج، نیشنل لاجسٹکس سیلNLCکے ٹرکوں میں کراچی سے افغانستان پہنچاتی رہی۔

پاکستان آرمی کو نان نیٹو ایلائی ہونے کا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کو ہر سال امریکی فوج کا سالانہ سرپلس راشن، بوٹ، جیکٹ، کمبل، بسترے مل جاتے ہیں جس کو امریکی فوجی کچرے کے ڈھیر میں پھینکنے والے ہوتے ہیں۔

## 53. کافروں کے ساتھ معاہدوں کی شرعی حیثیت

اسلام میں کافروں سے معاہدوں کی کئی قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں درج ہیں مگر کسی بھی مسلمان یا کسی مسلمان ریاست کے لئے جائز نہیں کہ وہ کافروں کے ساتھ مل کر کسی دوسرے مسلمان یا کسی مسلمان ملک پر حملہ آور ہو یا اس میں کسی قسم کی کوئی جانی، مالی، عسکری یا استخباراتی مدد کرے اور خصوصا جب جنگ کی قیادت کافروں کے ہاتھ میں ہو۔ اسی طرح کفار کو اپنی سرزمین کسی دوسرے مسلمان ملک کے خلاف دینا بھی حرام ہے۔اسی طرح کسی مسلمان کو کافروں کے حوالے کرنا یا ان کو بیچنا بھی حرام ہے۔اسی طرح ان خدمات کے بدلے کفار سے امداد لینا بھی حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "ولا تعاونو علی الاثم والعدوان" (گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کرو) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انصر اخاك (اپنے بھائی کی مدد کرو۔)

## 54. اگر پاکستان فرنٹ لائن اتحادی نہ بنتا؟

بعض فوجی کہتے ہیں کہ اگر امریکہ کے ساتھ اتحاد نہ کرتے تو کیا کرتے؟ ورنہ امریکہ نے جو حال افغانستان کا کیا ہے وہ ہمارا بھی کر دیتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ افغانی قوم اگر امریکہ کو 20 سال میں شکست دے کر یہاں سے چلتا کر سکتی ہے تو افغانی اور پاکستانی مل کر امریکہ کو 5 سال میں چلتا کر دیتے۔

## 55. پاکستان آرمی کا جنگی ڈاکٹرائن - نظریہ جنگ

ہماری پاکستان آرمی کا جنگی ڈاکٹرئن یہ ہے کہ طاقتور کے سامنے سر جھکا دو اور کمزور کا سر کچل دو۔ اس لئے یہ فوج ایک طرف آپ کو طاقتور انڈیا کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے نظر آئی گی جبکہ دوسری طرف یہ آپ کو کمزور بنگالیوں کی بیویوں کی عزتیں ان کے خاوند کے سامنے لوٹتے ہوئے نظر آئے گی۔ ایک طرف یہ سلالہ چیک پوسٹ کے حملے پر بھیگی بلی نظر آئے گی جبکہ دوسری طرف کمزور قبائلیوں کے گھر چارپائی ڈال کر ان کی عورتوں سے چائے کے مطالبے کرتے نظر آئے گی۔ یہ فوج ایک طرف آپ کو ریمنڈ ڈیوس کو عزت سے امریکہ پہنچاتے ہوئے نظر آئے گی جبکہ دوسری طرف عمر پاتک کی زوجہ کو برھنہ کر کے ایبٹ آباد کی گلیوں میں گھسیٹتے ہوئے نظر آئے گی۔ یہ فوج ایک طرف ایبٹ آباد میں امریکی آپریشن پر امریکہ سے صرف احتجاج کرتے ہوئے نظر آئے گی جبکہ دوسری طرف خروٹ آباد میں نہتی حاملہ عورتوں پر گولیاں برساتی نظر آئے گی۔ یہ فوج آپ کو انڈیا کی جنگی دھمکیوں کے جواب میں "مذاکرات مذاکرات "کاراگ لاپتے ہوئے نظر آئے گی جبکہ دوسری طرف لال مسجد میں معصوم طالبات پر فاسفورس پھینکتے نظر آئے گی۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون۔

## 56. لال مسجد آپریشن 2007

7 جولائی 2007 کو اسلام آباد میں واقع لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں خونی آپریشن کا آغاز کیا گیا۔ ایک ہی رات میں 350 نہتی طالبات کو فاسفورس بموں سے جلا دیا گیا۔ سینکڑوں طالب علم بھی اس میں شہید کر دیئے گئے۔ ہزاروں طلبا و طالبات کو گرفتار کر لیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس میں ہماری بہادر ایس ایس جی کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ غازی عبد الرشید کی بوڑھی والدہ کو بھی شہید کر دیا گیا۔

لاشوں پر فاسفورس چھڑک کر جلا دیا گیا۔ ان کو بغیر جنازہ پڑھائے دفن کر دیا گیا۔ آج تک پتہ نہیں چل سکا کس قبر میں کون دفن ہے۔ مسجد اور مدرسے کو وہ حال کیا گیا جو بیان سے باہر ہے۔ مسجد، قرآن پاک کے نسخوں، احادیث کی کتابوں کی جو بے حرمتی ہوئی اس کو تحریر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ یہ ہماری بہادر فوج کا ایسا کارنامہ ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

لال مسجد والوں کا قصور یہ تھا کہ وہ اسلام کے نام پر بننے والے اس وطن میں اسلام کا مطالبہ کر رہے تھے۔

لال مسجد کے سانحے کے بعد رسالپور ائیر بیس میں ایک دفتر میں پاکستان ائیر فورس کے کمانڈوز ایک دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کمانڈوز کے انچارج سکواڈرن لیڈر مقصود نے اپنے کمانڈوز کو لال مسجد آپریشن کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "حکومت کو چاہیے تھا کہ ہم ائیر فورس کے کمانڈوز کو بھی لال آپریشن میں موقعہ دیتی تاکہ ہم بھی ایکسپیرینس (تجربہ) حاصل کر لیتے"

اس پر ایک غیور کمانڈو نے اٹھ کر سکواڈرن لیڈر مقصود کو غصے سے کہا" کہ جناب کیا آپ شکر ادا نہیں کرتے کہ اللہ نے ہم کو ایسے گناہ سے بچا لیا"۔ اس غیرت مند کا یہ رد عمل دیکھ کر مقصود سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

## 57. سوات میں 6 بچوں کے قتل کی ویڈیو 2009

آپریشن راہ راست کے دوران اس فوج نے بہت سے جنگی جرائم کئے ہیں۔ جن میں سے چند کی ویڈیوز بھی منظر عام پر آئی ہیں۔ ان سے میں ایک دلسوز ویڈیو اُن 6 معصوم بچوں کی ہے جس کو ایک فوجی کپتان پہلے قطار میں کھڑا کرتا ہے پھر ان سے کلمہ پڑھنے کو کہتا ہے اور پھر اپنے بہادر سپاہیوں سے ان پر جی تھری رائفل سے گولیاں چلوا دیتا ہے۔ یہ معصوم بچے گر پڑتے ہیں اور درد سے بلبلاتے ہیں۔ پاکستانی فوج کے سپاہی ان کے قریب جا کر ان کی سروں کو گولیاں مارتے ہیں اور یوں ان کو درد سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دیتے ہیں۔ یہ ویڈیو یوٹیوب پر دستیاب ہے جس کو الجزیرہ ٹی وی نے نشر کیا تھا۔ ہم اپنے اگلے ایڈیشن میں اس ویڈیو اس کتاب کا حصہ بنا کر شائع کریں گے ان شاء اللہ

## 58. اقوامِ متحدہ کی امن فوج میں پاکستانی فوج کی خدمات

آپ کو یہ شاید یہ حیرانگی ہو گی کہ پاکستان اپنے قیام سے پہلے ہی اقوام متحدہ کا رکن بننے کے لئے درخواست دے چکا تھا۔ یہ درخواست پاکستان کی طرف سے برطانیہ نے خود ہی جمع کروائی اور قیام پاکستان کے بعد اس کو خود ہی منظور کروا کر پاکستان کو اقوام متحدہ کا رکن بنا دیا گیا۔

انڈین، پاکستانی اور بنگلہ دیشی فوجی جس طرح ماضی میں برٹش انڈین آرمی کے نام سے سامراج کی تھانیداری قائم رکھنے کے لئے اپنی جانوں کی قربانیاں دے رہے تھے اسی طرح آج بھی تینوں ایک ہی صف میں عالمی امن فوج کے نام سے اپنی خدمات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستانی اور انڈین فوجی جب اپنے ملک سے باہر اپنے اصل آقاؤں کی خدمت میں جاتے ہیں تو وہاں ان کی محبت، ان کا اتحاد و اتفاق اور پیار سے رہنا، شراب کی محفلیں سجانا اور مل کر ناچنا سب کچھ دیدنی ہوتا ہے۔ ایسا اتفاق اور ایسی محبتیں تو آپ کو سگے بھائیوں میں بھی دیکھنے کو نہیں ملیں گی۔

پاکستانی فوج نے قیام پاکستان سے پہلے بھی سامراج کی خاطر جان کی قربانیاں دیں اور قیام پاکستان کے بعد اب بھی عالمی سامراج کی خدمت اقوام متحدہ کی عالمی امن فوج کا حصہ بن کر جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ادوار کی خدمات میں چند باتیں مشترک ہیں:

مثلاً پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں یہ فوجی رضاکارانہ طور پر سامراج کی سامراجیت کی رٹ کو قائم کرنے کے لئے لڑے۔ اب بھی اقوام متحدہ کے پرچم تلے دنیا کے ویٹو پاورز ممالک کی رٹ کی بحالی کے لئے رضاکارانہ طور پر لڑتے ہیں۔

پہلے بھی یہ فوجی اس بات کے خواہشمند ہوتے تھے کہ ہندوستان سے دور کسی محاذ پر جنگ کے لئے بھیجے جائیں تا کہ ڈیپوٹیشن پر جاکر زیادہ سے زیادہ پیسے کمائیں اور اب بھی یہ پاکستانی فوجی اس بات کے لئے ترستے ہیں کہ کوئی ان کو کرائے پر بیرون ملک لے جائے اور مشن بھی لمبے عرصے کا ہو تا کہ زیادہ سے زیادہ ڈالر کمائے جائیں۔

پہلے بھی ان فوجیوں کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ ان کو کون کمانڈ کرتا ہے، ان کا کمانڈر کوئی یہودی ہے یا عیسائی؟اور یہ جنگی مشن اسلام یا مسلمانوں کے خلاف ہے یا اس کے حق میں؟ اور آج بھی ان بے حمیت فوجیوں کو اس بات کا ذرا بھی لحاظ نہیں کہ یو این مشن میں یہ کس کے زیر کمان کام کرتے ہیں۔ اب تک پاکستانی فوج 6 بھارتی جرنیلوں کے ماتحت اقوام متحدہ کے مشنز میں ان کے ڈائریکٹ انڈر کمانڈ کام کر چکی ہے۔

ہمارے موجود آرمی چیف باجوہ صاحب کی تابعداری سے تو جنرل بکرم سنگھ اتنے خوش تھے کہ ان کو تمغوں سے نوازا۔ یہ وہی بکرم سنگھ ہیں جن کے حکم پر ہزاروں کشمیری مسلمانوں کا خون ہوا اور کشمیری بہنوں کی عزتیں لوٹی گئیں۔

پاکستانی فوج کی یہ رجمنٹس صومالیہ میں مجاہدین کے خلاف لڑتی رہیں۔ آخر کار وہاں کے عوام نے تنگ آکر ان کو وہاں سے نکالا۔ 1994ء میں جب امریکی فوجیوں کو صومالی مجاہدین نے گھیر لیا اور ان کے دو ہیلی کاپٹر گرا دیئے اور امریکیوں کی لاشیں موغادیشو کی سڑکوں پر جگہ جگہ پڑی تھیں۔ اس وقت ہماری 15 فرنٹیئر فورس اور 19 لانسرز نے اپنے صومالی مسلمانوں کا خون بہایا اور محاصرہ توڑ کر اپنے صلیبی آقاؤں کو وہاں سے نکالا۔ اس مشن کے کمانڈر کرنل مقبول آفریدی تھے۔ جو آج کل سی پیک میں ایک بڑے عہدے پر براجمان ہیں۔ پاکستانی فوج کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے "یونیسوم ٹو" مشن کے دوران 1500 سے 3000 ہزار مجاہدین کو قتل کیا۔

جب مشرقی تیمور کی صورت میں اقوام متحدہ نے انڈونیشیا سے الگ عیسائی ریاست قائم کی تو پاکستانی فوج کی بلوچ رجمنٹ وہاں پر عیسائی ریاست کی تعمیر نو کے لئے پہنچ گئی اور عیسائیوں کے لئے چرچ تک بنانے میں مزدوروں کی طرح کام کرتی رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فوج گرجے بنانے والی اور مسجدیں گرانے والی فوج ہے۔ چند سال قبل ملتان میں پاکستان آرمی نے ایک چرچ کی تزئین و آرائش پر کروڑوں روپیہ لگایا جب کی دوسری طرف اس فوج نے بونیر، سوات، خیبر اور وزیرستان میں سینکڑوں مساجد کو توپوں، ٹینکوں اور جیٹ طیاروں کی بمباری سے شہید کر دیا۔

150 سے زیادہ پاکستانی فوجیوں نے " عالمی امن " کی خاطر اپنی جانیں دنیا کے مختلف ممالک میں "راک فیلر" کی اقوام متحدہ کے زیر سایہ قربان کیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجاہدین کو اسلام کا ٹھیکدار کہنے والے یہ فوج چند ہزار ڈالروں کے بدلے عالمی امن یا دوسرے لفظوں میں کفار کے غلبے کی ٹھیکیدار بنی ہوئی ہے۔

## 59. سپاہی اور کرائے کے قاتل میں فرق

ایک سپاہی اور کرائے کے قاتل میں بنیادی فرق یہ ہے کہ کسی ملک کا سپاہی اپنے قوم وملت اور اپنے وطن کے لئے بغیر کسی تنخواہ اور نام ونمود لالچ کے بے لوث ہو کر لڑتا ہے اور قوم کے کل کے لئے اپنے آج کو قربان کرتا ہے۔

جبکہ ایک کرائے کے قاتل کا کوئی نظریہ نہیں ہوتا۔بس جو جتنا زیادہ پیسہ دے گا وہ اسی کے لئے قتل کرنا شروع کر دے گا۔پاکستان کی انڈیا سے جنگ تو سمجھ میں آتی ہے مگر پاکستانی فوج کی صومالیہ میں جنگ، سیر الیون میں جنگ، برونڈی میں جنگ وغیرہ ان جنگوں کا مقصد پیسہ کمانا نہیں تو اور کیا ہے؟تو پھر ہوئی نہ یہ فوج کرائے کی قاتل؟

اور جہاں تک عالمی امن کی بات ہے تو جس فوج کے اپنے ہی ملک میں امن نہ ہو۔جہاں جگہ جگہ نو گو ایریاز ہوں۔وہ نکلے ہیں دنیا میں امن قائم کرنے۔

کسی نے پاکستانی فوج کے بارے میں ایک لطیفہ بنایا ہے۔

سوال: پاکستان کی فوج امریکہ سے کب جنگ لڑے گی؟

جواب: پاکستانی فوج کبھی بھی امریکہ سے جنگ کا نہیں سوچ سکتی مگر ایک طریقہ ہے۔

سوال: کونسا طریقہ؟

جواب: وہ یہ کہ اگر امریکہ پاکستانی فوج کو کہے کہ یہ ڈالر لے لو اور مجھ سے لڑو تو پھر پاکستانی فوج ڈالر کی خاطر امریکہ سے جنگ کر سکتی ہے۔

## 60. کامن ویلتھ (دولت مشترکہ) سابق غلام ممالک کی تنظیم

جیسا کہ پاکستان کے قیام سے پہلے برطانیہ نے اس کی رکنیت کے لئے اقوام متحدہ میں درخواست دائر کر دی تھی۔اسی طرح پاکستان اپنے قیام کے دن ہی سے "دولت مشترکہ" یا کامن ویلتھ تنظیم کا ممبر بھی بنا دیا گیا تھا۔یہ تنظیم 1931 میں قانون ویسٹ منسٹر کے نتیجے میں اس وقت بنائی گئی تھی جب سلطنت برطانیہ کا زوال شروع ہو گیا تھا۔اس تنظیم کے ممبر صرف وہ ممالک بن سکتے ہیں جو کبھی برطانیہ کے غلام رہ چکے ہوں۔1949 سے پہلے تک ممبر ممالک پر "تاج برطانیہ سے وفاداری کا حلف" اٹھانا لازمی تھا۔لا الہ الا اللہ کے نام پر بننے والے اس ملک نے اپنے قیام کے پہلے دن سے ہی اس تنظیم کا ممبر بننا پسند کیا اور تاج برطانیہ یعنی عیسائی بادشاہ کنگ جارج ششم سے وفاداری کی قسم اٹھائی۔پاکستان آج تک اس تنظیم کا رکن ہے اور اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے کہ انگریز آقاؤں سے غلامی کا یہ رشتہ آج بھی قائم ہے۔

1956 تک تمام پاکستانی اور پاکستانی فوج، برطانوی رعایا تھے۔اس لئے 1956 تک پاکستانی فوج میں بھرتی کے بعد "ملکہ الزبتھ کی وفاداری" کی قسم اٹھانا پڑتی تھی۔ملکہ الزبتھ دوم آج بھی سابق غلام ممالک کی اس تنظیم کی تاحیات سربراہ ہیں۔پاکستانی حکومت آج بھی اس تنظیم کے اشاروں پر چلتی ہے اور حقوق نسواں، آزادی رائے، عالمی امن، نصابِ تعلیم اور جمہوریت کے نام پر پاکستان کو اسلامائزیشن کی جانب بھڑنے سے روکتی رہتی ہے۔

برطانیہ کے قبضے سے پہلے ہندوستان دنیا کا امیر ترین ملک تھا اور دنیا بھر کا 23 فی صد جی ڈی پی ہندوستان پیدا کرتا تھا۔انگریزوں نے اسے لوٹ لوٹ کر دنیا کا پسماندہ ترین ملک بنادیا اور آج پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش تیسری دنیا کے ممالک میں شمار ہوتے ہیں۔اب کامن ویلتھ کے نام پر ان ممالک کے عوام کو جھانسہ دیا جاتا ہے کہ اس سے غربت کا خاتمہ ہو گا۔جب کہ درحقیقت اس تنظیم کا مقصد برطانوی مفادات کا تحفظ یقینی بنانا ہے تا کہ برطانیہ کو جو کاروباری حقوق اور خصوصی رعایتیں سامراجی دور میں حاصل تھے وہ جاری اور ساری رہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کچھ ریاستیں ہیں جنہوں نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی تھی انہوں نے اس کی یاد میں ایک اپنی "دولت مشترکہ "بنائی ہوئی ہے۔جس کا مقصد اُس جدوجہد کو یادرکھنا ہے جو انہوں نے برطانیہ کو اپنے علاقے سے بھگانے کے لئے کی۔اسی طرح افریقی ملک گیمبیا نے بھی اس تنظیم کو غلامی کا تسلسل قرار دے کر چھوڑ دیا۔انتہائی افسوس سے کہنا پڑرہاہے کہ عیسائیوں میں تو اتنی غیرت ہو کہ غلامی کا کوئی داغ بھی باقی نہ رہنے دیں اور ہمارے مسلمان پاکستانی اربابِ اقتدار غلامی کے قلادے کو اتارنے کے لئے تیار ہی نہ ہوں۔

## .61 جنسی جرائم میں ملوث پاکستانی فوج

پاکستانی فوج نے اپنی گندی عادتوں، جنسی بے راہ روی اور لوٹ مار کو اقوام متحدہ کی نام نہاد امن فوج میں جا کر بھی نہ چھوڑا کہ یہ تو ملک و قوم کی عزت کا سوال ہے اور افریقہ کے ملک آئیوری کوسٹ میں دس پاکستانی فوجیوں نے الزبتھ نامی بچی کے ساتھ اجتماعی آبروریزی کی۔اسی طرح لاطینی امریکہ کے ملک ہیٹی میں جب پاکستانی فوج زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے گئی تو بجائے کہ وہ اس آفات زدہ علاقے سے عبرت لیتی اس فوج نے وہاں پر ہیٹی کے نوجوانوں کی غربت سے فائدہ اٹھایا اور ان کے ساتھ قوم لوط والا عمل شروع کر دیا۔اقوام متحدہ نے ان واقعات کی تحقیقات کے لئے خصوصی ٹیمیں تیار کیں ہیں جن کے نتیجے میں پاکستانی فوج مجرم پائی گئی۔یہ رپورٹیں آپ یو این کی ویب سائٹس پر آن لائن پڑھ سکتے ہیں۔

پاکستان ائیر فورس کے ایک کیڈٹ پائلٹ آفسر عبید کو اعلی تعلیم کے لئے آسٹریلیا کی ائیر فورس کی اکیڈمی میں بھیجا گیا جہاں پر وہ ایک آسٹریلوی کیڈٹ لڑکی کی نہاتے ہوئے برھنہ ویڈیو بناتے ہوئے پکڑا گیا۔ جس کو پھر جیل کی ہوا کھانی پڑی اور یوں اس نے پاکستان کا نام "روشن" کیا۔

بنگلہ دیش کی مسلمان بہنوں کی پاکستانی فوجیوں کے ہاتھوں آبروریزی کے واقعات کی ویڈیوز یوٹیوب پر باآسانی دستیاب ہیں۔ ایک بہن کا کہنا ہے کہ اس کو اس کے خاوند کے سامنے آبروریزی کا نشانہ بنایا گیا۔ آبروریزیوں کی یاد میں بنگلہ دیش میں جگہ جگہ مجسمے بنا کر نصب کئے گئے ہیں جس میں پاکستانی فوجیوں کو بنگالی بہنوں کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

## 62. پاکستانی فوج کا شہریوں کو لاپتہ کرنا اور ماورائے عدالت قتل کرنا

پاکستانی فوج اپنے مخالفین کو لاپتہ کرنے، ان پر انسانیت سوز تشدد کرنے اور ان کو ماورائے عدالت قتل کرنے کی وجہ سے پوری دنیا میں بدنام ہے۔ پاکستانی فوج کو یہ عادت بھی ایسٹ انڈیا کمپنی سے ورثہ میں ملی ہے۔ اس موضوع پر نہ کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی دلیل۔ دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیمیں، محترمہ آمنہ مسعود کی ڈیفنس آف ہیومن رائٹس، ماما قدیر کی وائس آف مسنگ پرسنز اور منظور پشتون کی پی ٹی ایم، فوج کے اس عملِ قبیح کے خلاف آواز اٹھا رہی ہیں۔

فوج نے ایسے لوگوں کو بھی لاپتہ کیا ہے جن کی گمشدگی کو 20 سال ہونے کو ہیں مگر ان کا کچھ علم نہیں کہ وہ زندہ ہیں مار دیئے گئے ہیں۔ اب ان کے اہل خانہ صرف تسلی کے کئے ہی پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر اب وہ قیدی اس دنیا میں نہیں رہا تو وہ اس کی تلاش کو روک دیں اور صبر کرلیں مگر یہ فوج نہ تو ان کی اموات کا اعلان کرتی ہے اور نہ ہی ان کو رہا کرتی ہے۔

پاکستانی فوج سے رہائی پانے والے قیدیوں نے فوج کے تشدد کے بارے میں جو انکشافات کیے ہیں وہ چونکا دینے والے ہیں۔ مثال کے طور پر قیدیوں کے جسم میں ڈرل سے سوراخ کرنا، زندہ قیدیوں کو ہیلی کاپٹر سے گرکر قتل کرنا، قیدیوں کی آنکھیں نکالنا، اس کے کان اور ناک کاٹنا، ناخن نکالنا، کرنٹ دینا، قیدیوں کے سامنے ان کی بہنوں اور بیویوں سے زنا کرنا، قیدیوں کو ٹی بی کے جراثیم سے متاثر کرنا، قیدیوں کو سست رفتار زہر کے انجیکشن لگانا، قیدیوں کو ہمیشہ کے لئے جنسی طور پر ناکارہ کرنے کے لئے ادویات کھلانا، زندہ قیدیوں کو بوری میں تادم مرگ بند رکھنا، قیدیوں کے پاخانہ کی جگہ میں ڈنڈے دینا، قیدیوں کے منہ میں کنڈے ڈال کر لٹکانا، زندہ قیدیوں کو چونے میں بھجانا وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

مارپٹائی، چھتر ول، نیند سے محروم رکھنا، قید تنہائی میں رکھنا، پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا، ننگا رکھنا، گالیاں دینا اور بھوکا پیاسا رکھنا تو پاکستانی معاشرے میں تشدد میں گنا ہی نہیں جاتا اور کا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

## 63. روس میں پاکستانی فوجیوں کا انڈین فوجیوں کے ساتھ رقص وسرور

یہ عجیب بات ہے کہ ہم پاکستانیوں کو یہ کہہ کر بے وقوف بنایا جاتا ہے کہ روس اور انڈیا ہمارے دشمن ہیں۔ لیکن پھر جب یہ اس ملک سے باہر اکھٹے ہوتے ہیں تو یہ دکھاوے کی دشمنی ختم ہو جاتی ہے اور پھر یہ سامراج کے سائے تلے ایک ہو جاتے ہیں اور شراب، موسیقی اور روسی حسیناؤں کے گانوں پر انڈین آرمی کے ساتھ مل کر اپنے "فن "کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ دو میں

پاکستان آرمی کے روس میں انڈین فوجیوں کے ساتھ ڈانس مقابلے کی ویڈیو یوٹیوب پر با آسانی دستیاب ہے۔

## 64. ہندی اور پاکستانی فوجی انگریز کی نظر میں

1857ء کی جہادی تحریک کو کچلنے میں مغربی ہندوستان (موجودہ پاکستان) کی رجمنٹوں نے جو مکروہ کردار ادا کیا، وہ برطانوی قیادت کے لئے بھی خوشگوار طور پر حیران کن تھا۔ ایک معروف انگریز مصنف کائیKAYE نے اس زمانے میں لکھا کہ:

"سب سے زیادہ حیرانی کی بات یہ تھی کہ 'غدر' کے دوران اگرچہ عام طور پر یہ سمجھا جارہا تھا کہ انگریزوں کی جنگ ہندوستانیوں کے خلاف ہے، مگر اس جنگ کو برقرار رکھنے اور اس کو مدد پہنچانے کے ذمہ دار بھی دیسی لوگ ہی تھے۔ جو کام ان کے سپرد کیا جاتا اسے بڑی تندہی اور وفاداری سے سرانجام دیتے۔ گویا کہ ہمارے اور ان کے درمیان کچھ مخاصمت اور جدائی نہیں اور نہ ہمارے اور ان کے مفادات جدا ہیں۔ اگر یہ دیسی مزدور نہ ہوتے تو نہ ہماری فوج کو کھانا ملتا، نہ ہمارے گھوڑوں کو چارہ مہیا ہوتا، نہ ہماری توپوں میں گولے ڈالے جاسکتے اور نہ ہی ہمارے بھاری اسلحے کو ایک مقام سے دوسری پر منتقل کیا جاسکتا۔ اور تو اور، ہم اپنے مُردوں اور زخمیوں کو میدانِ جنگ سے اٹھانے کے قابل بھی نہ ہوتے۔ مگر ہمارے یہ دیسی ملازم ہر حال میں ہمارے وفادار رہے اور صرف چند ماہانہ روپوں کی خاطر یہ کرائے کے ٹٹو ہمارے ساتھ چمٹے رہے اور انہوں نے کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ ایسا کرنا ان کے لئے کتنی بے غیرتی کی بات ہے!"

انگریز ہندوستانی سپاہیوں کو انتہائی نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ پاکستانی فوج کی رجمنٹوں نے قیام پاکستان سے قبل تقریبا 190 سال اور قیام پاکستان کے بعد تقریبا 70 سال اپنے کافر آقاؤں کی خدمت اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر کی لیکن یہ کافر آقا پاکستانی فوج کو ایک وفادار کتے سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے۔

پہلی جنگ عظیم میں جب ہندوستانی اور پاکستانی علاقوں سے تعلق رکھنے والے فوجی تاج برطانیہ کے لئے جنگیں لڑ رہے تھے تو اس دوران برطانیہ سے ایک کارٹون شائع ہوا جس میں پاکستان و ہندوستان یعنی انڈیا کو ایک کتے کی شکل میں برطانوی جھنڈے یعنی یونین جیک کا دفاع کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ اسی طرح کا ایک اور کارٹون امریکہ سے سن 2005 میں بھی شائع ہوا۔ جب پاکستانی فوج نے عرب مجاہد ابو فراج اللیبی کو مردان سے گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیا۔ تو اس کارٹون میں پاکستانی فوج کو ایک کتے کی شکل میں دکھایا گیا۔ یہ دونوں کارٹونز اس بات کی گواہی کے لئے کافی ہیں کہ قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں بھی ان کافر آقاؤں نے اپنے ان غلاموں کو ایک وفادار کتے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں دی۔

## 65. قسم پریڈ

انڈین آرمی ایکٹ 1911 کے باب 2 کی شق 2 کے تحت ہر ہندوستانی فوجی کو انگریزوں کے بادشاہ (جو کہ اس وقت جارج پنجم تھا) اور اس کے تمام خاندان کے ساتھ وفاداری کی قسم اٹھانی پڑتی تھی اور اسے ''قسم پریڈ'' کہا جاتا تھا۔ اس قسم پریڈ میں ہر فوجی کو وعدہ کرنا پڑتا تھا کہ وہ اپنے افسران کا حکم مانے گا، چاہے اس کی تکمیل میں اس کو جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ قیام پاکستان کے بعد 1956 تک پاکستانی فوج انہی الفاظ کے ساتھ قسم پریڈ کرتی رہی۔ دوسرے لفظوں میں 1956 تک جتنے بھی فوجی ٹریننگ سینٹروں سے پاس آؤٹ ہوئے چاہے وہ آرمی کے ہوں، نیوی کے یا ائیر فورس کے، سب کے سب انگریز کی وفاداری کا حلف اٹھاتے تھے۔ ان میں بعض جرنیل 1990 کی دہائی تک پاکستان پر مسلط رہے اور مارشل لاء بھی لگاتے رہے۔

اس لئے اگر کسی کو یہ شکوہ ہو کہ یہ جرنیل مغرب کے مفادات کے لئے کام کیوں کرتے رہے تو اس کا جواب آسان ہے کہ یہ لوگ پاکستان کی سرزمین پر پاکستانی عوام کا نمک کھا کر انگریزوں کے لئے جان دینے کی قسم اپنے کیریئر کے آغاز میں ہی اپنی ملٹری اکیڈمی میں اٹھا چکے تھے۔ 1952 میں ملکہ برطانیہ کی تاج پوشی کے موقعہ پر پاکستانی فوج کے دستوں نے ملکہ کو سلامی دی کیونکہ یہ پاکستان کی ملکہ کی بھی تاج پوشی تھی۔ وزیر اعظم محمد علی بوگرہ بھی ہاتھ باندھ کر ملکہ عالیہ کے سامنے باادب کھڑے تھے۔ ملکہ نے "پاکستان" کا نام لے کر اس پر عدل وانصاف سے حکومت کرنے کا حلف اٹھایا۔

سوال یہ ہے کہ ان موقعوں پر انڈین آرمی کے دستے سلامی کے لئے موجود کیوں نہیں تھے تو جواب یہ ہے کہ انڈیا نے 1950ء میں ہی اپنا آئین بنا کر آزاد جمہوریہ کا اعلان کر ڈالا تھا، جب کہ ہمارے پیارے پاکستان کے حکمران غلامی کے ہار گلے سے اتارنے کو تیار نہ تھے۔ 1962ء میں جب ملکہ برطانیہ نے پاکستان کا دورہ کیا تو جنرل ایوب خان نے قوم کی بچیاں نچا نچا کر اپنے غلام ہونے کا ثبوت دیا۔

## .66 مارشل ریس کا نظریہ

برطانیہ کو ہندوستان سے ایسے سپاہی درکار تھے کہ جن کی نہ زبان چلتی ہو اور نہ دماغ۔ البتہ مضبوط جسم کے مالک ہوں یعنی ان کو انسانی شکل میں گدھوں اور خچروں کی ضرورت تھی۔ جو بلا سوچے سمجھے صرف لنگر کے لالچ میں دن رات ان کی خدمت میں مصروف رہیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے مارشل نسل کا بھونڈا نظریہ ایجاد کیا اور ہندوستان بھر سے خاص نسل اور علاقے کے لوگوں کو اس میں بھرتی کیا گیا۔ مارشل نسل کے وہ علاقے جو بعد میں پاکستان کے حصے میں آئے ان میں کوہاٹ، مردان، صوابی، بونیر، جہلم، راولپنڈی، میانوالی اور چکوال وغیرہ شامل تھے۔

مثال کے طور پر پاکستانی فوج کے سابق ڈائیریکٹر آئی ایس آئی جنرل شمس الرحمن کلّو کا نام تو آپ نے سن ہی رکھا ہو گا۔ یہ انگریز کی مارشل ریس کے بھونڈے نظریے کی پیداوار ہیں۔ اِس کے والد بریگیڈیئر فضل الرحمن کلّو نے انگریزوں کے لئے دوسری جنگ عظیم لڑی تھی اور ان کے دادا رِسالدار عبدالرحمن کلّو نے انگریزوں کے لئے خلافت عثمانیہ کے خلاف جنگ لڑی۔ آج کل ان کی اولادیں دہشت گردی کے نام پر اسلام کے خلاف جنگ میں امریکیوں کے لئے لڑ رہی ہیں۔ اسی طرح کے بہت سے "نسلی" آج بھی پاکستانی فوج کے موورز اور شیکرز ہیں۔

## .67 ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ انگریز افسران کا سلوک

ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ انگریز افسران کا سلوک نہایت ہی ہتک آمیز ہوتا تھا:

- ہندوستانی سپاہیوں کی تنخواہیں انگریز فوجیوں سے انتہائی کم ہوتی تھیں۔
- انگریز فوجیوں کا کھانا نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ ہوتا تھا، جبکہ ہندوستانی فوجیوں کو پرلے درجے کا گھٹیا کھانا ملتا تھا۔
- انگریز فوجیوں کی وردی ریشمی ہوتی تھی جبکہ ہندوستانی فوجیوں کی وردی سوتی کھدر کی ہوتی تھی۔
- انگریزوں کو دودھ چینی والی چائے ملتی تھی جب کہ ہندوستانی فوجیوں کو بغیر دودھ اور چینی کے، نمک والی چائے دی جاتی۔

- انگریز فوجیوں اور ہندوستانی سپاہیوں کی رہائش، مراعات، سفری سہولیات، پنشن اور الاؤنس میں بہت بڑا فرق تھا۔
- بہت سے ہندوستانی فوجی انگریزوں کے گھروں میں بٹ مین کے طور پر کام کرتے تھے۔ ان کا کام انگریزوں کے بنگلوں کی صفائی، ان کے کپڑے دھونا، جوتے پالش کرنا، کتے نہلانا، گاڑیاں صاف کرنا، میم صاحبہ کا کچن میں ہاتھ بٹانا اور بچوں کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا تھا۔
- ہندوستانی فوجیوں کو معمولی غلطیوں پر سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ ہندوستانی فوجیوں کو کوڑے لگانا، پٹھو لگانا، کوارٹر گارڈ میں بند کرنا، کورٹ مارشل کرکے کالا پانی بھیجنا اور کالا کتا اور بلڈی انڈین کی گالی دینا عام سی بات تھی۔
- آفیسر میس، آفیسر کلب، آفیسر پارک اور آفیسر مارکیٹوں میں تختیاں لگی ہوتی تھیں کہ

"Indians and Dogs are not Allowed""

یعنی ہندوستانیوں اور کتوں کو یہاں آنے یا لانے کی اجازت نہیں۔ اس سب کے باوجود یہ ہندوستانی فوجی اپنے انگریز افسران کے ایک حکم پر اپنے ہی ہم وطن اور ہم مذہب لوگوں کی جان لینے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔ ان غلام فوجیوں کی انگریزوں سے وفاداریوں کی وجہ سے ہی انگریزوں کا اقتدار مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

- پہلی جنگ عظیم کے دوران جب کوت االعمارہ (عراق) کے محاذ پر جب برطانوی جنرل چارلس ٹاؤن شینڈ نے عثمانی جنرل خلیل پاشا کے سامنے 6000 فوجیوں سمیت سرینڈر کیا۔ تو اس نے جنرل خلیل پاشا سے صرف ایک درخواست کی اور وہ یہ تھی "کہ میرے کتے کو، جس کا نام سپاٹ ہے، باحفاظت لندن میں میرے گھر پہنچا دیا جائے"۔ اس سے اندازہ لگایا جائے کہ اس جرنیل کو اپنے سپاہیوں کی کتنی پرواہ تھی۔

## 68. قیام پاکستان کے بعد فوج کے افسروں کا سپاہیوں کے ساتھ سلوک

ہمارا دعویٰ ہے کہ ٹویٹر کی عظیم جنگیں لڑنے والے جنرل آصف غفور کے کتے "زورو" کا معیارِ زندگی پاکستانی فوج کے سپاہی کے معیار زندگی سے کئی گنا بہتر ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب ملک کے لئے سپاہی اور افسر دونوں جان دینے کا حلف اٹھاتے ہیں، دونوں کا مقصد ایک ہی ہے، دونوں کا کام ایک ہی ہے۔ جبکہ عملی میدان میں سپاہی کی قربانیاں اور سپاہی کی خدمات افسر کے مقابلے میں کہیں گنا زیادہ ہوتی ہیں تو پھر کھانے پینے، رہائش، علاج و معالجے، تنخواہ، پنشن اور ہاوسنگ سکیم وغیرہ میں زمین و آسمان کا فرق کیوں؟

دور جدید میں امریکہ اور یورپ وغیرہ کی افواج میں یہ امتیازی سلوک نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کی خوراک، رہائش، سہولیات اور تنخواہوں میں زمین و آسمان کا فرق نہیں ہے۔ ان ممالک میں جے سی او نام کا طبقہ ہی نہیں پایا جاتا۔

دراصل یہ سب کچھ اس فوج کو انگریزوں سے وراثت میں ملا ہے۔ انگریز سپاہیوں کو اپنا غلام سمجھتے تھے غلاموں کے لئے جو معیار زندگی انہوں نے مقرر کیا ہوا تھا وہ جوں کا توں بلکہ اسے بھی بدترین شکل میں آج پاکستان کی فوج میں نافذ العمل ہے۔ ان افسروں کی سپاہیوں سے نفرت کا یہ حال ہے کہ جس برتن میں سپاہی کھا پی لے تو یہ افسر کبھی بھی اس برتن کو منہ نہیں لگاتے۔ افسر میس میں کام کرنے والے سپاہی ان افسران کے لئے کھانا بناتے اور پھر ویٹر بن کر پیش بھی کرتے ہیں، مگر اس میں سے چاول کا ایک دانہ بھی ان کو کھانے کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ قانون کے مطابق وہ اپنے لنگر کی دال پر ہی گزارا کرتے ہیں۔

انہیں بتایا جاتا ہے کہ تمہارے افسران کو اللہ نے عزت دی ہے لہذا جس کو اللہ نے تم پر افسر بنایا ہے تو تم بھی اس کی عزت کرو اور اس کا حکم مانو۔ دوسرے لفظوں میں یہ بتانا مقصد ہوتا ہے کہ تم کو خدا نے بے عزت بنایا ہے لہذا اب بے عزتی برداشت کرتے رہو۔ ساری سہولیات، مراعات، بنگلہ اور پلاٹ ہمارے لئے اور ہمارے بیوی بچوں کے لئے ہیں۔

فوج میں سپاہی کے بیوی بچوں کو بھی سپاہی کی طرح ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ سپاہی اور اس کے بیوی بچے ہمیشہ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں، جبکہ افسروں کے بیوی بچے بھی اپنے باپ کے رینک کے برابر کے افسر ہوتے ہیں۔ افسران کے بیوی بچے سرکاری بنگلوں میں عیش و عشرت سے رہتے ہیں جب کہ سپاہی کی اولادیں ایک کمرے کے کوارٹر میں سڑتی رہتی ہیں۔ افسروں کے بیوی بچے سرکاری گاڑیوں میں شاپنگ کے لئے جاتے ہیں جب کہ سپاہی کے بچے اپنے باپ کی سہراب سائیکل کے کیریئر پر بیٹھ کر ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ افسران کے بچوں کے لئے آرمی پبلک سکول اور سپاہیوں کے بچوں کے لئے گورنمنٹ سکول مقرر ہیں۔ افسران کے بچوں کی تفریح کے لئے الگ پارک، سوئمنگ پول، گھوڑسواری کلب اور دیگر اِنڈور آؤٹ ڈور گیمز جبکہ سپاہی کے بچے اپنے کوراٹر کے سامنے پٹھو گرم پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ افسران کے بیوی بچے میس میں سرکاری خرچوں سے ہونے والی پارٹیوں، اعلیٰ کھانوں اور تفریحی پروگراموں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، جبکہ سپاہی کے بیوی بچے اپنے کوارٹر میں دال روٹی پر زندگی کے شب و روز گزارتے ہیں۔ افسران کے بیوی بچوں کو

اگر چھینک بھی آجائے تو سرکاری گاڑی حاضر اور سی ایم ایچ میں وی آئی پی علاج اور سپاہی کے بیوی بچوں کے لئے لمبی لمبی قطاریں، ڈاکٹر کا ہتک آمیز سلوک اور پیراسیٹامول کی گولی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔

افسروں کی طرف سے سپاہیوں کی حق تلفیاں بس یہیں پر ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ اس کے علاوہ بڑی سطح پر بھی یہی کام کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اقوام متحدہ کی امن فوج میں بھی پاکستانی فوج کے افسران کرپشن کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور اس میں بھی سپاہیوں کا بھرپور استحصال کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ ان کرائے کے فوجیوں کو بلاامتیاز رینک، چاہے کوئی افسر ہو یا سپاہی، ہر ایک بھاڑے کے فوجی کو 1480 ڈالر ماہانہ تنخواہ دیتی ہے۔ فوجیوں کی یہ تنخواہ عسکری بینک میں موجود ان فوجیوں کے اکاونٹ میں بھیجی جاتی ہے۔ یہاں افسران سپاہیوں کے اکاونٹ میں سے 480 ڈالر چوری کرکے اپنے اکاونٹ میں ٹرانسفر کرلیتے ہیں۔ سپاہی کو صرف ایک ہزار ڈالر ملتے ہیں جبکہ ایک چھوٹے سے رینک کے کمیشنڈ افسر کی تنخواہ تین ہزار ڈالر سے شروع ہوتی ہے۔

## 69. پاکستانی فوج کی روحانی اور اخلاقی پستی

فوج کی نوکری ایک سپاہی کو ایسا نفسیاتی مریض بنا دیتی ہے کہ وہ اس ذلت آمیز اور غلامانہ زندگی کو ایک خوشنما اور آئیڈیل زندگی سمجھتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی یہ بات عرض کی تھی کہ ہمارے فوجی افسران کو ایسے مارشل ریس سپاہیوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ جن کا دماغ اور زبان کام نہ کرتی ہو اور جن کا جسم مضبوط ہو ۔ یہ سپاہی اپنے افسروں سے اتنے مرعوب ہوتے ہیں کہ وہ ان سپاہیوں کو اگر حکم دیں کہ مسجد گرادو، مدرسہ جلادو، قرآن کی بے حرمتی کرو، کسی پر لاٹھی چارج کرو، کسی بوڑھے کو کسی سفید ریش عالم کو سڑک پر گھسیٹو، معصوم بچوں کو قطار میں کھڑا کرکے گولیاں چلادو، تو یہ اس میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتے۔

اس کے ساتھ ساتھ ان سپاہیوں کی روحانی اور اخلاقی حالت انتہائی گری ہوئی ہوتی ہے۔ یونٹ میں ان سے نماز روزہ کی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوتی کیونکہ اپنے آپ کو اسلامی کہنے والی یہ فوج مذہب کو ہر فوجی کا ذاتی معاملہ سمجھتی ہے۔ لیکن جہاں ڈیوٹی اور نماز کا وقت ایک ہو جائے تو اس وقت ڈیوٹی کو ترجیح حاصل ہوتی ہے، کیونکہ ان کو بتایا جاتا ہے کہ اس طرح تمہاری تنخواہ حرام ہو جائے گی کیونکہ نماز جیسی عبادت کو بھی ڈیوٹی میں خیانت سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بتایا جاتا ہے کہ امیر کا حکم ماننا واجب ہے۔ مگر اس کے بعد انہیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ امیر کے غیر شرعی حکم سے انکار بھی واجب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوجی افسروں کو خود شریعت کا علم ہی نہیں ہوتا تو وہ اپنے سپاہیوں کو کیا شریعت سکھائیں گے۔

برٹش پاتھ British Pathe کی ایک ویڈیو یوٹیوب پر دستیاب ہے اس ویڈیو کلپ میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے موقعہ پر انگریز بادشاہ جارج ششم کی آمد پر انگریز کے وفادار پنجاب رجمنٹ کے مسلمان فوجی خوشیاں منا رہے ہیں اور ان کی آمد پر کیسے یہ فوجی خطیب علماء کرام عیسائی بادشاہ کے سامنے اپنا سر جھکا رہے ہیں اور عیسائی بادشاہ کو قرانی آیات سے دم کیا ہوا تبرّک کھلا رہے ہیں اور بادشاہ زندہ باد کے نعروں میں ان کو رخصت کر رہے ہیں۔ کیا یہ مناظر دیکھنے کے بعد بھی یہ شک رہ جاتا ہے کہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا ہو کہ یہ کس کی فوج ہے؟ اسلام کی یا صلیب کی؟

## 70. ”دھرتی ماں“ کا نعرہ ایک غیر شرعی نعرہ

فوجیوں کو یہ بے دین نظریہ سکھایا جاتا ہے کہ ہم مٹی کے بندے ہیں یعنی بالفاظ دیگر ہم اللہ کے بندے نہیں ہیں۔ ان کو بتایا جاتا ہے کہ دھرتی ماں ہوتی ہے۔ اور ماں کے لئے جان دینا ہوتی ہے کہ یہ "دھرتی ماں" کا حق ہے۔ آئی ایس پی آر نے اس پر کئی گانے بھی بنائے ہیں۔

یہ عقیدہ اسلام میں کہاں ہے کہ دھرتی ماں ہوتی ہے۔ اس پر نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی قرآن کی آیت نازل فرمائی ہے اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کی کوئی حدیث مبارکہ اس پر وارد ہوئی ہے۔ بلکہ یہ اُجڈ عقیدہ تو مشرک ہندوؤں کا ہے، اسی لئے تو تقسیم ہند سے پہلے بندے ماترم کے گیت پر ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ بندے ماترم کا مطلب ہے کہ ہم اپنے وطن کی مٹی کے بندے ہیں۔ تو پاکستانی فوج اور ہندوستانی فوج کے نظریہ جنگ میں کیا فرق ہوا؟ یہ نظریہ اتنا خطرناک ہے کہ اس نظریے کے حامل مسلمان آپ کو انڈیا، اسرائیل، امریکہ، فرانس اور برطانیہ وغیرہ کی افواج میں بھی اپنی دھرتی ماں کی حفاظت کے لئے مرنے اور مارنے کے لئے ہر دم تیار نظر آئیں گے، چاہے ان کا مدمقابل ان کا حقیقی مسلمان بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ دراصل مسلمانوں کے اندر یہ مشرکانہ عقیدہ انگریز نے ڈالا ہے، انگریز اور ان کے وفادار اس غلام قوم کو یہی پڑھاتے اور سکھاتے رہے کہ اگرچہ ہندوستان پر حکومت انگریزوں کی ہے مگر دھرتی تو تمہاری ہے۔ اس لئے پہلی جنگ عظیم میں انگریز نے ہندوستانی سپاہیوں سے کہا ہندوستان کے لئے لڑو، ورنہ جرمن آکر تمہیں غلام بنالیں گے اور دوسری جنگ عظیم میں ان سے کہا ہندوستان کے لئے لڑو، ورنہ جاپانی تمہیں غلام بنالیں گے۔ افسوس کہ انگریز سے کسی نے یہ پوچھنے کی جسارت نہ کی کہ جناب آپ نے بھی تو ہمیں غلام ہی بنا کر رکھا ہوا۔ بقول شاعر

؎ قفس میں رہتے رہتے صیاد سے دوستی ہو گئی

## 71. اسلام اور وطنیت

علماء سو فوجیوں کو من گھڑت حدیثیں سنا کر گمراہ کرتے ہیں جن میں سے ایک مشہور حدیث کا تذکرہ ان فوجیوں کے سامنے کیا جاتا ہے "حب الوطن من الایمان "یعنی وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ من گھڑت اور موضوع حدیث ہے۔ اس گمراہ کن عقیدے کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان الولا والبراء کا عقیدہ بھول گئے اور ان کی اخوت اپنی ملکی سرحدوں میں قید ہو گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو فوجی جس ملک میں پیدا ہوا وہ اس ہی کے لئے لڑنے مرنے لگ گیا۔ اس کو دیگر ممالک کے مسلمان "غیر ملکی" لگنے لگے اور ان کے ساتھ ہر قسم کا سلوک ان کو جائز لگنے لگا۔ ان فوجیوں کی اِسلامیت ان کے ملک کی جغرافیائی حدود کی پابند ہو گئی۔

جبکہ اللہ پاک فرماتے ہیں إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (الحجرات 10)" حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں" اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں۔ المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه مسلمان مسلمان کا بھائی نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) حوالے کرے۔ **(بخاری حدیث نمبر 6951)**

حقیقت میں اسلام کے مقابلے میں وطنیت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ ابراہیم علیہ السلام، لوط علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسلام کے لئے اپنا آبائی وطن چھوڑ دیا۔ اسی طرح جب پاکستان بنا تو لاکھوں ہندوستانی مسلمانوں نے اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کے لئے اپنا آبائی وطن چھوڑ کر پاکستان ہجرت کی۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے ایک عرب مجاہد کی خاطر پوری دنیا سے جنگ مول لی اور وطنیت کو اسلامیت پر قربان کیا۔ جبکہ ہمارے ملک پاکستان کے حکمرانوں نے اسلامیت کو وطنیت پر قربان کیا۔ ایک طرف تو کافر "غیر ملکیوں" کو اپنے اڈے دیئے اور دوسری طرف مسلمان "غیر ملکیوں" کو امریکہ کے حوالے کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ امریکی غیر ملکی نہیں ہیں جو ہمارے ملک میں دندناتے پھرتے ہیں۔ جو ہمارے ملک کے شہریوں کو دن دہاڑے قتل کر دیتے ہیں۔ لیکن امریکیوں کو غیر ملکی کہنے کے لئے وہ سینہ و جگر، وہ غیرت کہاں سے لائی جائے؟ کم از کم پی ایم اے کی تربیت میں یہ ناپید ہے۔

وطنیت کے اس کینسر نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی امت کا جو حال کیا ہے اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

## 72. بھارت کی فوج میں "مسلمان" فوجی

ہمارے پڑوسی ملک بھارت کی فوج میں ہزاروں مسلمان فوجی ملازمت کر رہے ہیں۔ بریگیڈیئر عثمان انڈیا کی طرف سے لڑتے ہوئے 1948 کی جنگِ کشمیر میں قبائلی لشکر کے ہاتھوں مارے گئے ان کو حکومت ہند نے "مہاویر چکر" سے

نوازا۔ حوالدار عبدالکریم، جو 1965ء کی جنگ میں پاکستان کے خلاف یعنی اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہوئے قتل ہوا۔ ان کو پرم ویر چکر (پاکستان کے نشان حیدر کے برابر اعزاز) دیا گیا۔ میجر عبدل رفیع خان اور میجر علی ریاض شیخ کا بھی یہی حال ہوا اور ان کو شہید قرار دے کر ستارہ جرات کے برابر اعزاز دیا گیا۔ 1999 میں کارگل کی جنگ میں کیپٹن حنیف الدین لڑتے ہوئے مارا گیا۔ جس کو انڈین آرمی نے شہید قرار دے کر ستارہ جرات کے برابر اعزاز عطا کیا۔ ہندوستان میں فوجی خطیبوں نے ان سب "شہیدوں" کے جنازے بھی پڑھائے اور ان کی مغفرت کے لئے دعائیں بھی کیں۔

مجاہدین کشمیر کے خلاف لڑنے والی سب سے بڑی رجمنٹ انڈین آرمی کی جموں اینڈ کشمیر رجمنٹ ہے اس میں اکثریت ہمارے کشمیری مسلمان فوجیوں کی ہے۔ جو مجاہدین کے خلاف لڑتے ہیں۔ یہ اپنی پاسنگ آؤٹ پر، پریڈ گراونڈ میں قرآن پر ہاتھ رکھ کر ہندوستان سے وفاداری اور مجاہدین سے لڑنے کی قسم اٹھاتے ہیں۔ قسم لینے والا انڈین آرمی کا خطیب مولوی ہوتا ہے۔ ایک اور مثال انڈین سکیورٹی فورسز کے حوالدار منظور صاحب کی ہے جنہوں نے ایک کارروائی کے دوران 3 کشمیری مجاہدین کو شہید کیا۔ بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقعہ پر صدر ہندوستان نے اس کو فوجی اعزاز سے نوازا۔ کشمیری مجاہدین کو سب سے زیادہ نقصان مقبوضہ کشمیر میں تعینات انڈین آرمی کے جن جرنیلوں کے ہاتھوں پہنچا ہے ان میں میجر جنرل احمد ذکی اور میجر جنرل سید عطا حسنین سر فہرست ہیں۔ میجر علی رحمان، کشمیر میں سب سے زیادہ ریپ کرنے والا مسلمان فوجی افسر گزرا ہے۔

## 73. اسرائیل کی فوج میں "مسلمان" فوجی

اسرائیل کی فوج میں سینکڑوں مسلمان فوجی ہیں۔ جو قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر اسرائیل کی خاطر کٹنے اور مرنے کی قسم اٹھاتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک کے انٹرویو زیوٹیوب پر موجود ہے ایک انٹرویو میں ایک مسلمان فوجی کہتا ہے کہ اسرائیل اس کی دہرتی ماں ہے اور وہ فلسطینیوں کے خلاف اپنی مادرِ وطن کا دفاع کرتا رہے گا۔ کیونکہ وہ اسرائیل میں پیدا ہوا، اسرائیل نے اسے کھلایا پلایا، تعلیم سے نوازا اور آج اس کو فوج میں افسر بنایا، اگر اسرائیل نہ ہوتا تو یہ کچھ بھی نہ ہوتا اور ساری عمر اس نے فوج کا کھایا اور اب جب اس نمک کو حلال کرنے کا وقت آگیا ہے تو وہ پیچھے کیوں ہٹے اور جہاں تک سوال فلسطینیوں کو گولی مارنے کا ہے تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں کیونکہ یہ تو قانون ہے اور وہ قانون کا رکھوالا ہے۔

## 74. امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس کی افواج میں مسلمان فوجی

آج بھی امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس کی فوج میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان فوجی ہیں۔ جن میں بہت سے افغانستان اور عراق میں مجاہدین کے خلاف لڑتے رہے۔ ان میں بہت سے مجاہدین کے ہاتھوں مارے بھی گئے۔ واپسی پر ان کفار کی فوجوں میں بحیثیت خطیب یا امام تعینات مسلمان مولویوں نے ان کے جنازے بھی پڑھائے اور ان کو شہید قرار دیا۔ ان سب کی ویڈیوز AFMA(Armed Forces Muslim Association UK) کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

پشاور سے تعلق رکھنے والا برطانوی فوج کا سپاہی جبران ہاشمی افغانستان میں طالبان کے ہاتھوں مارا گیا تو برٹش آرمی کے مولوی حافظ عاصم نے اس کی تجہیز و تدفین کی۔ امریکی فوج کا پاکستانی نژاد کیپٹن ہمایوں عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں مارا گیا تو اس کی آخری رسومات امریکی فوج میں تعینات "مولویوں" نے کیں۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں مگر طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

## 75. ایمان بھی ٹوٹ جاتا ہے

فوجی حضرات کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جس طرح کسی باوضو شخص کا وضو بعض افعال کے ارتکاب کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور جس طرح کسی نمازی کی نماز بعض امور کے ارتکاب سے ٹوٹ جاتی ہے اور جس طرح کسی روزہ دار کا روزہ بھی بعض کاموں کو کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح بعض افعال یا اعمال کے ارتکاب سے "ایمان" بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

علماء کرام ایسے کاموں کو نواقض الایمان کہتے ہیں۔ ہم ایک مسلمان فوجی کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ علماء حق سے مسئلہ معلوم کریں کہ کیا واقعی مسلمانوں کے مقابلے میں مشرکین / کفار کو غالب کرنے والا اور ان کی مدد کرنے والا کافر ہو جاتا ہے یا نہیں؟

میرا تمام پاکستانی فوجیوں سے ایک سوال ہے کہ انڈیا اور پاکستان کی جنگ میں اگر کوئی پاکستانی انڈیا کی مدد کرے اور ان کو غالب کرنے یا جنگ جتوانے کی کوشش کرے تو آپ اس پاکستانی شخص کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ کیا آپ اس کی پاکستانیت کا لحاظ کریں گے؟ اگر اس کو پاکستان سے ذرا سی بھی محبت ہوتی یا وہ پاکستان سے ذرا سا بھی وفادار ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔ اب وہ اپنے منہ سے لاکھ کہتا رہے کہ میں پاکستانی ہوں مگر درحقیقت وہ پاکستانی نہیں رہا اب وہ انڈین بن چکا ہے۔

تو میرا اگلا سوال یہ ہے کہ اسلام بڑا ہے یا پاکستان؟ یقیناً اسلام بڑا ہے۔ تو اگر کوئی مسلمان کفر و اسلام کی جنگ میں اسلام کے مقابلے میں کفر کا ساتھ دے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ اب کوئی فوجی تو منہ سے لاکھ دفعہ کہے کہ میں مسلمان ہوں مگر وہ مسلمانوں کے خلاف کافروں کی جانب سے لڑتا ہو۔ ان کی مدد کرتا ہو۔ ان کی جاسوسی کرتا ہو تو اس کے اسلام کا کوئی اعتبار نہیں۔

جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس کفار کی طرف سے گرفتار ہو گئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں مگر جنگ میں زبردستی لائے گئے ہیں اور وہ دل سے لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ آپ کا ظاہر تو ہمارے خلاف ہے اور آپ کا باطن اللہ کو پتہ ہے"

پھر جب قیدیوں کا فیصلہ ہوا کہ ان سے فدیہ لے کر رہا کیا جائے تو آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بھی فدیہ لیا۔

## 76. پاکستانی فوج "جمہوریت" کو سمجھے

پاکستانی فوج کو اس بات سے بدنام اور شرمسار کیا جاتا ہے کہ یہ اس ملک میں جمہوریت کو پنپنے نہیں دیتی۔ بعض فوجی بھی اس پراپیگنڈے کی زد میں آکر خود کو مجرم تصور کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو جمہوری نظام کا محافظ بنالیتے ہیں۔ پاکستانی فوج سے تعلق رکھنے والے اسلام پسند فوجیوں کی خدمت میں جمہوریت کے حوالے سے چند گزارشات کی جاتی ہیں امید ہے کہ وہ اس کو سمجھ کر اسلامی انقلاب کو برپا کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

جمہوریت نام ہے ایسی حکومت کا جس میں عوام کی حکومت، عوام کے ذریعے، عوام پر کی جاتی ہے۔ پاکستان میں عوام "انتخابات یا الیکشن" کو جمہوریت سمجھتے ہیں۔ سادہ لوح مسلمان " پارلیمنٹ یا اسمبلی "کو اسلام کا شورائی نظام سمجھتے ہیں۔ عوام "ووٹ" کو رائے اور مقدس امانت سمجھتے ہیں۔ جمہوریت کی بنیاد قرآن و حدیث نہیں بلکہ کنگ جان کا میگنا کارٹا ہے۔

ظاہر میں دیکھا جائے تو ان اصطلاحات میں کوئی قباحت دکھائی نہیں دیتی اور یہ نظام بڑا خوشنما اور اسلام کے مطابق نظر آتا ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے آسان مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ ہمارے ملک میں مسلمانوں کی شادیاں اسلام کے مطابق ہوتی ہیں لیکن درحقیقت آج کل شادی کے رسم و رواج، جہیز، مرد و زن کا اختلاط، نمود و نمائش، ناچ گانے، بے پردگی اور اسراف کوئی بھی چیز اسلامی نہیں ہوتی فقط گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کے "الفاظ" ہی اسلامی ہوتے ہیں اس کے علاوہ جو تمام قباحتیں بیان کیں ان کا اسلامی شادی سے کوئی تعلق نہیں۔ بالکل اسی طرح مروجہ

جمہوریت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مسلمانوں کو اسلامی اصطلاحات کی غلط تعریف اور تشریح کے ذریعے گمراہ کیا جاتا ہے اور ایک غیر اسلامی چیز کو "اسلامی لبادہ" چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں پر حکمرانی کی جاسکے۔

اب بات صرف غیر اسلامی طریقے سے اقتدار تک پہنچنے کی ہوتی تو شاید اس کو برداشت کر لیا جاتا اور مسلمانوں کے ملک میں کشت وخون اور فساد سے بچنے کے لئے صبر کر لیا جاتا اور زبانی جمع خرچ سے اس کی مخالفت و مذمت کی جاتی اور اقتدار تک پہنچنے کے اسلامی طریقے مسلمانوں کو سمجھائے جاسکتے۔ مگر جمہوری انتخابات، ووٹ دہی اور حزب اقتدار کا قیام یہ ایک ایسے مقصد کی طرف پہنچنے کے ذرائع ہیں جس کو ہاتھ میں لینے کی اسلام بالکل اجازت نہیں دیتا اور وہ ہے " قانون سازی "۔ پاکستان میں پارلیمان یا اسمبلی کے ممبر کو " ایم این اے " یا " ایم پی اے " کہتے ہیں لیکن جمہوریت کی اصطلاح میں ان کو لیجسلیٹر یعنی " قانون ساز " کہا جاتا ہے ان کا کام لیجسلیشن کرنا یعنی " قانون سازی " ہوتا ہے۔

ہم مسلمان قرآن کو اللہ کا قانون مانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو بھی " وحی " مان کر قانون قرار دیتے ہیں۔ اسلام کو مکمل ضابطہ حیات مانتے ہیں۔ 1400 سال اسلامی قوانین کے تحت مسلمانوں کی حکومتیں چلتی رہیں لیکن مسلمانوں کو " قانون سازوں " کے انتخاب کی نہیں سوجھی لیکن اب ہمیں ہر پانچ سال بعد " قانون ساز " منتخب کرنے کے لئے " مقدس امانت " کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

پاکستان کا قیام انڈین انڈیپینڈنس ایکٹ (Indian Independence Act) کے برطانوی پارلیمان کے فیصلے کے مطابق ہوا۔ جس میں یہ تحریر کیا گیا کہ یہ ایک جمہوری ریاست ہوگی اور اس میں 1935 کا آئین رائج ہوگا اور جو قوانین یا انتظامی احکامات 14 اگست 1947 سے پہلے متحدہ ہندوستان میں رائج اور نافذ العمل تھے وہ ریاست پاکستان میں بھی رائج اور نافذ العمل رہیں گے۔

1956 میں جب پاکستان نے اپنا پہلا آئین بنایا تو 1956 کے آئین کے تحت یہ قرار دیا گیا کہ 23 مارچ 1956 سے پہلے پاکستان میں جو قوانین اور انتظامی احکات نافذ تھے وہ بدستور جاری اور نافذ العمل رہیں گے اور اس کو "EXISTING LAWS" کا نام دیا گیا۔ آسان الفاظ میں مطلب یہ ہوا کہ 1799 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے وقت سے جو قوانین متحدہ ہندوستان کے دور میں 14 اگست 1947 سے پہلے تک جاری و نافذ العمل تھے وہ 1956 کے بعد بھی جاری اور نافذ العمل رہیں گے۔ کیونکہ 1947 سے 1956 تک ان قوانین کو 1935 کے آئین نے جاری اور نافذ العمل رکھا اور 1956 کے آئین نے ان قوانین کو ""EXISTING LAWS" کے عنوان کے تحت آئندہ کے لئے توسیع دے دی۔ قیام پاکستان سے قبل سپریم کورٹ (فیڈرل کورٹ) اور ملکہ معظمہ الزبتھ دوم کے احکامات کو بھی قانون مان لیا گیا۔ البتہ آئین میں یہ قرار پایا کہ ایک اسلامی کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا جو ان مروجہ کفری قوانین کو اسلامی بنانے کے لئے صدر

پاکستان کو سفارشات پیش کرے گی۔ مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا اور یوں کفری قوانین جوں کہ توں ہی 1962 کے آئین تک جاری رہے۔

اس کے بعد 1962 کا آئین نافذ کیا گیا اور بدقسمتی سے آئین کی دفعہ 225 شق 1 کے تحت ان مروجہ کفری قوانین کو آئندہ کے لئے بھی جاری اور نافذالعمل قرار دیا گیا۔ اس آئین میں اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کا ذکر کیا گیا تاکہ وہ ان کفری قوانین کو اسلامی بنانے کے لئے پارلیمان کو سفارشات بھیجے گا۔ اب آگے پارلیمان کا فیصلہ ہو گا کہ وہ ان قوانین کو منسوخ کرے یا معطل کرے یا پھر جاری اور نافذالعمل رہنے دے۔ یعنی " قانون سازی کا اختیار " قانون سازوں کے پاس ہی رہنے دیا گیا۔

اس کے بعد 1973ء کا آئین آیا جس میں چند اسلامی دفعات شامل کی گئیں۔ مثلاً شراب، زنا اور سود پر پابندی وغیرہ مگر آئین کی دفعہ 268 شق 1 کے تحت ایک بار پھر ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور کے قوانین کو آئندہ کے لئے جاری و نافذالعمل قرار دیا گیا۔ اب کی بار بھی اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لانے اور مروجہ کفری قوانین کو اسلامی بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

تب سے لے کر آج تک اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان میں رائج 6 ہزار کفری قوانین کے بارے میں اپنی سفارشات " قانون سازوں " کو بھجوا چکی ہے مگر " قانون سازوں " کو مزید کفری قوانین بنانے سے فرصت ہو تو وہ اس معاملے پر غور کریں۔ مثال کے طور پر سود کا قانون 1839 جس کے بارے میں پاکستان کا آئین، پاکستان کی شریعت کورٹ اور پاکستان کا ہر مسلمان کہتا ہے کہ اس کو ختم کرو لیکن ہمارے " قانون ساز " اس پر چپ سادھ بیٹھے ہیں۔

فوجیوں کو اسلام میں قانون سازی کا طریقہ کار بھی سمجھ لینا چاہیے۔ پاکستان میں مروجہ جمہوری نظام میں قانون سازی کا جو طریقہ کار ہے پہلے اگر اس کو سمجھ لیا جائے تو بات سمجھنا آسان ہو جائے گی۔ پاکستان کی پارلیمنٹ میں کوئی ایک رکن قومی اسمبلی قانون سازی کے لئے ایک تجویز یا مطالبہ پیش کرے گا جس کو "بل" کہتے ہیں۔ سب سے پہلا عمل یہ ہو گا کہ سپیکر اس بل پر تمام ارکین اسمبلی سے رائے لے گا کہ اس بل کو بحث کے لئے ایوان میں پیش کیا جائے یا نہیں؟ اگر اکثریت نے منظوری دی تو ٹھیک ورنہ بل رد ہو جائے گا۔ اگر بل بحث کے لئے منظور ہو تا ہے تو اراکین کے اعتراضات، خدشات دور کرنے پڑیں گے اس پر پھر رائے شماری ہو گی اگر ایک تہائی اکثریت سے منظور ہو گیا تو اس کو قانونی شکل دینے کے لئے سینٹ میں بھجوایا جائے گا سینٹ میں بھی اس بل کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہو گا یا تو رد ہو جائے گا یا ایک تہائی اکثریت سے منظور ہو جائے گا اس کے بعد صدر پاکستان کے دستخط سے قانون بن جائے گا اور اگر صدر پاکستان اس قانون کو رد یا

معطل یا دوبارہ سینٹ یا قومی اسمبلی میں بھیجنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ صدر پاکستان اگر اس بل پر دستخط نہ کرنا چاہیں تو اس کی کوئی پوچھ نہیں۔

اب اس قسم کی قانون سازی تو ایسے انتظامی معاملات میں جائز ہے جن کی شریعت اسلامی نے اجازت دی ہے مثلاً ملک میں کتنے اضلاع ہونے چاہیے یا کتنے صوبے وغیرہ مگر جن باتوں پر اللہ تعالی کی طرف سے فیصلہ نازل ہو چکا ہو اس میں کسی بھی مسلمان کو چوں چرا اس کی اجازت نہیں۔ ایمان مجمل اور ایمان مفصل ان ہی باتوں کا نام ہے کہ امنت باللہ و جمیع احکامہٖ۔

اب جیسا کہ ہم سب کا ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اب یہ ایک اسلامی قانون ہے مگر یہ اسلامی قانون 1974 سے پہلے پاکستانی قانون نہیں تھا اور اب یہ پارلیمنٹ کی صوابدید پر ہے اسے جب چاہے ایک تہائی اکثریت سے اس کو دوبارہ پاکستانی قوانین کی فہرست سے ہٹا دے۔ یہ ہے قانون سازی کا وہ خاص اختیار جس کی وجہ سے جمہوریت کو کفر قرار دیا گیا اور جمہوری نظام کو کفری نظام قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی نظام میں تمام اسلامی قوانین خود بخود بغیر " قانون سازوں" کے رحم و کرم کے اسلامی ملک کے قانون بن جاتے ہیں۔ قانون کی یہ کتاب جس کو قرآن کہتے ہیں ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہوتی ہے۔ یہ کتاب سول، فوجداری، عائلی، اخلاقی، کاروباری، سیاسی، جنگی اور بین الاقوامی قوانین کا مجموعہ ہے۔ ہر مسلمان پر اس کتاب کو سمجھنا واجب اور باعث ثواب ہے۔ اس قانون کو پڑھنے اور پڑھانے والے کو "خیرُکم" یعنی تم میں سے بہتر " قرار دیا گیا اس قانون کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس قانون پر عمل کرنے سے دنیا کی سرداری اور جنت کی بادشاہی ملتی ہے۔

کیا یہ اللہ کے قانون کی توہین نہیں کہ وہ انسانوں کی منظوری کا محتاج ہو یعنی خالق کے فرمان کے ساتھ درخواست کا سا سلوک کیا جائے؟

## 77. کیریئر ازم اور پاکستانی فوجی

کیریئر ازم (Careerism) یعنی اپنے شعبہ زندگی میں ترقی کرتے کرتے کمال حد تک پہنچ جانا کریئر ازم کہلاتا ہے۔ اس "کمال حد" تک پہنچنے کے لئے بعض لوگ جائز اور ناجائز ہر ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ اپنے اس ہدف تک پہنچنے کے لئے وہ اپنی عزت و ناموس، غیرت، قومی اور خاندانی مفادات اور روایات پر سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ یہ مرض جدید تعلیم یافتہ طبقے میں عام ہے اور دینی طبقہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔

مسلمانوں میں اسی مرض کی نشاندھی کے بارے میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ کے بہت سے بیانات موجود ہیں۔ہم صرف ان کے چند الفاظ نقل کر کے اس پر تبصرہ کریں گے۔1909 میں کیر یئرسٹ مسلمان کے بارے میں فرمایا۔

"قومی مفادات کے صحیح تصور اور ملک کی دوسری ملتوں کے درمیان اپنی ملت کی موجودہ صورتحال کے درست اندازے سے محروم ہونے کی وجہ سے وہ نجی اور معاشرتی دونوں حیثیتوں میں ایسے خطوط پر کام کر رہاہے جو میرے اندیشے کے مطابق ضروران کو تباہی کی طرف لے جانی والی ہے۔ کتنی دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایسے مقصد کی حمایت سے جو نمایاں طور پر قومی اہمیت کا حامل ہے محض اس لئے گریز کرتا ہے کہ اس کی لاتعلقی کسی ایسے بارسوخ ہندو کی خوشنودی کا باعث ہوگی جس کے ذریعے اسے کوئی ذاتی فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔میں کسی ہچکچاہٹ کے بغیر کہتا ہوں کہ ایک ناخواندہ دکاندار جو رزق حلال کماتا ہے اور بازوؤں میں اتنی قوت رکھتا ہے کہ مشکل وقت میں اپنی بیوی بچوں کی حفاظت کر سکے، میں اس کی زیادہ عزت کرتا ہوں بہ نسبت ثقافت عالیہ کے ذہین وفطین گریجویٹ کے"

کیر ئیر ازم کا مرض افواج پاکستان میں بھی بری طرح سے رچا بسا ہے۔پاکستانی فوجیوں کو اپنی نوکری اپنی جان اور ایمان اور سگے رشتوں سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ان کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتا کہ میری اس نوکری کا شرعی اور اخلاقی حکم کیا ہے؟ کیا میری دینی، لسانی، قومی اور علاقائی غیرت مجھے ایسی نوکری کرنے کی اجازت دیتی ہے یا نہیں؟

افواج پاکستان کی تمام اکیڈمیوں سے پاس آؤٹ ہونے والے ہر ایک کیڈٹ کو اپنی فوج کا سپہ سالار بننے کا شوق ہوتا ہے۔ تو یہ کیڈٹ دیکھتے ہیں کہ اب تک جو سپہ سالار بنے ہیں وہ کیسے اس "اعلیٰ مقام "تک پہنچے۔تو سوچ وبچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس نظام میں ایک ایسے کیر ئرسٹ افسر کے لئے ترقی کا کوئی موقعہ نہیں جو اسلام پسند ہو۔جو ہر فوجی حکم کو پہلے اسلام کی کسوٹی پر پرکھے اور اس کے بعد اس حکم کو ماننے کا سوچے۔ بلکہ وہ یہ نتیجہ اخذ کرلیتا ہے کہ کہ اسلام پسند ہونے کی بجائے اس کو مغرب پسند یا کفر پسند ہونا پڑے گا۔وہ جب امریکہ کورس کے کے لئے جائے تو کافر آقاؤں اور اس کی سوچ و فکر، طرز زندگی، شکل وصورت ولباس میں کوئی فرق نہ ہو۔تو ہو سکتا ہے کہ یہ کیر ئیرسٹ افسر اپنے منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

ہر فوجی چاہے وہ افسر ہو یا سپاہی وہ اسی فکر میں رہتا ہے کہ کہیں میری " نوکری خراب نہ ہو جائے"۔ ایک فوجی قومی مفادات کے صحیح تصور سے عاری ہوتا ہے وہ دنیا بھر میں اپنی قوم وملت کی صورتحال کے درست اندازے سے محروم ہوتا ہے۔اس کی کوشش ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا کماندان اس سے کیسے خوش ہو سکتا ہے تاکہ اس کو ذاتی فائدہ پہنچ

جائے اس کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ ملک کے اندر یا باہر اس کے ہم مذہب، ہم قوم، ہم زبان اور ہم عقیدہ بھائیوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے بلکہ اس کا مقصد نوکری بچانا اور ذاتی مفادات کا تحفظ ہوتا ہے۔

پاکستانی فوج میں آپ کو بہت سے ایسے فوجی ملیں گے جن کے بھائی، باپ، بیٹے یا کسی رشتہ دار کو فوج نے دینداری کی وجہ سے لاپتہ کیا۔ اس پر تشدد کیا۔ اس پر جھوٹے مقدمات قائم کر کے اس کو جیل بھیجا، پھانسیوں پر چڑھادیا۔ ان کی مسخ شدہ لاشیں پھینکیں۔ اس ہی کے گھر پر چھاپے مار کر گھر کی چار دیواری کو پامال کیا۔ ان کی اپنی ماؤں بہنوں کو بے عزت کیا۔ مگر کیریئر ازم کے اس مرض نے ان کو اتنا بے حس بنا دیا ہے کہ ان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ الٹا اس مظلوم ہی کو ملامت کرتے ہیں کہ "ہمیں کیوں نہیں کچھ کہتے۔ تم نے کچھ کیا ہو گاناں"

کرنل انعام الرحیم کے ساتھ جو فوج نے کیا اس پر ان کی ویڈیو موجود ہے۔ مگر ان کا بیٹا پھر بھی فوج کی نوکری کر رہا ہے۔ جنرل شاہد عزیز صاحب کو فوج نے شہید کر دیا مگر اس کا بیٹا فوج میں نوکری کر رہا ہے۔ بریگیڈیر علی خان، کرنل عبد الغفار وغیرہ اور دیگر بہت سے فوجیوں کو فوج نے کورٹ مارشل کر کے جیلوں میں رکھا مگر ان کی اولادوں کو اپنے آباء کی ہونے والی بے عزتی، ان کے ساتھ ہونے والے ظلم سے زیادہ اپنی نوکری پیاری ہے۔ اان ہونہار اولادوں کو اپنے آباء کی اسلام پسندی پر فخر نہیں ہوتا بلکہ ان کے لئے یہ شرم ساری کا باعث ہوتا ہے کہ کہیں کسی جگہ ان کے والد صاحب کی اسلام پسندی کا تذکرہ نہ چھیڑ دیا جائے۔

اس موضوع کی اختتام میں اتنا لکھنا کافی ہو گا کہ

"ہمیں اس عام پاکستانی مسلمان کی زیادہ عزت کرنی چاہیے جس کے سینے میں امت محمد ﷺ کا درد ہے بہ نسبت پی ایم اے کی ان گریجویٹس کی جو کبھی تو ایک فون کال پر سارا ملک دشمن کے حوالے کر دیتے ہیں تو کبھی آدھا ملک دشمن کے حوالے کرنے اور سرینڈر ہونے کے لئے خود ٹرانسمیٹر پر رابطے کرتے ہیں۔ کبھی اپنی ہی مسلمان بہنوں کی اجتماعی عصمت دری کرتے ہیں۔ کبھی اپنی ہی مسلمان بہنوں کو کافروں کو بیچتے ہیں۔ کبھی اپنی ہی مسجدوں اور مدرسوں کو نیست و نابود کرتے ہیں۔ کبھی پاپا جانز کھولتے ہیں تو کبھی اپنے ملک میں چھاپے پڑوانے کے لئے کافروں کے لئے جاسوسیاں کرتے ہیں۔ کبھی قومی سلامتی کے نام پر مسلمانوں اغواء کر کے مسخ شدہ اور ڈرل سے سوراخ شدہ لاشیں پھینکتے ہیں۔ کبھی فوجی عدالتوں کے نام پر ظلم کدے کھولتے ہیں۔ ان فوجی اکیڈمیوں کے گریجوئٹس کو نہ اسلام سمجھ میں آتا ہے نہ نظریہ پاکستان۔ ان حضرات کو بس صرف ایک ہی فکر کھائی جاتی ہے اور وہ ہے "کیریئر ازم"۔

## 78. پاکستانی فوج اور شراب

1860ء میں مری کینٹ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک شراب کے تاجر ایڈورڈ ڈائر نے 700 کنال زمین پر "مری بروری" کے نام سے شراب کا ایک کارخانہ لگایا۔ جو برٹش انڈین آرمی کو شراب فراہم کرتی تھی۔ آج یہ فیکٹری اسی نام سے قائم ہے البتہ اس کارخانے کو راولپنڈی منتقل کر دیا گیا ہے اور مری والی زمین اب کرنل ظفر بھٹی کے نام الاٹ کر دی گئی ہے، کیونکہ یہ زمین ایسٹ انڈیا کمپنی سے پاکستان آرمی کو ورثے میں ملی تھی۔

یہ کارخانہ 1970 تک افواج پاکستان کے آفیسرز میس کی بھی ضرورت پوری کرتا رہا۔ آج بھی یہ کارخانہ سالانہ 10 ملین لیٹر شراب بناتا ہے۔ یہ ایک مجوسی سابق ایم این اے منوچہر بھنڈارہ کی ملکیت ہے۔ اس کے بورڈ آف ڈاریکٹر میں سابق کور کمانڈر لاہور، سابق ڈی جی رینجرز لیفٹینینٹ جنرل ضرار عظیم شامل ہیں۔ ضرار عظیم نے پاکستان آرمی میں 40 سال ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کی "خدمات" سرانجام دیں۔ پھر اس کے بعد اپنی جمع پونجی کو شراب جیسے منافع بخش کاروبار میں لگایا اور اس کمپنی کے 2 ہزار سے زیادہ کے شئیر خرید کر اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل ہوئے۔ پاکستان آرمی کے ایک اور "مجاہد" میجر صبیح الرحمان اس کارخانے میں معاون خصوصی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

## 79. سودی لین دین اور حرام کاروبار میں ملوث پاکستانی فوج

پاکستانی فوج سودی لین دین اور حرام کاروباروں میں ملوث ہے۔ پاکستانی فوج اپنا ایک بینک چلاتی ہے جو سودی لین دین کرتا ہے۔ فوجی افسران سود پر اس میں اپنا پیسہ رکھواتے ہیں اور سود پر قرضے اٹھاتے ہیں۔ عسکری کمرشل بینک ان فوجیوں کا پیسہ شراب جیسے حرام کاروبار میں بھی لگاتا ہے اور اس لعنتی کاروبار کا منافع سود کی شکل میں فوجیوں کے اکاونٹ میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے شراب سے متعلق ہر قسم کے کاروبار سے کسی قسم سے بھی وابستہ فرد پر لعنت فرمائی ہے اور سود کے ایک درہم کو اپنی ماں سے 36 بار زنا کرنے سے بدتر بتایا ہے یعنی یہ فوجی بینک سود اور شراب کا منافع اپنے کسٹمرز کو دیتا ہے۔ یہ ہے ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ والی فوج کے "مجاہد فوجیوں" کا حال۔

پاکستانی مسلمان بھائیوں سے یہ درخواست ہے کہ عسکری بینک میں اکاونٹ کھولنے سے گریز کریں کیونکہ یہ بینک مسلمانوں کے حلال پیسے کو شراب جیسے حرام اور ملعون کاروبار میں لگاتا ہے۔

## 80. فوج کا پاکستان کی آزادی میں کوئی کردار نہیں

پاکستانی فوج کا پاکستان کی آزادی میں کردار منفی ہے۔ اس فوج نے انگریز سے آزادی مانگنے والوں پر ہمیشہ ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ 1757 سے یہ فوج اس خطے کی انگریز سے آزادی کی ہر کوشش کو ناکام بناتی آرہی ہے اور جب 200 سال کے بعد اس خطے کو آزادی ملی تو یہ فوج اس آزاد وطن کو غلام رکھنے کے لئے قائم رکھی گئی۔

عجیب بات یہ ہے کہ 14 اگست 1947 سے پہلے آزادی کا نام لینے والے پر لاٹھی اور گولیاں برسانے والی یہ فوج عین 14 اگست کے بعد پاکستان کا سب سے مقدس ادارہ بن کر ابھرتا ہے۔ پاکستان آج بھی انگریزوں کا غلام ہے اور اس غلامی کے تسلسل کو قائم رکھنے کا سہرا پاکستانی فوج کے سر ہے۔ میجر جنرل جاوید ناصر فوج کی غلامی کا اقرار جیوٹی وی پر کر چکے ہیں۔ اسی فوج کے بل بوتے پر برطانیہ کے تمام کے تمام قوانین اور نظام اس وطن میں جاری وساری ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد آج تک ایک برطانوی ملٹری اتاشی پاکستان میں تعینات رہتا ہے جو جی ایچ کیو میں ہونے والے ہر فیصلے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ 1947 میں قیام پاکستان کے بعد 1956 تک افواج پاکستان میں کسی مائی کے لعل کی جرات نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ اپنی یونٹ کا نام، اس کا "کلر"، اس کا بیج یا کوئی نشان، نعرہ یا لوگو یا اپنی وردی کا ڈیزائن تبدیل کر سکے کیونکہ یہ فوج 1956 تک بھی ملکہ الزبتھ کی فوج تھی اور برطانوی فوج کے ماتحت تھی۔

1956 میں جب ملکہ الزبتھ نے پاکستان کے 1956 کے آئین کو منظور کیا تو پاکستان "ڈومینین یا ماتحت" ریاست سے ری پبلک یعنی جمہوریہ بن گیا تو اس فوج نے 200 سالہ سامراجی نشانیاں اور علامتیں تبدیل کرنا شروع کردی لیکن وہ بھی اپنی صوابدید پر نہیں بلکہ 1956 میں فیلڈ مارشل ریٹائرڈ اکل نک کی صدارت میں سابقہ برطانوی فوجی افسران کا طویل اجلاس ہوا جس میں پاکستان آرمی کی یونیفارم، یونٹوں کے نام و نمبر، لوگو اور نعروں میں تبدیلی کی گئی۔

بعض نادان لوگ اس فوج سے عافیہ صدیقی، کشمیر اور فلسطین کی آزادی کی امیدیں لگائے بیٹھیں ہیں۔ یہ فوج تو اب تک زنجیروں میں جکڑے اُس درخت کو عمر قید سے آزاد نہیں کرا سکی جو ایف سی لنڈی کوتل کی میس میں کھڑا ہے۔ اس درخت کو ایک انگریز فوجی افسر نے شراب کے نشے میں آج سے 100 سال قبل زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا تھا۔

## 81. گُڈ اور بیڈ کا فرق

یہ بات صحیح ہے کہ پاکستانی فوج کے اندر سب کے سب بیڈ یا برے نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں گڈ یا اچھے فوجی بھی ہیں۔ ان اچھے مسلمان فوجیوں کو چاہیے کہ وہ ان بیڈ فوجیوں کے وجود سے اس پاک سرزمین کو پاک کردیں کیونکہ یہی کالی بھیڑیں

اسلام اور پاکستان کی حقیقی دشمن ہیں۔ جو کھاتے پیتے تو پاکستان کا ہیں مگر ان کی وفاداریاں اسلام اور پاکستان دشمن ممالک اور ان کی ایجنسیوں سے ہوتی ہیں۔ یہ افسر پاکستان اور اسلام کا کارڈ کھیل کر چھوٹے افسران اور سپاہیوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ عالمی قوتوں کے یہ آلہ کار جب اپنے حصے کی خدمات اپنے ہی ہزاروں فوجیوں کی قربانیاں دے کر پوری کر لیتے ہیں تو پھر ان کی آخری آرام گاہ امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، دبئی اور سعودی عرب کے محلات ہوتے ہیں۔ دنیا کے ہر بڑے بینک میں ان کے ڈالروں سے بھرے اکاونٹ ہوتے ہیں اور دنیا کے بڑے بڑے کاروباروں میں ان کے شیئرز ہوتے ہیں۔ مشرف، کیانی، راحیل، اقبال، پاشا اور اب باجوہ کا پاپا جونز وغیرہ تو چند نام ہیں۔ اگر ذرا بھی تحقیق کی جائے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ گزشتہ 20 سالوں میں جتنے بڑے بڑے رینکس والے فوجی ریٹائر ہوئے ہیں وہ آج وطن سے باہر کسی نہ کسی ملک میں عیاشی کی زندگیاں گزار رہے ہیں۔

گزشتہ 20 سالوں میں اسلام کے خلاف اس جنگ میں، جس کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا گیا ہے اس میں جتنے سپاہی سے لے کر صوبیدار رینک والے فوجی ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان کی اکثریت یا تو چنگ چی رکشہ چلا رہی ہے یا کسی جگہ چوکیداری کر رہی ہے یا ریڑھی لگا رہی ہے۔ ان کو نہ پلاٹ ملا، نہ بنگلہ اور نہ ویزہ، جو مر کھپ گئے اور معذور ہوئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔

## 82. مذہبی آزادی کا فریب

ان پاکستانی فوجیوں کو بتایا جاتا ہے کہ دیکھو تم کو فوج میں کتنی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ہر فوجی علاقے میں تمہاری نمازوں کے لئے مساجد موجود ہیں جن میں علماء کرام بھی امامت اور دینی رہنمائی کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں۔ تم داڑھی رکھ سکتے ہو۔ تم قرآن کی تلاوت کر سکتے ہو۔ روزہ رکھ سکتے ہو۔ عید منا سکتے ہو۔ ماتم کے لئے سرکاری گاڑی پر امام بارگاہ جاسکتے ہو۔ تبلیغ میں چار مہینے کے لئے جاسکتے ہو۔ کسی پیر سے اصلاحی بیعت کرنی ہو تو کر سکتے ہو۔ کسی خانقاہ پر یا کسی مزار پر سجدہ ریز ہونا ہو تو ہو سکتے ہو۔ لیکن اگر تم کو حکم ملے کہ اب اس مسجد پر بمباری کرو تو پھر بمباری کرنی پڑے گی۔ اگر حکم ملے کہ اس امامِ مسجد کو سڑک پر گھسیٹو تو پھر اس کو سڑک پر گھسیٹنا پڑے گا۔

لیکن یہ فوجی یہ نہیں سوچتے کہ فوج میں نماز پڑھنا یا نہ پڑھنا ہر فوجی کی اپنی مرضی ہے۔ روزہ رکھنا یا نہ رکھنا اپنی مرضی ہے اور نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر کوئی پوچھ گچھ نہیں۔ ہر فوجی پر داڑھی کاٹنا فوجی قانون کے مطابق واجب ہے، البتہ اگر داڑھی رکھنی ہو تو اس کے لئے قانونی تقاضے پورے کرنے پڑتے ہیں اور جب تک ہیڈ کوارٹر سے منظوری نہ مل جائے اس فوجی کو روزانہ اپنی داڑھی گندی نالی میں بہانی پڑتی ہے۔ یہ ہے ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ والی فوج کی

حالت۔ قیام پاکستان سے پہلے سے اس فوج میں داڑھی کا جڑ سے کاٹنا واجب چلا آرہا ہے اور اس کا باقاعدہ شیونگ الاؤنس دیا جاتا ہے تاکہ فوجی اپنے لئے ریزر اور شیونگ کریم وغیرہ آسانی سے خرید سکیں۔ اسی طرح فوجی چھاونی میں سینما گھر فوجیوں کے لئے بنائے جاتے ہیں جن میں بعض اوقات انتظامیہ کی ملی بھگت سے اخلاق باختہ فلمیں بھی دکھائی جاتی ہیں۔ سال میں کئی مرتبہ رقاصاؤں کو بلا کر میوزیکل نائٹ کے نام پر مجرے دکھائے جاتے ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل پاکستان آرمی میں تمام سپاہی پگڑی پہنتے تھے لیکن نیچے نیکر یا چڈیاں پہنتے تھے تاکہ مسلمانوں کے نبی کی سنت کی قانونی تحفظ کے ساتھ توہین بھی کی جاسکے کہ سر پر تو عمامہ سجائے ہوئے ہیں لیکن نیچے کا ستر ننگا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد عمامہ شریف کی توہین برقرار رکھنے کے لئے اس کو فوجی بینڈ بجانے والے یعنی فوج کے میراثی دستے میں سب سے آگے متعین کیا جاتا ہے اور یہ توہینِ سنت اب تک فوج کا عام معمول ہے۔

اس کے علاوہ اس عمامہ کو فوج کے آفیسر میس کے ویٹرز، ان کے گیٹ کیپرز وغیرہ کے یونیفارم کا حصہ بھی بنایا گیا ہے۔ آپ کسی جرنیل کو کبھی بھی عمامہ پہنے ہوئے نہیں پائیں گے۔ اسی طرح فوجی تقریبات کے موقعہ پر کھڑے ہو کر کھانا فوج کے قانون میں واجب ہے، اور اس کی خلاف ورزی پر کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے، فوجی بینڈ کے ڈھول باجے ان تقریبات کا لازمی جزو ہوتے ہیں۔

فوج میں دین اسلام کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں بلکہ ان کے نزدیک اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مذہب ہے، جسے اختیار کرنا یا نہ کرنا، یا اختیار کر کے چھوڑ دینا، ہر فوجی کا اپنا ذاتی معاملہ ہے۔ اگر آپ فوج میں رہ کر مرتد ہونا چاہیں تو فوجی قانون کے مطابق یہ آپ کا شخصی معاملہ ہے اور فوج کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ فوج اپنے اہلکار سے صرف ڈیوٹی کی پابندی مانگتی ہے۔ پاکستانی فوج میں اگر کوئی فوجی مسلمان سے عیسائی ہو جائے تو فوج اسے تمام سہولیات فراہم کرتی ہے۔ مثلاً رمضان میں اس کے لئے دن کے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کرسمس کے موقعے پر اسے ایڈوانس تنخواہ اور چھٹیاں دی جاتی ہیں۔ اتوار کے دن اس کو چرچ پہنچنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد 1977ء میں پاکستان فوج کی افسر میسوں میں سرکاری خرچ پر شراب کھلے عام چلتی تھی اور اس کے بعد سے اب چھپ کر چلتی ہے۔ پاکستانی فوج میں شرابی افسروں کی بھرمار ہے۔ ان کی اکثریت بے نمازی، روزہ خور اور سود خور ہے۔ اسلامی پردے اور محرم نامحرم کا تو تصور ہی نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی افسر اپنی بیگم کو پردہ کرائے یا نامحرموں سے اختلاط سے روکے تو وہ ان افسران کی سوسائٹی میں مس فٹ ہے اور بیچارے کو چھوٹے رینک پر ہی ریٹائرڈ کر دیا جاتا ہے۔ جو افسر جتنا اسلام سے دور اور مغرب نواز ہو تو اس کی ترقی کی منظوری امریکہ سے اتنی ہی جلدی آتی ہے۔

## 83. پاکستانی فوج اپنے فوجیوں کو فرقہ پرستی کے لئے استعمال کرتی ہے

پاکستانی فوج اپنے فوجیوں کے مذہبی جذبات کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے ۔ پہلے انگریز اس فوج کے مذہبی جذبات کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اب یہ کام شاطر جرنیلوں نے شیعہ اور سنی فوجیوں سے لینا شروع کیا اور اس کام کے لئے عیسائی اور قادیانی افسر بھی بھرتی کئے گئے تا کہ ضرورت پڑنے پر ایک فرقے کو دوسرے فرقے کے کچلنے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

مثال کے طور پر پاکستان کی ایس ایس جی کی یونٹ جس کا نام "کرار" ہے اس میں اکثریت شیعہ کمانڈوز کی ہے جو امریکیوں کے شانہ بشانہ سنی مجاہدین کے خلاف 20 سال سے مصروف عمل ہے۔ اس یونٹ نے سب سے زیادہ عرب مجاہدین کو شہید اور گرفتار کیا۔ لال مسجد آپریشن میں شیعہ کمانڈو استعمال ہوئے جس کی گواہی امام برحق عبد الرشید غازی رحمہ اللہ نے بھی دی ہے۔

پاراچنار میں شیعوں کی تنظیموں کے خلاف کاروائی کے لئے کرنل عمر کو استعمال کیا گیا اور باجوڑ میں مجاہدین کے خلاف میجر افضال قادیانی اور میجر صارم مسیح کو استعمال کیا گیا۔

ان تمام مثالوں سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ در حقیقت یہ نام نہاد اسلامی فوج خود کو مستحکم رکھنے کے لیے مذہب کو صرف ایک آلے کے طور پر استعمال کرتی ہے اور اسلام کو بطور دین نافذ کرنے کی سخت دشمن ہے۔

## 84. پاکستانی فوج قادیانیوں کو مسلمان سمجھتی ہے

قادیانی، جو کہ ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور صداقت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، ان سے بڑا گستاخِ رسول کوئی نہیں۔ لیکن قادیانیوں کو پاکستانی فوج میں جو احترام و مقام حاصل ہے وہ کسی مسلمان فوجی کو بھی حاصل نہیں۔ جب 1973 میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تو اس وقت پاکستان آرمی میں بریگیڈیر رینک تک کے 571 افسران موجود تھے۔ پاکستان ائیر فورس اور نیوی ان سے آج بھی بھری پڑی ہے۔ یہ نیوی اور ائیر فورس کے سربراہان بھی رہ چکے ہیں یعنی ان کو کافر قرار دینے سے فوج کے اندر ان پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ بلکہ ان کی سرگرمیاں، بھرتیاں اور ترقیاں اب پہلے سے بھی زیادہ عروج پر ہیں۔

پاکستانی فوج ان کو کافر نہیں مانتی بلکہ اگر کہیں یہ مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہوئے مردار ہو جائیں تو انہیں شہید قرار دیتی ہے۔ اعزاز کے طور پر فوجی یونٹوں کو ان کے نام سے منسوب کرتی ہے۔ آج بھی بہت سی یادگاریں ان کے نام سے قائم

ہیں۔ مثلاً ائیر فورس کا منیر سکواڈرن، ایک قادیانی ملعون سکواڈرن لیڈر منیر کے نام سے ہے جو ان کے مطابق شہید ہے۔ اسی طرح پاکستانی فوج کے ٹینکوں کی ایک یونٹ 29 کیولری میں ایک بٹالین اور لاہور کینٹ کی ایک سڑک، ایک قادیانی افسر لیفٹیننٹ عبد الحلیم کڑک کے نام سے منسوب ہے اور اس طرح کی بہت سی چیزیں آپ کو فوج کے اندر ملیں گی۔ اسی طرح فوج میں ان کے مسلمانوں کی طرح جنازے پڑھائے جاتے ہیں، ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ ان کا سوگ منایا جاتا ہے۔

## 85. شہید کون؟

شہید ہونے کے لئے سب سے پہلی شرط اسلام کی ہے کہ وہ شخص مسلمان ہو۔ دوسری شرط یہ کہ وہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے لڑتے ہوئے مارا جائے۔ قادیانیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں میں تو پہلی شرط ہی نہیں پائی جاتی یعنی یہ حضرات تو سرے سے مسلمان ہی نہیں تو ان کو شہید کیسے کہا جائے؟ مگر جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق افواج پاکستان اس ہٹ دھرمی پر ڈٹی ہوئی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں شہید کی اپنی تعریف وضع کر کے پورے پاکستان کے مسلمانوں پر تھوپی ہوئی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ کریں۔

## 86. پاکستانی فوج قادیانیوں کو شہید مانتی ہے

میجر افضال احمد پاکستان آرمی کا ایک قادیانی افسر تھا جو کہ ایف سی باجوڑ سکاوٹس میں تعینات تھا۔ مجاہدین نے اس کو ایک جھڑپ میں قتل کر دیا۔ پاکستان آرمی نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ اس کو شان و شوکت سے دفن کیا اس کو شہید قرار دیا اور اس کے قتل پر "اناللہ وانا الیہ راجعون" کہہ کر اظہار افسوس کیا اور اس کی مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔

اسی قسم کا عمل اس فوج نے سپاہی شوکت قادیانی کے قتل پر کیا جو خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں مجاہدین کے ہاتھوں 2015 میں قتل ہوا۔ اس کا جنازہ پڑھایا، اس کو شہید قراد دیا اور شوکت قادیانی کو فوجی اعزاز اور شان و شوکت سے دفن کیا۔

میجر جنرل افتخار جنجوعہ قادیانی، میجر قاضی بشیر قادیانی، میجر منیر احمد قادیانی، لیفٹیننٹ محمود اختر زبیری قادیانی، لیفٹیننٹ راشد عبد اللہ قادیانی، سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین قادیانی، لیفٹیننٹ عبد الحلیم کڑک اور سپاہی عبد السلام قادیانی بھی پاکستانی فوج کے "شہداء کرام" میں شامل ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر پاکستانی فوج سے بر سر پیکار مجاہدین کسی "قادیانی" کو اپنے صف میں شامل کرلے تو آپ کا ردعمل کیا ہو گا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد اس کو "شہید" قرار دے تو آپ مجاہدین کو کس نام سے پکاریں گے؟ پھر اگر مجاہدین اعزاز و اکرام کے ساتھ اس کا جنازہ پڑھائیں اور اس کی تدفین کریں تو پھر مجاہدین پر آپ کونسا فتویٰ لگانا پسند کریں گے؟ اور پھر اگر مجاہدین کے امیر اور اس کے کمانڈران اس کی قبر پر پھول بھی چڑھائیں تو ایسے امیر اور ایسے کمانڈران کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہو گی؟ لیکن چونکہ اب یہ سارا کفریہ عمل پاکستانی فوج نے سرانجام دیا ہے تو "بلڈی سویلین" کی کیا اوقات جو فوج کو ملامت کر سکے۔

## 87. پاکستانی فوج "عیسائیوں" کو شہید مانتی ہے

افواج پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں عیسائی بھی شامل ہیں۔ پاکستانی فوج میں 20 سے زیادہ بریگیڈیر رینک کے عیسائی افسران ہیں جو مستقبل میں جرنیل بنائے جائیں گے اور کیا بعید ہے کہ کوئی عیسائی ہی میرٹ کی بنیاد پر آرمی چیف بھی بن جائے۔ اس کے علاوہ 300 کے قریب بریگیڈیئر سے نیچے رینک کے عیسائی افسران پاکستان آرمی میں موجود ہیں۔ ان میں 21 عیسائی فوجی مجاہدین اسلام کے ہاتھوں مارے جاچکے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک 70 سے زیادہ عیسائی افسران اور جوانوں کو پاکستان آرمی اور ائیر فورس آفیشل طور پر "شہید" قرار دے چکی ہے۔ ان سب "شہیدوں" کی تصاویر ان کے ناموں کی تختیاں، ان کے ناموں کی عمارتیں اور سڑکیں آپ کو فوج کے علاقے میں ملیں گی۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے فوجی اپنے ہی ہم مذہب مجاہدین اور عوام کے خلاف ان عیسائی کمانڈروں کے زیر کمان لڑتے ہیں۔

میجر سرموس رؤف، ونگ کمانڈر ماروین لیسلی مڈل کوٹ، سکواڈرن لیڈر پیٹر کرسٹی، سپاہی یونس قیصر، پائلٹ افسر نویان تھیوڈور، فلائنگ افسر ایڈون فلیکسِ، کیپٹن مائیکل ولسن، نائیک روبن مختار، فلائٹ لیفٹیننٹ الفرڈ،، سپاہی نوید مسیح اور سپاہی ہارون جاوید مسیح وغیرہ پاکستان کے "شہدائے کرام" ہیں۔

## 88. پاکستانی فوج "ہندوؤں" کو شہید مانتی ہے

پاکستانی فوج میں 400 سے زائد ہندو افسران اور سپاہی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک ہندو فوجی سپاہی لال چند وزیرستان میں مجاہدین کے ہاتھوں مارا گیا۔ پاکستانی فوج نے اس کی ہندو رسومات کے مطابق آخری رسومات ادا کیں اور اس کی قبر بنائی۔ کیونکہ اس نے جنگ میں "شہادت" پائی تھی۔ جبکہ ہندو اپنے مردے کو جلاتے ہیں۔

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اپنے مرنے والے فوجیوں کو شہید یا مارٹر قرار نہیں دیتی بلکہ ان کو "وار ڈیڈ" یعنی جنگ میں قتل ہونے والے کہتی ہے۔ لیکن چونکہ پاکستانی فوج مذہبی ہے اور اتنی مذہبی ہے کہ ان کا ہر مارے جانے والا فوجی "شہید" ہی ہوتا ہے چاہے وہ جس مذہب کا بھی ہو۔

## 89. پاکستانی "اسلامی فوج" کے کافر کمانڈرز

اللہ رب العزت نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا" (النساء **141**) "اور اللہ کافروں کے لئے مومنوں پر کوئی راستہ نہیں بنائے گا"۔ علماء اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کسی مسلمان غلام کو بھی کافر کو نہیں بیچا جائے گا۔

اب اللہ تعالیٰ نے تو یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ کافروں کو مسلمانوں پر غالب نہیں کرے گا مگر جب مسلمان خود ہی اپنے اوپر کافروں کو کمانڈر بنانے پر فخر کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ پھر کیسے ان ملعونوں سے مسلمانوں کو نجات دے گا۔ افواج پاکستان کی حالت تو دیکھئے انہوں نے 1948 کا جہاد کشمیر عیسائی شراب خور اور خنزیر خور سپہ سالاروں کی قیادت میں کیا۔ 1965 کی جنگ سے لے کر دہشت گردی کے نام پر اسلام کے خلاف اس جنگ میں ہزاروں مسلمان فوجی عیسائی، قادیانی اور مجوسی افسران کے ماتحت "جہاد فی سبیل اللہ" کرتے رہے اور "شہادت" پاتے رہے۔

1971 کی جنگ کے موقع پر 15 پنجاب کے کمانڈنگ عیسائی افسر کرنل سیرل لی ایمن نے اپنے مسلمان فوجیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا

"میرے ہر دل عزیز نوجوانو! 15 پنجاب 33 محمدی یونٹ کی تاریخ انتہائی شاندار ہے۔ اس یونٹ نے ہر سطح پر چاہے کھیل ہو یا جنگ، **پہلی جنگ عظیم** سے لے کر 1965 کی جنگ تک بہادری کے شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ **کنگ اور کوئین** نے بھی اس یونٹ کی بہادری، فرض شناسی اور قربانیوں کی تعریف کی ہے۔ یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میں ایک عیسائی ہوں اور کنگ اور کوئین کی تعریف کر رہا ہوں۔ دراصل آپ ہیں ہی بہادر اور بہادر کی تعریف ہر کوئی کرتا ہے حتیٰ کہ دشمن بھی۔ شرط یہ ہے کہ آپ بہادر ہوں اور شریف بھی۔ تم بہادر ہو، شریف ہو۔ **تم شہید ہوتے ہو یا غازی**، تم دشمن کی عزت کی بھی حفاظت کرتے ہو۔ ایلفا اور ڈیلٹا کمپنی کے بہادرو! 15 پنجاب 33 محمدی کی آبرو اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔ جو بھی حکم ملے اسے دل سے قبول کرنا، دلیری سے لڑنا اور فتح پر یقین رکھنا۔ خدا آپ کا حامی وناصر ہو"۔ اس عیسائی کمانڈر کی بات کا مسلمان فوجیوں پر بہت اثر ہوا اور لانس نائیک محمد محفوظ نے اپنی جان دے کر نشان حیدر حاصل کیا۔

ستر کی دہائی میں ائیر فورس کے قادیانی سربراہ ائیر مارشل ظفر چوھدری نے چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر قادیانیوں کے سربراہ کے خطاب کے موقع پر جیٹ طیاروں کا فلائنگ پاسٹ پیش کیا اور فضا سے پھول نچھاور کئے۔

پاکستانی فوج کے مسلمان فوجیوں کو اپنے ان کافر کمانڈروں کی ہر طرح کی عزت کرنی پڑتی ہے۔ اگر دن میں سو بار ان سے سامنا ہو تو ان کو "سلیوٹ" کرنا پڑتا ہے۔ ان کے گھروں میں بٹ مین بھی بننا پڑتا ہے۔ ان قادیانیوں اور مجوسیوں کی بیگمات کی بھی چاپلوسی کرنی پڑتی ہے۔ راتوں کو جاگ کر ان کے گھر کا پہرہ بھی دینا پڑتا ہے تاکہ کافر صاحب سکون سے سو سکیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان سے نفاذ شریعت کے لئے برسرپیکار مجاہدین بھی اپنے اندر کچھ عیسائی، ہندو، سکھ، مجوسی اور قادیانی بھرتی کر لیں اور بعض کو اپنا کمانڈر بنا کر اس کی ماتحتی میں جہاد کریں تو آپ کا رد عمل کیا ہو گا؟ کیا آپ ان مجاہدین کو "اسلامی" کہنا پسند کریں گے؟ اگر نہیں تو پاکستانی فوج کو کیونکر جہادی اور اسلامی کہہ سکتے ہیں جب کہ فوج کی آئی آیس پی آر اس کو خود ہی "قومی فوج" قرار دیتی ہے نہ کہ اسلامی۔

## 90. افواج پاکستان کے چند مشہور "کافر کمانڈروں" کے نام

| نمبر شمار | رینک اور نام | مذہب | نمبر شمار | رینک اور نام | مذہب | نمبر شمار | رینک اور نام | مذہب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | آرمی چیف جنرل فرینک میسروی | عیسائی | 15 | ائیر کموڈور منوچر | مجوسی | 29 | فلائنگ آفسر ستیش چندر وسواس | ہندو |
| 2 | آرمی چیف جنرل ڈگلس گریسی | عیسائی | 16 | کمانڈر (نیوی) ایف ڈی ہریکر | مجوسی | 30 | لیفٹیننٹ جنرل آئی ڈی حسن | قادیانی |
| 3 | نیوی چیف ایڈمرل جیمز جیفرڈ | عیسائی | 17 | کیپٹن (نیوی) نوشیر جہانگیر کوپر | مجوسی | 31 | لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن | قادیانی |
| 4 | ائیر چیف مارشل پیری کین | عیسائی | 18 | میجر ہرچرن سنگھ | سکھ | 32 | میجر جنرل اعجاز احمد | قادیانی |
| 5 | ائیر چیف مارشل رچرڈ ایٹچرلی | عیسائی | 19 | میجر پرکاش | ہندو | 33 | میجر جنرل مسعود الحسن نوری | قادیانی |
| 6 | ائیر چیف مارشل لیسلئی ولیم کینن | عیسائی | 20 | میجر کیلاش | ہندو | 34 | میجر جنرل نذیر احمد | قادیانی |
| 7 | ائیر چیف مارشل آرتھر مکڈانلڈ | عیسائی | 21 | ائیر کموڈر سیسل چوھدری | عیسائی | 35 | ونگ کمانڈر احمد شاہ | قادیانی |
| 8 | ائیر وائس مارشل ایرک گورڈن ہال | عیسائی | 22 | سکواڈرن لیڈر ولیم ڈسمنڈ ہیلی | عیسائی | 36 | ائیر چیف مارشل ظفر احمد چودھری | قادیانی |
| 9 | میجر جنرل جولین پیٹر | عیسائی | 23 | میجر جنرل کائی زاد سپاری والا | مجوسی | 37 | نیول چیف ایڈمرل نعمان بشیر | قادیانی |

| نمبر شمار | رینک اور نام | مذہب | نمبر شمار | رینک اور نام | مذہب | نمبر شمار | رینک اور نام | مذہب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 10 | ائیر وائس مارشل مائیکل جان اوبرائن | عیسائی | 24 | رئیر ایڈمرل لیسلی نارمن منگوون | عیسائی | 38 | لیفٹیننٹ جنرل عبدل علی ملک | قادیانی |
| 11 | ائیر کموڈور نذیر لطیف | عیسائی | 25 | میجر دنیش | ہندو | 39 | لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک | قادیانی |
| 12 | لیفٹیننٹ جنرل نویل اسرائیل کھوکر | عیسائی | 26 | کرنل ابو کائزاد | مجوسی | 40 | میجر جنرل افتخار احمد جنجوعہ | قادیانی |
| 13 | ائیر کموڈور بلونت کمار داس | ہندو | 27 | ائیر کموڈور پارسی ویرجی | مجوسی | 41 | میجر جنرل عبداللہ سعید | قادیانی |
| 14 | کرنل سی آر دتا | ہندو | 28 | میجر انیل کمار | ہندو | 42 | میجر رمیش | ہندو |

## 91. ناموسِ رسالت پر اس فوج کو کبھی غیرت نہ آئی

پاکستانی فوج کا گستاخ رسول کے بارے میں طرز عمل قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں آج تک ایک جیسا ہی رہا ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ناموس رسالت پر کبھی بھی اس فوج کو غیرت نہیں آئی۔ قیام پاکستان سے قبل غازی علم الدین نے ایک گستاخ رسول کو ٹھکانے لگایا تو پورے ہندوستان کے مسلمان یک جان ہو کر اس کی حمایت میں میدان میں آگئے مگر پاکستانی فوج کی ان رجمنٹوں میں سے کسی نے بھی کوئی رد عمل نہیں دکھایا حالانکہ اس وقت 5 لاکھ سے زیادہ مسلمان فوجی ان رجمنٹوں میں شامل تھے۔ اس کے بر عکس مسلمان مظاہرین کو ہر وقت یہ کھٹکا لگا رہتا تھا کہ کہیں یہ فوج جلیانوالہ کی تاریخ نہ دہرا دے۔

اسی طرح بہت سے عاشق رسول انگریز حکومت نے تختہ دار پر چڑھا دیئے مگر یہ فوج انگریزی حکومت کی وفادار ہی رہی۔ قیام پاکستان کے بعد 1953ء میں جب لاہور شہر میں ناموس رسالت کے لئے مظاہرے ہوئے تو اس فوج کے جنرل اعظم خان نے جنرل ڈائر کا کردار ادا کرتے ہوئے لاہور میں عاشقان رسول کی لاشوں کے انبار لگا دیئے۔

پہلے اس فوج نے عاشق رسول ممتاز قادری کو عدالت اور قانون کے حوالے کیا اور اب فیصل خالد خان کو عدالت اور قانون کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر یہ فوج ریمنڈ ڈیوس، آسیہ مسیح اور کرنل جوزف کی سزائیں معاف کروا کر ان کو راتوں رات بیرون ملک پہنچا سکتی ہے۔ اگر یہ فوج اپنی جیب سے ریمنڈ ڈیوس کی دیت ادا کر سکتی ہے تو یہ کام انہوں نے ممتاز قادری کے لئے کیوں نہ کیا اور یہ کام ابھی فیصل خالد خان کے لئے کیوں نہیں کر سکتی؟

## 92. پاکستانی فوج اور ڈرون پروگرام

پاکستانی فوج نے ہمیشہ یہ ڈھونگ رچایا کہ پاکستانی علاقوں میں امریکی ڈرون حملے اس کی اجازت کے بغیر ہو رہے ہیں۔ جبکہ اصل معاملہ اس کے برعکس ہے۔ دفتر خارجہ اور آئی ایس پی آر کی ڈرون حملوں کی یہ مذمتیں پاکستانی قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔

امریکی حکومت بار بار یہ کہہ چکی ہے کہ یہ ڈرون حملے پاکستان کی اجازت سے ہو رہے ہیں۔ فوج کے اندر موجود مجاہد فوجیوں نے فوج کی خفیہ دستاویزات ہمیں ارسال کی ہیں۔ ان دستاویزات میں وزیرستان میں المیزان آپریشن کا ماسٹر پلان، پاکستانی فوج کا امریکیوں کے ساتھ مل کر ڈرون حملے کرنے کی حکمت عملی، امریکی فوجیوں کا ایف سی کی وردیوں میں ملبوس ہو کر آپریشن کی نگرانی کرنا، مجاہدین کی لاشوں کو امریکیوں کے حوالے کرنے کا طریقہ کار وغیرہ سب کچھ درج تھا۔ ثبوت کے طور پر ان دستاویز کے نمونے ملاحظہ کیجئے۔ (جو اس ایڈیشن میں شائع نہیں کیے جائیں گے جو اگلے باتصویر ایڈیشن کا حصہ ہونگے)

امریکیوں کے ساتھ ساتھ پاکستان نے ڈرون پروگرام کے معاہدے چین کے ساتھ بھی کئے۔ وزیرستان میں مقیم ترکستان اسلامک پارٹی کے مہاجرین پر ڈرون حملے چین اور پاکستان کے اشتراک سے ہوئے۔ چین کی خفیہ ایجنسی کے اہلکار میران شاہ قلعے میں قیام پذیر رہے۔

## 93. کیا یہ فوج لاعلمی میں کفار کی غلامی کرتی رہی؟

پہلی جنگ عظیم میں پاکستانی فوج کی جن رجمنٹس نے حصہ لیا تھا۔ کیا ان میں موجود مسلمان فوجیوں کو یہ علم نہیں تھا کہ ہم کس کے خلاف اور کس کے لیے لڑنے جا رہے ہیں؟ اس جنگ کا فائدہ اور نقصان کس کو ہو گا؟ کیا مسلمان علماء کرام نے ان فوجیوں کی دینی رہنمائی نہیں کی تھی؟

اس کا جواب بھی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے با آسانی مل جاتا ہے کہ 1806ء سے لیکر 1939ء تک یعنی انگریز کے دہلی پر قبضے سے لیکر دوسری جنگ عظیم کے آغاز تک بڑے بڑے علماء کرام بار بار یہ فتویٰ دیتے رہے کہ ہندوستان دارالحرب ہے، انگریز کی فوج میں نوکری حرام ہے، مسلمانوں کے خلاف لڑنا حرام ہے، مگر ان فوجیوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

کیا ان مسلمان فوجیوں کو اتنی عقل بھی نہیں تھی کہ ہمارا آقا کون ہے؟ یہ ہم کس کی فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں؟ یہ ہم کس کی وفاداری کی قسمیں اٹھارہے ہیں؟ پہلی جنگ عظیم جب شروع ہوئی تو 14 نومبر 1914 کو خلافت اسلامیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام علی حیدر آفندی نے دارالخلافہ استنبول کی جامع مسجد ایا صوفیہ کے منبر سے دنیا بھر کے مسلمانوں پر برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد کے فرض عین ہونے کا اعلان کیا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں نے اس پر لبیک کہا اور تھوڑے ہی عرصے میں خلافت کی فوج کی تعداد 3 لاکھ سے 28 لاکھ تک پہنچ گئی۔ اس فتوے کی تائید دنیا بھر کے جید علماء نے بھی کی، اس فتوے کو امام کعبہ نے حج کے موقعے پر مسلمانوں کو سنایا اور انہیں جہاد کا حکم دیا اور یہ فتویٰ اخبارات میں بھی شائع ہوا اور ریڈیو پر بار بار نشر کیا گیا۔ مگر ہماری اس مارشل ریس کے مسلمان فوجی ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

یہی حال اس فوج کا نائن الیون کے بعد ہوا۔ پاکستان بھر کے تمام مذہبی حلقوں اور جماعتوں نے پاکستان کی اسلام کے خلاف اس جنگ میں شمولیت کی مخالفت کی۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اور اِمارت اسلامی افغانستان کے 1600 علماء اور مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ نے امریکہ کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور مسلمانوں پر زور دیا کہ اس جنگ میں مظلوم افغانستان کا ساتھ دیں۔ مگر ہم نے دیکھا کہ پاکستان کی فوج نے کس کا ساتھ دیا؟ پاکستان کے ہوائی اڈوں سے 55 ہزار ہوائی حملے اِمارت اسلامی افغانستان کو گرانے کے لئے کئے گئے۔ ڈیزی کٹر جیسے بموں کا استعمال کیا گیا۔ تمام امریکی اسلحہ اور فوجی سازوسامان آج بھی کراچی کی بندرگاہ سے افغانستان رواں دواں ہے اور اس "کارِ خیر" کا ٹھیکہ پاکستان آرمی کے نیشنل لاجسٹکس سیل نے لیا۔

## 94. دروغ گوئی کی ماہر فوج

نائن الیون کے بعد جب پاکستانی فوج سے پوچھا گیا کہ تم لوگ امریکہ کے ساتھ اس جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ کی حیثیت سے کیوں شریک ہوئے تو جواب دیا کہ کولن پاؤل نے دھمکی دی تھی کہ اگر ساتھ نہ دو گے تو پتھر کے دور میں دھکیل دیئے جاؤ گے۔ جب صدر بش سے پوچھا گیا تو اس نے کہا ہم نے تو کوئی ایسی دھمکی نہیں دی تھی البتہ پاکستانی فوج

نے پوری دنیا میں سب سے پہلے ہم سے رابطہ کیا اور تعاون کی پیشکش کی۔ امریکی وزیر دفاع کولن پاؤل نے بھی دھمکی کا انکار کیا اور کہا کہ میں تو خود حیران ہوا کہ پاکستانی فوج بغیر کسی شرط کے ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہو گئی۔

ایسا ہی ایک جھوٹ اس فوج نے 1971 میں سقوط ڈھاکہ کے موقعے پر بولا تھا۔ جب پاکستانی فوج سے پوچھا گیا کہ کیوں سرنڈر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں انڈین آرمی نے دھمکی دی تھی اگر سرینڈر نہیں ہوئے تو ہم تمارے بیوی بچوں کو قتل کر دیں گے۔ اس کے جواب میں انڈین فوج کے یہودی کمانڈر جنرل جیکب کا کہنا تھا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ ان کے مطابق پاکستانی فوج نے خود ہی رابطہ کر کے سرینڈر ہونی کی پیشکش کی تھی۔ ہم نے تو صرف عوامی طور پر میڈیا کے سامنے سرینڈر ہونے کی شرط رکھی تھی جسے وہ فوراً مان گئے۔ جنرل جیکب کہتے ہیں کہ میں آج تک حیران ہوں کہ اتنی بڑی تعداد اور اسلحے سے لیس ہونے کے باوجود پاکستانی فوج کیسے پبلکلی آن کیمرہ (Publicly ON Camera Surrender) سرینڈر ہو گئی۔

پچھلے سال سن 2020 میں پاکستان ایئر فورس نے مجاہدین افلاک کے نام سے ایک تقریب منعقد کی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے۔ 5 سکواڈرن کے گروپ کیپٹن عمر نے بیان دیا "کہ آج تک جتنے بھی مشن پاکستان ایئر فورس نے انڈرٹیک کئے ہیں اس میں کسی ایک بھی معصوم شہری کا جانی نقصان نہیں ہوا"۔ اس کے جواب میں تو پاکستان ایئر فورس کی ظالمانہ بمباری کے نتیجے میں شہید ہونے والے معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں، مویشیوں، مسجدوں، مدرسوں اور بازاروں کی اتنی ویڈیوز پیش کی جاسکتی ہیں کہ اس کا احاطہ کرنا مشکل ہو جائے۔ بس اس موقعے پر ہم یہی کہیں گے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۔

آج کل آئی ایس آئی سوشل میڈیا پر پاکستانی مسلمانوں کو فریب دیتی ہے کہ پاکستان 27 رمضان کو وجود میں آیا۔ یہ مملکت خداداد ہے یہ قیامت تک قائم رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ مشرقی پاکستان بھی تو 27 رمضان کو وجود میں آیا تھا۔ کیا وہ مملکت خداداد نہیں تھی؟ کیا اس کا کنٹری کوڈ کبھی 0092 نہیں تھا جس کو تم قانون ابجد سے لفظ "محمد" کے مساوی بناتے ہو۔ خلافت راشدہ، بنو امیہ کے عمر بن عبد العزیز، بنو عباس کے ہارون الرشید، سپین کے عبد الرحمن اور تاشفین، شام کے صلاح الدین ایوبی، خلافت عثمانیہ کے سلیمان قانونی، مغلوں کے اورنگزیب اور میسور کے ٹیپو کی خداداد سلطنتیں تو دنیا کی نقشے سے مٹ جائیں لیکن تم جیسے منافق فوجیوں کی یہ ریاست تا قیامت قائم رہے گی؟

بقول شاعر ایں خیال است، محال است، جنوں است

## 95. فوجیوں کا مشہور جملہ "ہم مجبور ہیں۔ اوپر سے آرڈر ہے"

اگر کسی کو فوجیوں سے واسطہ پڑا ہو تو ان کا تجربہ ہو گا کہ فوجی تو اول کسی کی بات کو سنتے ہی نہیں۔ اگر ان فوجیوں میں کوئی خدا ترس مل بھی جائے تو وہ ظلم ڈھانے کے بارے میں کہتا ہے کہ "ہم مجبور ہیں" یا کہے گا کہ "یہ اوپر سے آرڈر ہے"۔
اب ہم فوجیوں اور دیگر مسلمانوں کے سامنے اس بات کی وضاحت کریں گے کہ اسلام میں مجبوری کسے کہتے ہیں؟ اور کس قسم کی مجبوری میں کس قسم کا حکم ماننے کی گنجائش ہے۔ اس کی تفصیلات تو فقہ کی کتابوں میں بہت سی لکھی ہوئی ہیں لیکن اختصار اور آسان انداز میں مجبوری کے اصولوں کو سمجھ لینا کافی ہے۔
اسلام میں مجبوری کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو ہم کامل مجبوری کہہ سکتے ہیں اور دوسری قسم کو غیر کامل مجبوری۔

## 96. کامل مجبوری کی شرائط

کامل مجبوری کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس میں آپ کو مجبور کرنے والا شخص یعنی جس کو جابِر کہا جاتا ہے۔ جابِر جو دھمکی دے کر آپ کو مجبور کر رہا ہو وہ اپنی دھمکی کو عملی جامہ بھی پہنا سکتا ہو مثلاً کوئی فوجی افسر اپنے سپاہی کو دھمکی دے کہ اگر تم نے میرا یہ حکم نہ مانا تو میں تمہارا کورٹ مارشل کروادونگا۔ تو اس صورت میں جابر اس مجبور پر دھمکی کو نافذ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر افسر اپنے سپاہی کو دھمکی دے کہ میں تمہاری آنکھیں نکال دونگا تو آج کل ہر کوئی جانتا ہے کہ اس دھمکی کو وہ عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔
کامل مجبوری کی دوسری شرط یہ ہے کہ دھمکی بھی ایسی ہو جو جان سے مارنے یا ہڈی توڑنے یا جسم کے کسی اندام کو کاٹنے یا ضائع کرنے کی ہو یا قید میں ڈال لینے کی ہو یا شدید مار پیٹ کی ہو۔ اس کے علاوہ دیگر دھمکیاں مثلاً کہ تم کو نوکری سے نکال دیا جائے گا یا تمہاری تنخواہ کاٹ لی جائے گی یا تم کو کسی سخت مقام پر ڈیوٹی پر بھیج دیا جائے گا یا تمہاری چھٹیاں منسوخ کر دی جائے گی یا تمہاری ترقی روک دی جائے گی یا تمہارا عہدہ یا مرتبہ کم کر دیا جائے گا یا تمہیں پھٹو لگا دیا جائے گا یا تمہاری ڈیوٹی ڈبل کر دی جائے گی یا تم کو اضافی ڈرل یا پریڈ بطور سزا کرنے پڑے گی یا تمہاری انکوائری کی جائے گی یا تمہیں خفیہ ادارے یا ملٹری پولیس کے حوالے کیا جائے گا یا تمہارا گھر جلا دیا جائے گا یا تمہاری زمین جائیداد ضبط کر لی جائے گی وغیرہ وغیرہ یہ سب وہ دھمکیاں ہیں جن سے کامل مجبوری کی دوسری شرط پوری نہیں ہوتی۔
کامل مجبوری کی تیسری شرط یہ ہے کہ مجبور فوجی یا اہلکار اس جابر سے یعنی جو افسر اس کو مجبور کر رہا ہو اس سے راہ فرار اختیار نہ کر سکتا ہو۔ یعنی اس جگہ سے بھاگ جائے یا ہجرت کر لے یا نوکری سے استعفیٰ دے دے۔ لیکن اگر کوئی سپاہی خود ہی نوکری چھوڑنا نہ چاہتا ہو نہ اس ڈیوٹی کو چھوڑ کر فرار ہونا چاھتا ہو اور نہ ہی اس سرزمین سے ہجرت کرنا چاہتا ہو بلکہ

اس کو رک رک کر یہ خیال آتا ہو کہ اگر نوکری چلی گئی تو بیوی بچے کہاں سے کھائیں گے یا فوج نے نوکری سے نکال دیا تو رشتہ دار اور گاؤں والے کیا کہیں گے اور اگر نوکری چلی گئی تو معاشرے میں کیا عزت رہ جائے گی وغیرہ وغیرہ تو اس صورت میں یہ کامل مجبوری نہیں کہلائے گی۔

چوتھی شرط کامل مجبوری کی یہ ہے کہ مجبور شخص یا فوجی اس کام کو جس کے لئے اس کو مجبور کیا جارہا ہو وہ اس کو دل سے انتہائی برا سمجھے اور اس کو کرنے کا سوچ بھی نہ سکتا ہو مثلاً اگر کسی مسلمان کو اللہ یا اس کے رسول کو گالی دینے کا حکم دیا جائے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے دلی طور پر یہ کتنا تکلیف دہ عمل ہو گا۔

## 97. کامل مجبوری کی صورت کن احکامات کی تعمیل جائز ہے

اب پہلی بات یہ ہے کہ اگر درج بالا شرائط کسی حالت میں نہ پائی جائیں تو وہ اسلام میں کوئی مجبوری نہیں ہے اور کسی قسم کے غیر شرعی حکم کی تعمیل کا جواز ہی نہیں بنتا۔ پھر بالفرض اگر مجبوری کامل کی تمام شرائط پوری ہو جائیں تو اب بات آتی ہے کہ وہ کون کون سے غیر شرعی احکامات ہیں جو کامل مجبوری کی حالت میں ماننا جائز ہو جاتے ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ اگر ایسی حالت میں آپ کو شراب پینے، خنزیر کا گوشت کھانے، اللہ یا اس کے رسول کی شان میں گستاخی کرنے یا کفر اختیار کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کی اجازت ہے بشرطیکہ آپ کا دل ایمان پر قائم رہے۔ لیکن اس میں بھی فرق ہے کہ حرام کھا کر یا پی کر جان بچالینا یا اپنے اندام ضائع ہونے سے بچالینا، اس بات کی اجازت ہے۔ یعنی اگر کوئی مسلمان اس پر ڈٹا رہے گا کہ شراب نہیں پیوں گا چاہے جان چلی جائے تو اس بات پر وہ گناہ گار ہو گا کیونکہ اللہ نے قرآن میں اس کی اجازت دی ہے۔

لیکن اگر کسی مسلمان کو اللہ یا اس کے رسول کی گستاخی پر مجبور کیا جائے یا کفر اختیار کرنے کا کہا جائے اور وہ انکار کرے اور اس کی جان چلی جائے تو اس صورت میں یہ اعلیٰ مرتبے کا شہید کہلائے گا کیونکہ اس نے رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کا راستہ اختیار کیا۔

## 98. کامل مجبوری کی حالت میں کن احکامات کی تعمیل حرام ہے

اب مجبوری کے ضمن میں آخری بات پر آتے ہیں کہ تمام علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر مجبوری کامل ہو یا غیر کامل، چاہے آپ کو اس بات کا سو فیصد یقین ہو کہ اگر حکم نہ مانا تو مجھے قتل کر دیا جائے گا، یا میرے کسی اندام کو ضائع کر دیا جائے گا یا مجھ پر بدترین تشدد کیا جائے گا یا میرا فیلڈ جنرل کورٹ مارشل کیا جائے گا یا مجھے غائب کر دیا جائے گا اور ایک دن کسی کو میری مسخ شدہ لاش ملے گی۔ ان تمام خدشات کے باوجود کسی مجبور کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو

قتل کر دے یا قتل میں کسی بھی طرح سے معاونت کرے۔ معاونت سے مراد یہ ہے کہ آج کل ہم سب یہ جانتے ہیں کہ کسی مجاہد پر چھاپے مارنے کا مقصد کیا ہوتا ہے؟یعنی اس کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنا۔ اگر گرفتار کر بھی لیا جائے تو پھر اس پر اتنا تشدد کرنا کہ چاہے اس کی جان نکل جائے۔ پھر تفتیش اس لئے کرنا کہ اس کی معلومات کی بنیاد پر مزید مجاہدین کو گرفتار کیا جا سکے اور آخر میں ان مجاہدین کو یا تو کفار کے ہاتھوں بیچ دیا جائے یا پھر ان کو فوجی عدالت کے ذریعے یا ماورائے عدالت قتل کر دیا جائے۔

ہر فوجی اور دیگر سرکاری اہلکار جان لیں کہ اس قسم کا تمام تعاون اور اس قسم کے احکامات کی تعمیل حرام ہے۔ بلکہ ہر مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ روزی روٹی کمانے کے بے شمار طریقے ہیں۔ پاکستان کی 22 کروڑ کی آبادی میں صرف 6 لاکھ فوجی ہیں جو پاکستان کی کل آبادی کا 0.27 فیصد بنتے ہیں۔یعنی 400 افراد میں سے کوئی ایک بدبخت ہی اپنے لئے سیکورٹی فورس میں بھرتی ہو کر "مجبور" بننے کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ یہ "مجبور" یہ نہیں سوچتا کہ اس ملک کے 21 کروڑ اور 94 لاکھ باشندے کہاں سے کما کر کھا رہے ہیں؟

پاکستان آرمی، نیوی، ائیر فورس، ایف سی، رینجر، پولیس اور دیگر سرکاری اہلکار اسلام میں مجبوری کے احکامات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذرا سوچیں کہ کیا آپ کو غیر اسلامی احکامات دینے والے آپ کے افسرانِ بالا آپ کو حکم سے انکار پر جان سے مار سکتے ہیں؟ یا آپ کی ہڈی پسلی توڑ سکتے ہیں؟ بلکہ زیادہ سے زیادہ آپ کو نوکری سے نکال سکتے ہیں یا پر کچھ عرصے کے لئے جیل میں ڈال سکتے ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ہمارے یہ اسلام کے دعویدار کلمہ گو سیکورٹی اہلکار اپنی نوکری پر ذرا سی بھی آنچ نہیں آنے دیتے اور مسلمانوں کی لاشوں کے انبار لگا دیتے ہیں، گاؤں کے گاؤں اجاڑ دیتے ہیں۔ مسجدوں، مدرسوں اور قرآن کو جلا دیتے ہیں۔ مدرسے اور سکول کے بچوں کو مار دیتے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

ان فوجیوں کا حال یہ ہے کہ خود کو مجبور کہتے ہیں۔یعنی دوسرے لفظوں میں اپنے افسران کو جابر کہتے ہیں اور اس حکم کو اپنے اوپر جبر کہتے ہیں۔ تو بجائے یہ فوجی اس جابر افسر کو ٹھکانے لگا کر اپنے اوپر ہونے والے جبر کا خاتمہ کریں۔ یہ فوجی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جبر کرتے ہیں اور پھر اس جبر کے نتیجے میں جب اس فوج کے خلاف آواز اٹھتی ہے تو ان لوگوں کو غیر ملکی ایجنٹ اور غدارِ وطن کہا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر یہ شعر کہنا مناسب لگتا ہے۔

؎طاقتیں تمہاری ہیں پر خدا ہمارا ہے

## 99. اوپر سے آرڈر ہے

دوسرا عذر جو فوجی حضرات یا دیگر سرکاری اہلکار اکثر کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ "یہ اوپر سے آرڈر ہے" وہ اس اوپر سے آرڈر کو اسلام کی کسوٹی پر نہیں پرکھتے کہ افسران بالا نے جو حکم دیا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق ہے یا اس سے متصادم۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "لاطاعة لمخلوق فی معصیة الله " اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔ فوجی کسی بھی غیر اسلامی حکم پر عمل کرکے اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتے ہیں کہ اگر گناہ ہوگا تو ہمارے افسر کو ہوگا اور آخرت میں پوچھ بھی اس افسر سے ہوگی۔ دراصل کسی فوجی کی یہ سوچ اسکی جہالت اور حماقت کو ظاہر کرتی ہے۔ بعض افسران بھی اپنے سپاہیوں کو کہتے ہیں کہ حکم کی تعمیل کرو آخرت کی ذمہ داری مجھ پر ہے تم کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ یہ بات قرآن کی آیت کے خلاف ہے "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔

اقوام متحدہ کے جینوا ٹریبونل بھی یہ فیصلہ دے چکے ہیں کہ جنگی جرائم میں ملوث کسی سپاہی کو اس وجہ سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جائے کہ وہ اپنے افسر سے مجبور تھا بلکہ ہر سپاہی اس کا پابند ہے کہ وہ اپنے فوجی افسر کا غیر قانونی حکم ماننے سے انکار کردے۔

بعض سرکاری اہلکار اپنے آپ کو ظلم کے نظام میں ظالم نہیں سمجھتے بلکہ وہ اس کو اپنی ڈیوٹی یا فرائض منصبی قرار دیتے ہیں اور اس میں کوتاہی یا حکم عدولی پر اپنی تنخواہ کو حرام سمجھتے ہیں۔ مثلاً خفیہ ادارے کا ایک کارندہ یہ کہہ کر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتا ہے کہ میرا کام تو صرف مجاہدین کی موجودگی اور ٹھکانوں کا پتہ لگانا ہے۔ ان پر چھاپہ مارنا یا گرفتار کرنا تو کسی اور ادارے کا کام ہے۔ پولیس یا فوج کی چھاپہ مار ٹیم کہتی ہے کہ ہمارا کام تو صرف پکڑنا ہے۔ ان کو سزا دینا تو عدالت کا کام ہے لہٰذا ہمارا تو کوئی قصور نہیں۔ جیل والے اہلکار کہتے ہیں کہ ہم نے نہ تو ان کو پکڑا ہے نہ ہی ان پر مقدمات قائم کئے ہیں ہم تو صرف ان کو عدالت کے فیصلے تک اپنی حراست میں رکھنے والے ہیں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ عدالت میں جج صاحب کہتے ہیں نہ میں نے تم کو پکڑا ہے نہ میں تم کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ گواہ لایا ہوں اور نہ میں نے یہ قانون سازی کی ہے لہٰذا میرا کیا قصور ہے؟ آخر میں جب اس مجاہد کو پھانسی پر لٹکانے کے لئے لے کر جانے لگتے ہیں تو جیلر سمیت تمام جیل اہلکار اس مجاہد سے کہتے ہیں بھائی معاف کرنا ہم مجبور ہیں اوپر سے آرڈر ہے ہمارا کوئی قصور نہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ آخر قصوروار کون ہے؟

## 100. مسلمان کے قتل میں معمولی سی مدد کرنے والے کا حکم

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (ابن ماجہ حدیث نمبر 778)

"جس نے ایک لفظ سے بھی کسی مومن کے قتل میں مدد کی وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا" اللہ کی رحمت سے مایوس بندہ"

اللہ پاک نے فرعون کو اس کے 12 لاکھ کی فوج کے ساتھ غرق کر دیا۔ اس کی 12 لاکھ کی فوج میں اس کے ہر قسم کے عہدے داران تھے۔ وزیر، مشیر، سیکرٹری، جج، جرنیل اور سپاہی سب شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واغرقنا ال فرعون(بقرۃ 50) "اور ہم نے تمام فرعونیوں کو غرق کر دیا" اور فرمایا فَأَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا (اسرا 103)

"اور ہم نے فرعون کو غرق کیا اور جو اس کے ساتھ تھے سب کے سب کو (غرق کیا)"

اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کے احکامات یعنی آرڈرز کے بارے میں فرمایا کہ

فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ (ھود 97)

"پس انہوں نے فرعون کے آرڈر مانے اور فرعون کے آرڈر درست نہیں تھے"

اور جب آخرت میں افسران بالا کے ماتحت اہلکار جہنم میں ڈالیں جائیں گے تو وہ ان الفاظ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (احزاب 67)

اور کہیں گے "اے رب ہمارے، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (المائدۃ 2)

"اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق"

"مخلوق کی اطاعت میں خالق کی معصیت جائز نہیں ہے۔"

اور فرمایا کہ "افضل الجهاد كلمة الحق عند سلطان جائر"

"افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے"

اور آپ ﷺ نے فرمایا

سيد الشهداء حمزة بن عبد المطلب ورجل قام الى امام جائر فامره و نهاه فقتله

"شہدا کے سردار حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہو اور حکمران کو برائی سے منع کرے اور نیکی کا حکم کرے اور اس بات پر حکمران اس کو قتل کر دے"

اس موضوع پر قرآن اور حدیث کے بہت سے دلائل اور فقہا کرام کے اقوال موجود ہیں۔ عمل کے لئے یہ چند ہی کافی ہیں۔

## 101. خون بہاؤ نوکری بچاؤ

دراصل یہ فوجی اور دیگر اہلکار اتنے لالچی، حریص اور غلام ذہنیت کے ہوتے ہیں کہ یہ اپنے سے سنیئر کی حکم عدولی کا سوچ بھی نہیں سکتے چاہے ان کو جہنم ہی کیوں جانا نہ پڑ جائے اور اپنے ان ظالم افسران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں شہید ہونے کی بجائے یہ اپنی نوکری بچانے کے لئے دوسرے مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں اور خود ساختہ عذر تراش کر کے اپنے آپ کو تسلی دیتے رہتے ہیں۔

## 102. مسلمانوں پر بمباری کرنے والے فوجیوں کا حکم

پاکستانی فوج کی ایک بری عادت جو اس کو انگریز سامراج سے ورثے میں ملی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب بھی کسی علاقے میں ان پر کوئی کاروائی ہوتی ہے تو بجائے اس کے یہ مرد بن کر مجاہدین کا مقابلہ کریں یہ قریبی عام مسلمانوں کی آبادی کو توپ کے گولوں، ٹینکوں اور جیٹ جہازوں سے بمباری کر کے نشانہ بناتے ہیں۔ اپنے قلعوں اور کیمپوں سے ڈی سی توپ اور بڑے بڑے مارٹرز کو اندھا دھند، بارش کی طرح عام آبادی پر برساتے ہیں۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جیٹ طیاروں سے اندھا دھند شیلنگ اور بمباری کرتے ہیں۔ فوج کی اس عادت کی تصدیق آپ سوات تا وزیرستان قبائلی مسلمانوں سے کر سکتے ہیں۔ فوجی حضرات اس بارے میں قرآن و حدیث کے احکامات اچھی طرح جان لیں کہ وہ اس عمل سے کس طرح اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں۔

سورۃ البروج کی آیت نمبر 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ (بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لیے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے)۔

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے فتنے میں مبتلا کرنے سے آگ میں جلانا مراد لیا ہے۔ اس معنی کی رُو سے مسلمانوں پر توپ، مارٹر، ٹینک کے گولے اور ہوائی جہازوں سے بمباری کرنے والے فوجی اور پائلٹس عذابِ جہنم کے مستحق ہیں۔ حضرت ابن عباس اور امام مقاتل اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں جس کو '' امام رازی نے التفسیر الکبیر میں نقل کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی حرقوھم بالنار کہ مسلمانوں کو آگ سے جلا دیا گیا تھا۔

امام فخر الدین رازی مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

كل من فعل ذلك وهذا أولى لأن اللفظ عام والحكم عام.

''جو بھی مسلمانوں کو اذیت ناک تکلیف میں مبتلا کرے یہ معنی زیادہ مناسب ہے کیونکہ لفظ عام ہے اور اس کا حکم بھی عام ہے۔'' یعنی مسلمانوں کو جو بھی اذیت دے گا خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان اور کسی بھی طریقے سے ہو اس کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

حضرت ہشام بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب دے گا جو اس کی مخلوق کو اذیت دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا. (مسلم)

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو اذیت و تکلیف دیتے ہیں۔''

## 103. کافر فوجیوں کا مجبوری سے نجات کے واقعات

عبرت کے لئے ذرا ان کافر فوجیوں کے حالات مطالعہ کر لیجئے جنہوں نے "جنگ کی مجبوری" سے کیسے نجات حاصل کیا۔ انہوں نے یہ سب اپنی دنیا کی زندگی کے لئے کیا۔ ایک مسلمان فوجی کو تو دنیا سے زیادہ اپنی آخرت کی فکر ہونی چاہیئے اور ایسی جنگوں سے راہ فرار اختیار کرنی چاہیے جس سے اس کی دنیا بھی برباد ہوتی ہو اور آخرت کی نا ختم ہونے والی زندگی بھی۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کے 3500 انگریز فوجیوں نے اپنے ہاتھ یا پاؤں پر خود ہی گولی ماری تا کہ ان کو میدان جنگ سے واپس بھیج دیا جائے۔ اٹلی کے 10 ہزار سے زیادہ فوجیوں نے اپنے جسم پر خود ہی گولیاں مار کر اپنے آپ کو

جزوی معذور کیا۔ ان فوجیوں کے اس خود ساختہ اقدام پر ان کا کورٹ مارشل بھی کیا گیا اور ان کو جیل جانا پڑا لیکن اس طرح وہ لوگوں کی جانیں لینے اور اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہوگئے۔ اسی طرح روس کے 10 لاکھ فوجیوں نے جنگ سے تنگ آکر جرمنوں کے سامنے اپنے آپ کو سرینڈر کیا اور آئندہ جنگ سے دستبردار ہوئے۔ 10 لاکھ کے قریب جرمن فوجی جنگ سے تنگ آکر پڑوسی ممالک ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ اور دیگر غیر جانبدار ممالک میں جا کر چھپ گئے اسی طرح لگ بھگ 25 ہزار کے قریب انگریز فوجی جنگ سے بھگوڑے ہوئے اور جنگ عظیم کے اس فتنے سے اپنے آپ کو بچایا۔ مگر انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہندوستانی فوجیوں نے اس جنگ میں اول تا آخر اپنے انگریز آقا سے خوب وفاداری نبھائی اور The Sword Arm of the British Empire کا خطاب حاصل کیا۔

## 104. تین احمد اور ہندوستان کے مسلمانوں پر ان کا اثر

انیسویں صدی میں "احمد" کے نام سے تین شخصیات مسلم معاشرے میں اُبھریں۔ پہلے احمد جن کو سید احمد شہید کہا جاتا ہے انہوں قرآن و سنت کے احکامات کے مطابق مسلمانوں کو ہجرت و جہاد پر ابھارا، انگریز سے بغاوت کی اور ہندوستان پر دوبارہ اسلامی نظام کے احیاء کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کا مبارک راستہ اختیار کیا۔

دوسرے "احمد" جن کو سر سید احمد خان کہا جاتا ہے۔ یہ خود بھی انگریزی حکومت کے ملازم تھے اور مسلمانوں کو "جدید تعلیم" حاصل کر کے انگریزی حکومت میں زیادہ سے زیادہ ملازمتیں حاصل کرنے کو کہا۔ انگریز کی حکومت کو رحمت اور انگریز کے خلاف جہاد کو اللہ کی مرضی کے خلاف قرار دیا۔

تیسرے "احمد" جن کو غلام احمد قادیانی کہا جاتا ہے۔ اس نے انگریز کو اپنا مائی باپ قرار دیا۔ نبوت کا دعویٰ کیا۔ جہاد کو منسوخ کیا، انگریز کی خدمت اور وفاداری میں حد سے بڑھ گیا اور مسلمانوں کو گمراہ کیا۔

ان تینوں افراد کے پیروکار اس دور میں بھی انہی افکار کے ساتھ باقی ہیں۔ انگریز جا چکا ہے مگر اس کا نظام و قانون اسی تسلسل کے ساتھ جاری ہے، ہندوستان اب تقسیم ہو کر پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش بن چکا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں کا ایک طبقہ آج بھی انگریز اور انگریزی نظام کا باغی ہے۔ یہ طبقہ آج بھی اسلامی نظام کے احیاء کی خاطر ہجرت و جہاد کا راستہ اختیار کیے ہوئے، قربانیوں کی داستانیں رقم کیے جا رہا ہے اور انگریزی نظام ان کو ماضی کی طرح بدنام کئے جا رہا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں کا دوسرا طبقہ سر سید احمد خان کو اپنا ہیرو مانتا ہے۔ ان کو آج بھی انگریز سے بغاوت اور دشمنی دقیانوسی سوچ لگتی ہے بلکہ یہ اتحادی، دوست اور باہمی تعاون کے عنوانات تلے انگریزی مفادات کے تسلسل کو جاری

رکھے ہوئے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ قلم تلوار سے زیادہ طاقت ور ہے۔ مگر ان کی تلوار اپنے ہم وطنو کے خلاف چھوٹی چھوٹی بات پر نکل آتی ہے۔ سرسید کے نظریئے کے مطابق مسلمانوں کا بس ایک ہی دشمن ہے۔ جس کو ہندو کہتے ہیں۔ اس لئے آج پاکستان کے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی امریکہ یا برطانیہ کی نیشنلٹی حاصل کرلے تو یہ فخر اور عزت کی بات سمجھی جاتی ہے اور انڈیا کی نیشنلٹی لینا دین اسلام سے غداری سمجھا جاتا ہے۔ امریکی یا برطانوی فوج کی خدمت کرنا، ان میں بھرتی ہونا ان کا اتحادی بن کر ان کو اڈے دینا یہ سب ہمیں عیب نہیں لگتا مگر ہندوستان کو اڈے دینا یا ان سے امداد لینا ہمیں کفر عظیم لگتا ہے۔ اس کے برعکس، اسلام کے احکامات انڈیا اور امریکہ کے بارے میں ایک جیسے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں یہ دونوں کافر ہیں اور دونوں کے ساتھ دوستی، مسلمانوں کے خلاف اتحاد اور ان کی افواج کی خدمت قطعی حرام ہے۔ جن کی بعض صورتیں کفر ہیں۔

تیسرے "احمد" یعنی غلام احمد قادیانی کے پیروکار آج افواج پاکستان، اٹامک انرجی، ایف بی آر، بیوروکریسی، انتظامیہ، عدلیہ اور میڈیا میں بڑی تعداد میں کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں۔ جہاد کے منکر اور انگریز کے یہ وفادار جنرل، ایڈمرل اور ائیر مارشل کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں اور اب ان کی اولادیں فوج میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ صدر اور وزیر اعظم کے عہدے کے علاوہ یہ قادیانی، ملک میں کسی بھی عہدے تک پہنچ سکتے ہیں۔ آرمی کے کئی کور کمانڈرز، ائیر فورس کے ائیر چیف اور کئی ائیر مارشلز، نیوی کے امیر البحر اور کئی ایڈمرل قادیانی رہ چکے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ پاکستان کی افواج جو ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا نعرہ لگاتی ہیں۔ ان بے ایمان، غلیظ العقیدہ اور جہاد کے منکرین کو کیسے اپنا سپہ سالار تک بنا لیتی ہیں اور ان فوجیوں کی غیرت پر بھی سوال اٹھتا ہے کہ ایک افسر جو ختم نبوت کا منکر اور جہاد کا منکر ہو اس کو تم کیسے سلیوٹ مارتے ہوئے؟ کیسے اس کی قیادت میں اپنے ہم وطنوں اور شریعت کا مطالبہ کرنے والے مجاہدین کو مارتے ہو۔ تم کیسے اس کے جنازے پڑھاتے ہو۔ تم کیسے اس کی قبر پر پھول چڑھاتے ہو اور تم کیسے اس کو شہید قرار دیتے ہو؟

## 105. غیور مسلمان فوجیوں کا تذکرہ

اب ہم اُن غیور فوجیوں کا ذکر خیر کریں گے جنھوں نے رائل انڈین آرمی اور پاکستانی فوج میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد اس فوج کی حقیقت کو سمجھا اور اللہ کی خوشنودی اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اس فوج سے بغاوت کی اور اپنی جانوں کو جنت کے بدلے بیچ ڈالا۔

ان ہی ہندوستانی فوجیوں میں سے کچھ سلیم الفطرت فوجیوں کو یہ بات آخر کار سمجھ آگئی کہ انگریز کا مقصد ہندوستان میں کاروبار نہیں بلکہ ہندوستان پر قبضہ کرنا اور یہاں سے اسلامی نظام کا خاتمہ کرنا ہے۔ اسی طرح بعض فوجی اس دور میں بھرتی ہوئے جب ہندوستان پر انگریز قبضہ کر چکا تھا۔ مگر ان کا فوج میں بھرتی ہونا اس نیت سے نہیں تھا کہ وہ اسلام کے مقابلے میں کفر کی خدمت کریں بلکہ علم کی کمی اور اس وقت جو غلام معاشرہ وجود میں آچکا تھا۔ اس ماحول، بے روزگاری اور اچھے مستقبل کی تلاش، ان کو فوج کی نوکری کی طرف لے گئی۔ا۔ ان فوجیوں کو یقین تھا کہ فوج کی نوکری سخت اور دور دراز ہوتی ہے۔ مگر ہر ماہ کی یکم تاریخ پر نقد تنخواہ، بیوی بچوں اور والدین کا مفت علاج، نوکری کے اختتام پر جی پی فنڈ اور تاحیات پنشن نے ان کو فوج کی طرف راغب کیا۔

## 106. سپاہیوں کی سہولیات اور ایسٹ انڈیا کمپنی

یہاں پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہو گا کہ انگریزوں نے ہندوستانی سپاہیوں کو کچھ سہولیات کیوں دی۔ اگرچہ یہ آٹے میں نمک کے برابر تھیں اور 99 فی صد سہولیات، مراعات و اختیارات سے انگریز افسران ہی مستفید ہوتے تھے مگر پھر بھی انگریز ان کو کچھ نہ کچھ دینے پر کیوں مجبور ہوا؟

جب انگریز نے ہندوستان میں یہاں کے مقامی باشندے بھرتی کرنا شروع کیے تو اس وقت یہاں مغل بادشاہ، بنگال کے نواب سراج الدولہ، میسور کے شیر رحمت علی اور دیگر راجاؤں کی فوجیں بھی تھیں، فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے بھی مقامی باشندوں کو بھرتی کر رکھا تھا۔

جس طرح موبائل کمپنیاں صارفین کو راغب کرنے کے لئے طرح طرح کے پرکشش پیکجز کی آفر دیتی رہتی ہیں کہ ہمارے صارفین سب سے زیادہ ہو جائیں۔ ہم سب سمجھتے ہیں کہ بظاہر ان تمام فری پیکجز کے ذریعے صارفین کو لوٹنا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں مغربی اقوام نے آنے بعد یہاں کے باشندوں کو "فری" پیکجز کے آفر دیئے۔ مثلا فری کھانا، فری رہائش، فری وردی، فری علاج، فری اسلحہ وغیرہ۔ ہندوستانی راجاؤں اور نوابوں کی فوجوں کی تنخواہیں ایسٹ انڈیا کمپنی کے فوجیوں کے مقابلے میں کم ہوتی تھیں اور ہر ماہ کی "یکم" یا جسے عرف میں "پہلی" کہتے ہیں اس تاریخ کو تسلسل اور منظم انداز میں تنخواہ صرف ایسٹ انڈیا کمپنی میں ہی ملتی تھی۔ خاندان کا فری علاج، جی پی فنڈ اور پنشن کا نظام بھی ایسٹ انڈیا کمپنی نے لاگو کیا۔ ہر 15 دن بعد بھتہ اور کبھی کبھی ڈبل بھتہ بھی تنخواہ کے علاوہ ملتا تھا۔ اس کے مقابلے میں ہندوستانی حکومتیں اتنی سہولیات و مراعات دینے سے قاصر تھیں۔ اس فری کے چکر میں ہندوستانی نوجوان جوق در جوق انگریزی فوج کا حصہ بنتے گئے اور پورے "فری" ہندوستان کو آخر کار "غلام" ہندوستان بنا دیا۔

## 107. مسلمان فوجیوں کی انگریزوں کے خلاف بغاوتیں

ہندوستانی مسلمان فوجیوں کی انگریزی نظام کے خلاف بغاوت اور اسلامی انقلاب کی کوششوں کو دو ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا دور 1747 سے 1947 تک کا ہے۔ اس کو انگریز کے خلاف بغاوتیں اور اسلامی نظام کے دوبارہ قیام کی کوششیں کہا جاسکتا ہے۔ جب کہ دوسرا دور 1947 سے آج تک کا ہے۔ جس میں پاکستان کے مسلمان فوجیوں نے ملک میں انگریزی نظام سے بغاوتیں کی، اسلامی انقلاب کی کوششیں کی اور امریکہ پر 11 ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد کفر کا فرنٹ لائن اتحادی بننے کے بجائے اسلام کے سپاہی بنے۔

## 108. ویلور قلعہ کی بغاوت 1806

ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف پہلی بغاوت 1806 میں ویلور کے قلعے میں ہوئی جہاں کے تمام مسلمان فوجیوں نے ٹیپو سلطان کے بیٹے فتح علی خان کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کر کے انگریز کے خلاف بغاوت کی اور قلعہ میں موجود تمام انگریز افسران کو قتل کر کے قلعہ پر ریاست میسور کا جھنڈا دوبارہ لہرا دیا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ انگریز قریبی چھاؤنی سے ہندوستانی فوجیوں کو لے آیا اور ان "مجبور" سپاہیوں نے قلعہ پر دوبارہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قبضہ بحال کروادیا۔ تمام مجاہد فوجیوں کو شہید کر دیا گیا۔

## 109. جنرل بخت خان رحمہ اللہ 1857

سید احمد شہید رحمہ اللہ کی تحریکِ مجاہدین کے مولانا جعفر تھانسری، مولانا یحییٰ اور مولانا احمد اللہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج میں جہاد اور ہندوستان کی آزادی کی دعوت پھیلانے کے لئے اپنے فوجی داخل کئے ہوئے تھے جو چھپ چھپ کر یہ دعوت دیگر مسلمان فوجیوں میں پھیلا رہے تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنگال آرمی میں صوبیدار میجر بخت خان سمیت بہت سے فوجی بیعتِ جہاد کر چکے تھے۔ فوجی مجاہدین کے امیر صوبیدار میجر بخت خان یوسفزئی تھے جو کہ روھیلہ کھنڈ کے رہائشی تھے۔ انفنٹری کے صوبیدار میجر ہونے کی وجہ سے آپ جنگ کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ 10 مئی 1857 کو میرٹھ کی چھاونی میں ہندوستانی افواج نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ بغاوت کی قیادت صوبیدار میجر بخت خان رحمہ اللہ کر رہے تھے۔

مجاہد فوجیوں نے میرٹھ کی چھاؤنی میں موجود تمام انگریز افسران کو قتل کر دیا۔ اگلے دن مجاہد فوجیوں نے صوبیدار بخت خان کی قیادت میں دہلی پر قبضہ کر کے لال قلعہ میں موجود تمام انگریز افسران کو قتل کر دیا اور شہنشاہ ہند بہادر شاہ ظفر کی

خود مختار بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ بہادر شاہ ظفر رحمہ اللہ نے جناب بخت خان کو جنرل کے رینک پر فائز کیا اور ہندوستان کی تمام افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا۔ بغاوت کی آگ پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔ مردان کی چھاونی سے لیکر جہلم، لاہور، کراچی، دہلی، میرٹھ اور بنگال کی چھاونیوں میں مسلمان فوجیوں نے بغاوت کی۔ علماء کرام نے انگریزوں کے خلاف جہاد کے فتوے دیئے۔ ہندوؤں نے بھی بغاوت میں مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ ایک سال تک یہ جنگ جاری رہی۔ مجاہدین نے جنرل بخت خان کی قیادت میں تین ہزار سے زیادہ انگریزوں کو قتل کیا۔ جو تقریباً 8 انگریز یومیہ بنتے ہیں۔

عین اسی وقت جب یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہونے والی تھی۔ پاکستان فوج کی موجودہ فرنٹیر فورس رجمنٹ اور پنجاب رجمنٹ نے اس میں وہ کردار ادا کیا جس نے انگریزوں کو بھی حیران کر دیا اور اپنے صابوں (انگریز افسران کو ہندوستانی صاب یعنی صاحب کہتے تھے جو آج بھی کہا جاتا ہے) کی خاطر اپنے ہم وطن، اپنے پیٹی بند، اپنے ہم مذہب بھائیوں کے خلاف ایسے لڑے کہ انگریزوں کی شکست کو فتح میں بدل دیا۔ جنرل بخت خان شدید زخمی ہوئے اور ان کو ریاست یوسفزئی کے علاقے میں سید احمد شہید کے مجاہدین کے پاس لایا گیا۔ جہاں وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آج ان کی قبر بونیر کے علاقے "کاٹ کلہ" کے قبرستان میں محفوظ ہے۔ جنرل بخت خان کا ایک مجسمہ بھی سی ایم ایچ پشاور کے پاس نصب کیا گیا۔

## 110. ہماری قوم کا المیہ

یہ ہماری قوم کا المیہ ہے کہ جب ایسے عظیم لوگ ہمارے درمیان ہوتے ہیں تو ہم ان کا ساتھ نہیں دیتے بلکہ ان کو بدنام اور تباہ کرتے ہیں لیکن پھر اپنے ہی ہاتھوں ان کو قتل کر دینے کے بعد ان کے نام کی سڑکیں، مجسمے اور عمارتیں بناتے ہیں۔ جنرل بخت خان کا پشاور میں مجسمہ، ایپی فقیر روڈ اسلام آباد وغیرہ ایسی ہی چند مثالیں ہیں۔

## 111. 51 انفنٹری رجمنٹ کی بغاوت اور جنگ امبیلا 1863

1857 میں انگریزی فوج کی 51 انفنٹری کی یونٹ نے مردان میں بغاوت کر دی اور ضلع بونیر میں موجود سید احمد شہید کے ساتھیوں کے ساتھ مل گئی۔ جواب میں انگریزی فوج نے 1863 میں جنرل چمبرلین کی قیادت میں 6000 فوجیوں کے ساتھ آپریشن کا آغاز کیا۔ مجاہدین کی قیادت ریاست یوسفزئی کے امیر سیدو بابا کے ہاتھ میں تھی۔ یہ وہی سیدو بابا ہیں جن کے نام سے آج سیدو شریف ایئرپورٹ منسوب ہے۔ مثل مشہور ہے کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ باغی فوجیوں اور یوسفزئی قبیلے کے مجاہدین نے انگریزی فوج کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ جنرل چمبرلین خود بھی شدید زخمی ہوا۔ 250 انگریز

فوجی مردار اور 650 سے زیادہ زخمی ہوئے اور آخر کار انگریزی فوج نے معاہدہ کر کے اپنی جانیں بچائیں۔ انگریزوں نے اس خونی معرکہ میں انگریزی مُردوں اور زخمیوں کی یاد میں سکاٹ لینڈ میں ایک یادگار کھڑی کی ہے جس پر لکھا ہوا ہے "یوسفزئی قبیلے کے خلاف آپریشن کی یاد میں مُردوں اور زخمیوں کے نام"

## 112. سپاہی شیر علی آفریدی شہید رحمہ اللہ 1872

سید احمد شہید رحمہ اللہ کی تحریک مجاہدین کے مولانا جعفر تھانسری، مولانا یحیٰ اور مولانا احمد اللہ کو 1857ء کی جنگِ آزادی کا محرک قرار دے کر کالا پانی میں 25 سال کی قیدِ بامشقت سنائی گئی۔ دوران قید بھی اِن رَبانی علماء نے دعوتِ جہاد کو جاری رکھا۔ جس کے نتیجے میں 1872ء میں سپاہی شیر علی آفریدی نے ایمانی غیرت اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جزائر انڈمان میں وائسرائے ہند لارڈ میو کو خنجر گھونپ کر قتل کر کے امت مسلمہ پر عظیم احسان کیا۔ یہ وہی لارڈ میو ہے جس کی یاد میں لاہور میں میو ہسپتال قائم کیا گیا ہے۔ سپاہی شیر علی کے اس کارنامے سے پہلے تحریکِ مجاہدین کے ایک سواتی کارکن نے پشاور کے کمشنر کرنل میکسن کو خنجر گھونپ کر جہنم واصل کیا اور تحریک مجاہدین کے عبداللہ مجاہد نے چیف جسٹس جان نارمن کو چھرا گھونپ کر قتل کیا۔ سپاہی شیر علی شہید کا تعلق وادی تیرہ کے کوکی خیل قبیلے سے تھا اور وہ دوران جیل ہی تحریک مجاہدین کارکن بنا اور ایسا کارنامہ انجام دیا کہ جس نے سلطنت برطانیہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ انگریزوں نے اس ڈر سے کہ کہیں سپاہی شیر علی کی لاش اور ان کا مزار دعوتِ جہاد کا سبب نہ بن جائے، شیر علی کو پھانسی دینے کے بعد ان کی لاش کو جلادیا اور اس کی راکھ پانی میں بہادی۔ جیسا کہ آج کے دور میں محسن امت شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کی لاش کے ساتھ کیا گیا۔

## 113. سنگاپور کی بغاوت 1915

1915 میں رائل انڈین آرمی کی 5 نیٹیو لائیٹ انفنٹری میں موجود مسلمان فوجیوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ اس وقت یہ فوجی سنگاپور میں تعینات تھے۔ ان مسلمان فوجیوں کو جب پتہ چلا کہ ان کو خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑنے کے لئے بھیجا جائے گا تو انہوں نے بغاوت کر کے سنگاپور میں موجود تمام انگریز افسران کو قتل کر دیا۔ کچھ عرصے بعد اس بغاوت پر دیگر ہندوستانی فوجیوں کی مدد سے قابو پالیا گیا۔ بغاوت کرنے والے فوجیوں کی تعداد 800 سے زیادہ تھی۔ ان میں بہت سے انگریزوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ کچھ گرفتار ہوئے اور کچھ نے سنگاپور کے جنگلوں میں پناہ لی۔ گرفتار ہونے والے ان مجاہد فوجیوں کو گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کر دیا گیا۔ صوبیدار دُندے خان، حوالدار چشتی خان اور حوالدار علی خان رحمہ اللھم اجمعین ان مجاہدین فوجیوں کی قیادت کر رہے تھے۔

## 114. ایک مسلمان رسالدار میجر کا خط

مارچ 1916 کو برٹش ملٹری انٹیلی جنس نے کراچی میں تعینات 6 کیولری کے ایک مسلمان رسالدار میجر کا خط پکڑا جو اس نے اپنے ہی ایک مسلمان فوجی کو لکھا تھا جو یورپ میں جنگ لڑ رہا تھا۔ جس سے ایک اقتباس پیش کیا جارہا ہے۔ امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی بن کر لڑنے والے پاکستانی فوجیوں کے لئے اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات۔۔۔

"تم ایک ایسی جنگ میں جھونک دیئے گئے ہو جس کی کوئی فتح نہیں اور نہ ہی اس میں فتح حاصل ہو سکتی ہے۔ جو کام تم کو ضرور بالضرور کرنا چاہیے اور یہ ہے کہ تم ادھر مسلمان فوجیوں کو انگریزوں کے خلاف اٹھاؤ اور اسلام کی فوج میں شامل ہو جاؤ (یعنی ترکوں کے ساتھ)۔ اگر تم اس کام میں مارے جاؤ تو یہ موت تمہارے لئے اس کام سے بہتر ہوگی جو اب تم کر رہے ہو۔ جیسا میں تم کو کہوں ویسا کرو ورنہ اس کے بعد تم کو افسوس ہوگا۔ اللہ کی طرف سے برطانوی راج کی بربادی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان کو ہر طرف سے بہت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ تم کو اس بات پر ضرور سوچنا چاہیے کہ انگریزوں کے ساتھ چمٹ کر رہنے سے تمہیں دنیا ملے گی نہ آخرت۔ وہ تمام مسلمان جو برطانیہ کی خاطر لڑتے ہوئے اس جنگ میں مارے جا چکے ہیں وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ جب بھی تم کو موقع ملے کسی انگریز کو مار کر مسلمان فوج سے مل جاؤ۔ اگر تم اس دنیا میں کامیاب نہ ہو سکے تو تم کو جنت کے تمام درجے مل جائیں گے۔ تم یقیناً غداروں کے بادشاہ کنگ جارج پنجم کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ سب کچھ واضح ہو چکا ہے اور مسلسل قحط سالی بھی ہے۔ چوکنا ہو جاؤ اور مسلمانوں کے ساتھ جا ملو ایک دن تم اپنے وطن ہندوستان کو آزاد کرا لو گے۔ اسلام کا پرچم بلند ہو چکا ہے اور جلد ہی تم اس کو لہراتا دیکھو گے۔"

## 115. کوت العمارہ کی بغاوت 1916

1916 میں پہلی جنگ عظیم کے موقعے پر کوت العمارہ عراق میں برطانیہ کی قیادت میں ہندوستانی اور عثمانی فوجیوں کا آمنا سامنا ہوا۔ رائل انڈین آرمی میں موجود ہندوستان سے گئے مسلمان فوجیوں نے جب دیکھا کہ ان کا سامنا اپنے ہی مسلمان فوجیوں سے ہے تو وہ دوران جنگ ہی عثمانی فوجیوں کے ساتھ مل گئے اور اپنے ایماندار اور مجاہد ہونے کا ثبوت دیا۔ ان کی تعداد 300 سے زیادہ تھی۔

500 کے قریب ہندوستانی مسلمان فوجیوں نے اپنی انگلیوں کو خود ہی گولی سے اڑا دیا اور یوں جنگ سے دستبردار ہوئے۔ ان تمام مسلمان فوجیوں کا تعلق پاکستان آرمی کی 20 پنجاب رجمنٹ سے تھا۔ پٹھان فوجیوں کی تین رجمنٹس خلافت کی فوجوں کے ساتھ مل گئیں۔ پٹھان فوجیوں کی اس جنگ میں امتیازی بات یہ تھی کہ بہت سے پٹھان فوجیوں نے

خلافت کی فوج کے ساتھ ملنے سے پہلے انگریز فوجیوں پر فائر کھول کر ان کو قتل کیا اور پھر بھاگ کر خلافت کی صفوں میں جا پہنچے۔

جب کہ ہزاروں کی تعداد میں پنجاب رجمنٹ کے مسلمان فوجی یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے اور انگریزوں کے بادشاہ کے لئے مسلمانوں کے خلیفہ کی اسلامی افواج کے خلاف لڑتے رہے اور مرتے رہے۔ اس وقت ایک حوالدار نے خط میں لکھا کہ " عثمانی ہمارے چاچے مامے تو نہیں ہیں کہ ہم ان کے لئے لڑیں ہم ہندوستانی ہیں اور ہم ہندوستان کے لئے لڑیں گے "۔ بقول شاعر مشرق

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

## 116. میر مست آفریدی اور میر دست آفریدی "آفریدی برادران"

میر مست آفریدی اور میر دست آفریدی دونوں کا تعلق فرنٹیر فورس سے تھا۔ یہ دونوں سگے بھائی تھے۔ ان دونوں کو پہلی جنگ عظیم میں جنگ کے لئے کراچی سے یورپ بھیجا گیا جہاں پر میر مست آفریدی ایک رات آفریدیوں کی ایک پوری پلٹن لے کر خلافت کے اتحادی جرمن فوج کے ساتھ مل گیا اور خلافت کی طرف سے جرمن فوج کے ساتھ مل کر برطانیہ کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ حوالدار میر مست آفریدی اتنا باصلاحیت تھا کہ اس نے اس دور کے میڈیا کو بروئے کار لاتے ہوئے انگریز کی صفوں میں موجود ہندوستانی مسلمان سپاہیوں یعنی پنجاب، بلوچ اور فرنٹیر فورس رجمنٹس میں موجود مسلمان فوجیوں کو خلافت کی صفوں میں شامل ہونے کی بھرپور دعوت دی۔ اس کی دعوت کی وجہ سے بہت سے فوجی انگریز کی فوج سے بھاگ کر خلافت کی فوج میں شامل ہوگئے۔ اس کی اعلیٰ خدمات پر اس کو جرمن حکومت نے اپنا سب سے بڑا فوجی اعزاز آئرن کراس (نشان حیدر) دیا۔

دوسری طرف اس کے چھوٹے بھائی نے انگریزوں کی طرف سے بہادری کے جوہر دکھائے اور حکومت برطانیہ نے اس کو وکٹوریہ کراس (نشان حیدر) عطا کیا۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد میر دست خفیہ طور پر اپنے بڑے بھائی میر مست کے پاس جرمنی جا پہنچا۔ برطانوی حکومت آج تک اپنی اس رسوائی کو چھپاتی ہے اور میر دست آفریدی کی اچانک لاپتہ ہونے کے بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کرتی۔

## 117. لیفٹیننٹ عبدالرحمن پشاوری شہید

لیفٹیننٹ عبدالرحمن کا تعلق پشاور سے تھا۔ آپ علی گڑھ یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ آپ نے پہلی جنگ عظیم سے پہلے خلافت عثمانیہ کی فوج میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ پہلی جنگ عظیم کے موقعہ پر آپ نے گیلی پولی کی جنگ میں

بھرپور حصہ لیا اور ترک فوجیوں کے ایک دستے کی قیادت کی آپ اس جنگ میں تین بار زخمی ہوئے مگر محاصرے کے اختتام تک آپ محاذ جنگ پر ڈٹے رہے۔ اسی طرح کوت العمارہ کی جنگ میں آپ ایک دفعہ ایک پنجابی رجمنٹ کے نرغے میں آگئے آپ نے بھیس بدلہ اور ان کے ساتھ پنجابی میں باتیں شروع کر دی تو وہ آپ کو رائل انڈین آرمی کا فوجی سمجھ کر چھوڑ گئے اور یوں آپ نے ان کو چکما دیا۔ آپ کی شہادت استنبول میں بعد از جنگ واقعہ ہوئی آپ کی قبر مبارک بھی استنبول میں ہے۔

غازی عبدالرحمن شہید کی زندگی میں ہمارے لئے عبرت ہے کہ اگر وہ چاہتے تو رائل انڈین آرمی میں شامل ہو کر خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑتے مگر انہوں نے اسلام کا ساتھ دیا اور ایک غیرت مند مسلمان ہونے کا ثبوت دیا۔ انگریزوں کو آپ سے سخت نفرت تھی آپ کی شہادت کے بعد جب ترکی کی حکومت نے آپ کے فوجی اعزازات آپ کے گھر والوں کو بھجوائے تو انگریز حکومت نے وہ تمام اعزازت ہمیشہ کے لئے ضبط کر لئے۔

## 118. کیپٹن شاہ نواز خان آف انڈین نیشنل آرمی 1942

دوسری جنگ عظیم میں کہوٹہ سے تعلق رکھنے والے کیپٹن شاہ نواز خان انگریز کی فوج سے دستبردار ہو کر "آزاد ہند فوج" کے کمانڈر انچیف بنے اور انگریزوں کے خلاف برما کے مختلف محاذوں پر 80 ہزار باغی فوجیوں کی قیادت کی۔ ان فوجیوں میں مسلمان، ہندو اور سکھ شامل تھے۔ ان کو دیکھتے دیکھتے انڈین نیوی میں بھی جگہ جگہ بغاوتیں شروع ہو گئیں۔ گورکھا فوجی جو انگریز کے سب سے وفادار سمجھے جاتے تھے کراچی میں انہوں نے نیوی کے باغی سیلروں کے خلاف کاروائی کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ بغاوت اگرچہ ناکام ہوئی اور کیپٹن شاہ نواز خان کو اپنے دیگر ساتھیوں سمیت کورٹ مارشل کر کے سزائے موت سنائی گئی۔ مگر برطانوی سلطنت ہل کر رہ گئی ان کو نہ صرف کیپٹن شاہ نواز اور ان کے ساتھیوں کی سزائیں معاف کرنا پڑی بلکہ ان کا اعتماد بھی ہندوستانی فوج سے اٹھ گیا اور ان کو ہندوستان چھوڑنے کا اعلان کرنا پڑا۔

## 119. انڈین نیشنل آرمی کا مقصد

یہ بات قابل ذکر ہے کہ "آزاد ہند فوج" کا مقصد اسلامی حکومت کا قیام نہ تھا بلکہ یہ خالص وطنیت کی بنیاد پر ہندوستان کی آزادی کے لئے انگریزوں کے خلاف لڑ رہی تھی۔ مگر اس تھوڑی سی قومی غیرت نے بھی برطانیہ کو برصغیر سے بستر گول کرنے پر مجبور کر دیا۔

## 120. پاکستان آرمی اور انڈین نیشنل آرمی

پاکستان کی موجودہ پنجاب، بلوچ اور ایف ایف رجمنٹس برما میں ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑنے والی "آزاد ہند فوج" کے خلاف لڑیں۔ جنرل ایوب خان، موسی خان، یحیٰی خان، عبداللہ خان نیازی، ٹکا خان، گل حسن اور ضیاء الحق سب دوسری جنگ عظیم میں برما میں آزاد ہند فوج کو بڑھنے سے روکتے رہے تاکہ انگریز کا اقتدار ہندوستان پر قائم رہے اور یہاں کے عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں۔

## 121. افواج پاکستان کے پہلے سربراہان کی حقیقت

افواج پاکستان کے پہلے کئی سربراہان بھی کٹّر عیسائی تھے۔ آرمی کے پہلے تینوں کمانڈرانچیف کلاڈ اکلنک، فرینک میسیوری اور ڈگلس گریسی, پاکستان ایئر فورس کے پہلے سربراہ ائیر چیف مارشل پیری کین اور پاکستان نیوی کے پہلے چیف ایڈمرل جیمز جیفرڈ وہ جرنیل ہیں جو بنفس نفیس خود پہلی جنگ عظیم میں خلافت عثمانیہ کے خلاف لڑے۔ تو جب اسلام کے نام پر بننے والے اس قلعے پاکستان کو ایسے سپہ سالاران ملے جنھوں نے خلافت عثمانیہ کے بخرے کر دیئے تھے تو کیا وہ افواج پاکستان کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرتے؟

آئی ایس آئی کی بنیاد ایک آسٹریلوی نژاد برطانوی افسر میجر جنرل آر کیتھوم نے رکھی اور 10 سال تک اس کے ڈی جی رہے۔ ایس ایس جی کی بنیاد کرنل کاہون نے رکھی۔ پی ایم اے اکیڈمی کی بنیاد بریگیڈیر فرانسس انگل نے رکھی۔ یوں پاکستان آرمی کی تاسیس ہی اسلام دشمنوں نے رکھی۔

بقول شاعر

بنیاد غلط، تعمیر غلط، افکار غلط، کردار غلط

## 122. افواج پاکستان میں اسلامی نظام کا نظریہ

افواج پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کا نظریہ اس وقت پنپنے لگا جب پاکستان نے 1980 کی دہائی میں روس کے خلاف جنگ میں افغان مجاہدین کی مدد کرنا شروع کی۔ اس بات کا خیال رہے کہ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کی روس کے خلاف افغان مجاہدین کی مدد کسی اسلامی جذبے سے نہ تھی بلکہ روس گوادر اور کراچی کی بندرگاہ پر قبضہ کرنا چاہتا تھا اور پاکستانی فوج اس سے چند سال قبل ہندوستان سے شکست کھا کر مشرقی پاکستان گنوا چکی تھی۔ اب کی بار روس اور ہندوستان نے بلوچستان میں مسلح بغاوتیں اٹھائیں اور صوبہ سرحد یعنی موجودہ خیبر پختونخواہ میں قوم پرست پارٹیوں کی مدد سے گریٹر پختونخواہ اور

پشتونستان کے نظریات کو فروغ دیا۔ روس نے ہزاروں کی تعداد میں پشتون نوجوانوں کو مفت اعلیٰ تعلیم کے سکالرشپ دیئے تاکہ کمیونسٹ نظریات کے حامل افراد کو ملک کے کلیدی منصبوں پر بٹھایا جاسکے۔

روس کو افغانستان میں ہی روکنا پاکستان کی مجبوری بن چکی تھی۔ پاکستانی اسٹیبلیشمنٹ نے ایک بار پھر مذہب کے کارڈ کو استعمال کیا اور 230 سال بعد راتوں رات اس فوج کا موٹو ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ بنا دیا گیا۔ مذہب کو بطور آلہ یعنی ٹول TOOL استعمال کرنا اس شاطر اسٹیبلشمنٹ کی ایک ایسی چال ہے جس میں پاکستانی عوام ہمیشہ سے پھنستے آرہے ہیں اور اس موقعے پر بھی جہاد افغانستان کے پرکشش نعرے میں پھنس گئے۔ پاکستانی فوج اس سے پہلے مذہب کے نام پر بنگلہ دیش میں البدر اور الشمس کے نام سے جہادی تنظیمیں بنا کر تجربہ حاصل کرچکی تھی۔

فوج کی سرپرستی میں جہادی تنظیموں کا وجود عمل میں آیا۔ جن میں جہادیوں کو سمجھایا گیا کہ روس ایک دہریہ کافر ہے۔ اسلام کا دشمن ہے اور ہمارے افغانی بھائیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے۔ پاکستانی مذہبی مسلمانوں کا یہ جوش و خروش دیکھ کر فوج نے ہندوستانی کشمیر میں بھی محاذ کھول دیا۔

## 123. لیفٹیننٹ جنرل ظہیر الاسلام رحمہ اللہ کا آپریشن خلافت 1995

جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت اتنی جاذب ہے کہ اس کا مثبت اثر ان افسران اور سپاہیوں پر بھی ہوا جو مجاہدین کو روس کے خلاف تیار کر رہے تھے۔ ان میں سب سے پہلا نام لیفٹیننٹ جنرل ظہیر الاسلام عباسی رحمہ اللہ اور ان کے ہم خیال فوجی افسران کا ہے۔ جنہوں نے 1995 میں طالبان کی اسلامی امارت کی طرز حکمرانی سے متاثر ہو کر پاکستان میں اسلامی انقلاب لانے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے کا نام "آپریشن خلافت" رکھا گیا۔ بریگیڈیئر مستنصر باللہ اس جماعت کے امیر تھے کرنل محمد آزاد منہاس اور کرنل عنایت اللہ خان سمیت 38 فوجی افسران اس انقلابی تحریک کے رکن تھے۔ بدقسمتی سے آئی ایس آئی اور ایم آئی نے اس منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ وہی آئی ایس آئی جو افغانستان میں تو اسلام کے نام پر جہاد کروا رہی تھی مگر جب وہی اسلام ان کے پاس آیا تو ان اسلام پسند فوجی افسران کو اٹک قلعہ میں قید کر دیا گیا۔ جس کے بعد ان کا کورٹ مارشل کیا گیا اور ان سے جیلوں کو بھر دیا گیا۔ یہ انقلاب اگرچہ ناکام ہوا مگر آپریشن خلافت نے ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا ڈھونگ رچانے والی اس فوج کا اصل چہرہ بے نقاب کر دیا۔

## 124. ادارۃ الپاکستان 2001

اس کے بعد نائن الیون کا واقعہ ہوا اور پاکستانی فوج کو اس دفعہ اپنی فوجی بادشاہت اس میں بچتی ہوئی دکھائی دی کہ امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بن کر "سب سے پہلے پاکستان" کا جھوٹا نعرہ لگایا جائے۔ اس مقصد کے لئے جہادیوں کو دہشت گرد قراد دیا گیا اور ان کو چن چن کر قتل اور پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔

یہ قانون فطرت ہے کہ ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے۔ یہ رد عمل سول اور فوجی دونوں سطحوں پر ہوا۔ افواج پاکستان میں "ادارۃ الپاکستان" کے نام سے جہادی فوجیوں کی ایک خفیہ تنظیم کام کر رہی تھی۔ اس تنظیم کا مقصد پاکستان میں اسلامی انقلاب لانا تھا۔ جس کے سربراہ ایئر فورس کے اسسٹنٹ وارنٹ افسر خالد محمود رحمہ اللہ تھے۔ جن کو فوج میں جہادی، ڈاکٹر غوری کے نام سے جانتے تھے اور اس تنظیم کا مختصر نام "ادارہ" یعنی آرگنائیزیشن تھا۔ پاکستان کے افغانی مسلمانوں کے خلاف امریکہ کے ساتھ اتحاد کے بعد اس تنظیم نے جنرل مشرف کی حکومت کے خلاف بڑی تعداد میں آرمی، نیوی اور ائیر فورس کے فوجیوں کو شامل کیا۔

فروری 2002 میں اس تنظیم نے جیش محمد کے ساتھ مل کر جیکب آباد ائیر بیس میں موجود امریکیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی جس میں 60 فوجیوں نے موت پر بیعت کی مگر حملہ کرنے سے چند لمحے پہلے جیش محمد کی قیادت نے ساتھ چھوڑ دیا اور اس منصوبے پر عمل نہ ہو سکا۔

اس کے بعد اس تنظیم نے جنرل پرویز مشرف کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کئی منصوبے بنائے جن میں سے آخری منصوبہ 14 دسمبر 2003 کا ہے۔ جس میں جھنڈا چیچی راولپنڈی کے مقام پر پرویز مشرف کی گاڑی کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی جس میں چند سیکنڈوں کی تاخیر سے پرویز مشرف بال بال بچ گئے۔

اس واقعے کے بعد چند شواہد سے آئی ایس آئی اور ایم آئی، ادارۃ الپاکستان تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ بڑی تعداد میں آرمی، نیوی اور ائیر فورس میں فوجیوں کو حراست میں لیا گیا۔ ان پر بدترین تشدد کیا گیا۔ جس میں کوہاٹ سے تعلق رکھنے والے کارپورل ٹیکنیشن حشمت علی رحمہ اللہ اپنی جان کی بازی ہار گئے۔ ان سب قیدیوں کا بڑے پیمانے پر کورٹ مارشل کیا گیا۔ ڈاکٹر خالد محمود اور ان کے سرکردہ فوجی ساتھیوں کارپورل ٹیکنیشن نوازش، جونیئر ٹیکنیشن نیاز، جونیئر ٹیکنیشن عدنان رشید، سپاہی اسلام صدیقی اور سویلین مشتاق کو سزائے موت سنائی گئی۔ صوبیدار اسلم، نائیک طاہر، سنیئر ٹیکنیشن کرم دین اور جونیئر ٹیکنیشن نصر اللہ کو عمر قید سنائی گئی جو کہ تادم تحریر ساہیوال کی جیل میں پابند سلاسل ہیں۔ جن کو 2031 میں رہا کیا جانا ہے۔ اس کے علاوہ ادارۃ الپاکستان کے دوسرے فوجی کارکنان کو 2 سے 15 سال تک کی مختلف سزائیں سنائی گئیں۔

## 125. القاعدہ پاکستانی فوج میں 2003

مارچ 2003 میں القاعدہ کے خالد شیخ فک اللہ اسرہ اور دیگر رہنماؤں کو پناہ دینے اور سہولت کاری کے جرم میں کرنل خالد عباسی، کرنل عبد الغفار، میجر عادل قدوس شہید رحمہ اللہ اور ان کے دیگر افسران ساتھیوں کا کورٹ مارشل کیا گیا۔

## 126. حزب التحریر پاکستانی فوج میں 2003

جنرل پرویز مشرف کے سٹاف کیپٹن اور سیکورٹی انچارج کیپٹن عمران سخاوت اور ان کے رفقاء کرنل شاہد بشیر وغیرہ کو حزب التحریر کے ساتھ روابط کے جرم میں کورٹ مارشل کرکے جیلوں میں بھیجا گیا۔ ان افسران کا راز ائیر فورس کے ایک قادیانی فوجی افسر نے فاش کیا جس کی اطلاع پر آئی ایس آئی نے ان افسران کو گرفتار کیا۔

## 127. لال مسجد آپریشن اور دو غیور پاکستانی کمانڈوز 2007

2007 کے لال مسجد آپریشن کے دوران ایس ایس جی کے دو غیور کمانڈوز حوالدار غلام احمد اور سپاہی شاہد شہزاد نے نہتی طالبات پر گولی چلانے اور فاسفورس پھینکنے سے انکار کیا جن کا کورٹ مارشل کرکے ان کو اڈیالہ جیل بھیج دیا گیا۔ ان کو 14 سال قید بامشقت سنائی گئی۔ اللھم فک اسرھما

## 128. میجر ہارون عاشق فک اللہ اسرہ 2008

میجر ہارون عاشق جن کا تعلق ایس ایس جی سے تھا انہوں نے 2003 میں ہونے والے انگور اڈہ آپریشن کے ذمہ دار میجر جنرل فیصل علوی کو 2008ء میں قتل کیا۔ میجر صاحب آج بھی پابند سلاسل ہیں۔

## 129. پرویز مشرف اور جی ایچ کیو پر حملے 2009

ایس ایس جی کے نائیک ارشد اور میڈیکل کور کے نائیک عثمان کو بالترتیب پرویز مشرف اور جی ایچ کیو پر حملہ کرنے پر سزائے موت سنائی گئی۔ نائیک عثمان نے جو کارنامہ سرانجام دیا اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی کہ کس طرح پاکستان آرمی کے گڑھ اور محفوظ ترین جی ایچ کیو راولپنڈی میں اپنے ساتھیوں سمیت گھس گئے اور وہاں پر موجود افسران کو یرغمال بنالیا۔

ایسے کارناموں کے لئے چیتے کا جگر چاہیے اور شاہین کا تجسس۔ جہاد پاکستان کی تاریخ میں ایسے بہادر اور جیدار مجاہد کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

## 130. بریگیڈئر علی خان اور ان کے ساتھی 2011

2 مئی 2011 کو محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت ہوئی۔ امریکیوں کو آئی ایس آئی کے کرنل اقبال نے شیخ صاحب رحمہ اللہ کی موجودگی کی اطلاع دی۔ آئی ایس آئی کو چند افسران کے بارے میں اطلاع ملی جو امریکیوں کی دراندازی اور شیخ صاحب رحمہ اللہ کی شہادت پر غم وغصہ کا اظہار کر رہے تھے۔ آئی ایس آئی نے ان محب وطن اور اسلام پسند افسران کو غائب کیا اور پھر ان کا کورٹ مارشل کر کے جیلوں میں بھیج دیا جن میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ بریگیڈیئر علی خان، میجر سہیل اکبر، میجر جواد بصیر، میجر عنایت عزیز اور میجر افتخار وغیرہ۔

## 131. القاعدہ برصغیر پاکستان نیوی میں 2014ء

6 ستمبر 2014 میں پاکستان نیوی کے افسران نے دو بحری جہازوں کو قبضہ میں لیکر بحر ہند میں کھڑے امریکی اور انڈین نیوی کے جہازوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر نیوی کے ایس ایس جی کمانڈوز نے اس کاروائی کو ناکام بنا دیا۔ اس منصوبے کو "معرکہ اسامہ بن لادن" کا نام دیا گیا۔ اس حملے کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح امریکہ اور پاکستان کا اسلام کے خلاف اتحاد ٹوٹ جائے گا اور پاکستان اور انڈیا کی جنگ چھڑ جائے گی۔ جنگ کے نتیجے میں مجاہدین پاکستان کے لئے پاکستان میں اسلامی انقلاب کی راہیں کھل جائیں گی اور پاکستان کی کرائے کی یہ فوج ہندوستان کے ہاتھوں خوب ذلیل ہو گی۔

اس کاروائی کے سرخیل لیفٹیننٹ ذیشان رفیق رحمہ اللہ تھے جنہوں نے بحری جہاز پر محاصرے میں آنے کے بعد بارودی جیکٹ کا استعمال کر کے فدائی حملہ سر انجام دیا۔ دوسرا اہم کردار لیفٹیننٹ اویس جھاکرانی کا تھا جو نیوی کے کمانڈوز اور میرین سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ ایک پیٹی افسر سمیت نیوی کے دوسرے کئی مجاہد اہلکار بھی شہید کر دیئے گئے۔ اس معرکے میں 35 سے زیادہ نیوی کے کمانڈوز بھی ان مجاہد افسران کے ہاتھوں مارے گئے۔ کچھ افسران کو بحری جہاز کے کیبن میں بند کر دیا گیا تھا بعد میں ان کو گرفتار کر کے کورٹ مارشل کیا گیا اور سب کو سزائے موت سنائی گئی۔ یہ مجاہد افسران آج بھی کراچی جیل کی کال کوٹھڑیوں میں سزائے موت کے منتظر ہیں ۔ ان مجاہد افسران کے نام یہ ہیں ۔ لیفٹیننٹ حماد، لیفٹیننٹ عرفان ، لیفٹیننٹ ارسلان، لیفٹیننٹ ہاشم ، لیفٹیننٹ احسان اور لیفٹیننٹ محمد ۔ فک اللہ اسرھم اجمعین۔ آمین

## 132. کمانڈو مدثر اقبال اور سانحہ آرمی پبلک سکول 2014

16 دسمبر 2014 کو آرمی پبلک سکول کا ایک دلخراش اور افسوسناک سانحہ ہوا۔ جس میں ڈیڑھ سو کے قریب معصوم بچے شہید کر دئے گئے۔ پہلے میڈیا نے یہ کاروائی مجاہدین کے نام منسوب کی مگر جلد ہی اس کی حقیقت اس وقت کھل کر سامنے آگئی جب اس آپریشن میں شریک ایس ایس جی کے کمانڈو نائیک مدثر اقبال نے سوشل میڈیا پر آکر اقبال جرم کیا اور بتایا کہ کس طرح آپریشن کے انچارج میجر جواد کے حکم پر معصوم بچوں کو گولیوں سے نشانہ بنایا گیا تا کہ مجاہدین کو بدنام کیا جاسکے۔ مدثر اقبال فوج ترک کر کے مجاہدین کے ساتھ جاملے ہیں۔

اس واقعے کے بارے میں بہت سے شواہد ملتے ہیں کہ یہ سب کچھ فوج کا ہی کیا دھرا تھا مثال کے طور پر فوج آج تک اس بات کا جواب نہیں دے سکی کہ اس دن فوجی افسران کے تمام بچے سکول سے کیوں غیر حاضر تھے۔ جبکہ یہ سکول بنا ہی فوجی افسران کے بچوں کے لئے ہے۔ کیا یہ محض اتفاق تھا یا فوجی افسران کو پہلے ہی سے اپنے بچے سکول بھیجنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

پاکستان آرمی ہر سال 16 دسمبر کو اپنے ہی ہاتھوں سے قتل کئے ہوئے بچوں کا سوگ مناتی ہے اور کاروائی کا سارا ملبہ مجاہدین پر ڈالتی ہے۔ مجاہدین اسلام اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جنگ میں بچوں، عورتوں، بوڑھوں، راہبوں اور عوام کو مارنا جائز نہیں ہے۔

## 133. لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز رحمہ اللہ 2019

جنرل شاہد عزیز صاحب پاکستان فوج کے ایک قابل ترین افسر تھے۔ آپ کو امریکہ کی اسلام کے خلاف اس جنگ میں اپنے کردار پر بہت پشیمانی تھی۔ آپ نے 2005 میں ریٹائرمنٹ کے بعد امریکہ کے ساتھ خفیہ تعلقات اور پاکستانی فوج کے جرائم کو اپنی کتاب "یہ خاموشی کہاں تک" میں کھل کر بیان کیا۔ اس کتاب پر آپ کا کورٹ مارشل کرنے کا مطالبہ بھی ہوا۔ پرویز مشرف نے آپ کو غیر متوازن انسان قرار دیا۔ آپ کی شہادت کے بارے میں متضاد اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ سب سے مستند بات جو القاعدہ برصغیر نے جاری کی ہے وہ یہ کہ آپ کو فوج کی خفیہ جیل میں دوران حراست شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جنرل صاحب رحمہ اللہ کی کتاب کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- میں سابقہ فوجی کی حیثیت سے شرمندہ ہوں کہ فوج نے ایسے کام کیے ہیں۔
- پاکستان کے ائیر پورٹس امریکہ کو دینے کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا۔

- گوادر کے راستے امریکی میرینز پاکستان میں داخل ہوئے۔
- گوادر کے ساحل پر موجود امریکی ٹینکوں کے نشانات میں نے خود دیکھے تھے۔
- جیکب آباد، شمسی اور پسنی ائیر پورٹس سے امریکی ائیر فورس کی باقاعدہ پروازیں ہوتی رہیں۔
- جو پاکستانی پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیے گئے فوج کو اسکا علم نہیں تھا۔
- ہم نے خواتین اور بچوں تک کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا ہے۔
- مشرف نے سی آئی اے اور ایف بی آئی کو پاکستان میں کام کرنے کی اجازت دی۔
- مشرف کے سی آئی اے کو پاکستان میں کام کرنے کی اجازت دینے پر کچھ فوجی ناخوش تھے۔
- اس وقت پاکستان میں بلیک واٹر کے علاوہ بہت سی اور ایجنسیاں بھی کام کر رہی ہیں۔
- پاکستان میں دہشت گردی امریکی ایجنٹس کروارہے ہیں۔
- دہشت گردی کی جنگ کو امریکہ، بھارت اور اسرائیل نے پاکستان کی جنگ بنادیا ہے۔
- افغانستان میں امریکہ کی موجودگی کی مخالفت پر پاکستان کے لوگوں کو مارا جارہا ہے۔
- پاکستان کی فوج امریکیوں کے ساتھ افغانیوں کو مارنے میں برابر کی شریک ہے۔
- جن لوگوں کو ڈرون حملے کر کے مارا جاتا ہے وہ بھی بے قصور ہوتے ہیں۔
- مذہب پر عمل کرنے والے کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا ہے۔
- آج ہم اللہ اور اسلام کی بات کرنے والے کو انتہا پسند کہتے ہیں۔
- ہم نے اللہ اور اسلام کو جائے نماز کی طرح لپیٹ کر رکھ دیا ہوا ہے۔
- فوج کے بڑے عہدیداروں میں جہاد کے جذبے میں کمی آچکی ہے۔
- آج بھی بہت سے لوگ امریکہ کا ساتھ دینے کو بہترین پالیسی سمجھتے ہیں۔
- امریکہ نے ایک اسلامی ملک افغانستان پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔
- امریکی پیسے اور حکومت کے لالچ نے پاکستان کو امریکہ کی جنگ میں جھونک دیا ہے۔
- اگر امریکہ کے پیسے سے معیشت درست ہونی ہوتی تو اب تک ہو چکی ہوتی۔
- ہم نے امریکہ کو خدا سمجھ رکھا ہے۔

- امریکہ اپنے مفاد کے لیے میڈیا پر کروڑوں روپے خرچ کر رہا ہے۔
- گوادر کی بہت سی زمینیں غبن کے ذریعے بیچ دی گئیں۔
- عزیز آئیل سکینڈل کی انکوائیری جنرل حامد نے جہاں تھی وہیں رکوادی۔
- ڈیزل کی امپورٹ میں سالانہ نوے ارب روپے کا گھپلا ہوتا ہے۔
- مشرف بارہ اکتوبر سے پہلے ہی حکومت پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔
- ہم نے کارگل میں بہت زیادہ نقصان اٹھایا۔

## 134. فوج میں بغاوت کی موجودہ صورتحال

2002 میں فاٹا میں آپریشن المیزان شروع ہوا جو کہ 2006 تک جاری رہا۔ اس کے بعد آج کے ضرب عضب اور ردالفساد کے خلاف پاکستان آرمی، نیوی اور ائیر فورس میں اندر سے مزاحمت جاری ہے۔ غیرت مند اسلام پسند فوجی ان آپریشنز میں حصہ لینے یا مجاہدین کے ساتھ رابطوں کے الزامات میں لاپتہ کئے جارہے ہیں۔ کیپٹن طارق رحمہ اللہ، لیفٹیننٹ اسامہ (پاکستان نیوی) صوبیدار لطف الرحمن (آرمڈ کور)، سپاہی حسن قادر (آزاد کشمیر رجمنٹ)، سپاہی ملک زادہ رحمہ اللہ (ایف سی) اور سپاہی ذاکر (جنہوں نے سوشل میڈیا پر عافیہ صدیقی کے حق میں بیان جاری کیا تھا) وغیرہ ان کی چند مثالیں ہیں۔

اب تک ہم نے ان غیور مسلمان فوجیوں کا مختصر ذکر کیا۔ جنہوں نے فوج کے اندر رہتے ہوئے اسلامی نظام اور اسلام کی خدمت کی۔ جنہوں نے فوج کے اندر سے ہی مجاہدین اسلام کا ساتھ دیا۔ اب ہم مختصراً فوج کے اندر خفیہ اداروں، ان کی گرفتاری کا طریقہ کار، کورٹ مارشل اور مارشل لاء کے نفاذ کے طریقہ کار پر بات کریں گے تاکہ قارئین کو آگاہی ہو جائے کہ فوج کے اندر رہ کر کلمہ حق کہنا کتنا مشکل کام ہے اور فوج کا یہ عِفریت سمجھ میں آجائے۔

## 135. فوج کے اندر انٹیلی جنس کے ادارے

فوجیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کے لئے انٹیلی جنس کے ادارے کام کرتے ہیں جو اسلام، آئین اور تمام اخلاقی و معاشرتی قوانین سے بالاتر ہوتے ہیں۔ آرمی کے اندر اس شعبے کا نام FIU، نیوی کے اندر FSR اور ائیر فورس کے اندر اس کو FLU کہا جاتا ہے۔ یہ شعبے بالترتیب ڈاریکٹوریٹ آف ملٹری انٹیلی جنس، ڈاریکٹوریٹ آف نیول انٹیلی جنس اور ڈاریکٹوریٹ آف ائیر انٹیلی جنس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ جو فوجی اپنی پیشہ ورانہ سرگرمیوں اور فن سپاہ گری میں ناکام

ہو جاتے ہیں تو وہ دوسروں کی ٹوہ لگانے، عیب تلاش کرنے اور جھوٹ تراشنے کا کام سیکھنے کے لئے ان شعبہ جات میں جانے کی درخواست دیتے ہیں۔ فوج میں موجود قادیانی، شیعہ، پرویزی اور عیسائی طبقہ ان شعبوں میں جانے کے لئے تڑپتا ہے۔ فوج بھی ایسے عناصر کو ایسے شعبہ جات میں خوشی خوشی لیتی ہے کیونکہ اسلام پسند فوجیوں کو کنٹرول کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ ان کو ہر نماز پڑھنے والے اور داڑھی والے فوجی پر کڑی نظر رکھنی ہوتی ہے۔ جب کسی ایسے فوجی کو اٹھا لیا جاتا ہے تو اس پر بدترین تشدد کیا جاتا ہے۔ لمبے لمبے عرصے تک اس کو قیدِ تنہائی میں رکھا جاتا ہے۔ S.I.B ایک ایسا ادارہ ہے جسے فوجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لاپتہ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ جب کسی فوجی کو منظر عام پر لانا ہو مگر سول جیل بھیجنا ہو یا پھانسی پر چڑھانا ہو تاکہ نشان عبرت بن سکے تو اس کا کورٹ مارشل کیا جاتا ہے۔

## 136. ایجنسیوں نے اس ملک کو یر غمال بنایا ہوا ہے

پاکستانی فوج محکمہ دفاع کے تحت ذیلی ادارہ ہے اور آئی ایس آئی اس فوج کا ایک ذیلی شعبہ ہے۔ محکمہ دفاع یا منسٹری آف ڈیفنس ایک وفاقی وزیر کے ماتحت ہوتا ہے اور وفاقی وزیر، وزیر اعظم کے ماتحت ہوتا ہے۔ آئینی اور قانونی طور پر تو ایسا ہونا چاہیے کہ فوج اور آئی ایس آئی اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائے اور آئینی اور قانونی حیثیت کے مطابق اپنی حدود میں رہے مگر ہمارے ملک میں الٹی گنگا بہتی ہے۔ ایک ذیلی ادارے اور اس کے ایک ذیلی شعبے نے وطن عزیز کے ہر ادارے، ہر باشندے اور ہر محکمے اور ان میں کام کرنے والے افراد کو قومی سلامتی کے عنوان کے تحت یر غمال بنا رکھا ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر نہ کوئی سیاسی پارٹی اقتدار میں آسکتی ہے نہ کوئی قانون سازی ہو سکتی ہے نہ عدالتیں کوئی مبنی بر انصاف فیصلہ کر سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی خارجہ یا داخلہ پالیسی بن سکتی ہے۔ یہ ذیلی ادارے اس ملک پر 40 سال تک بلا شرکت غیرے حکومت بھی کر چکے ہیں۔

## 137. مارشل لاء کیسے لگتا ہے

ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1804 میں بنگال ریگولیشن کے نام سے مارشل لاء کے نفاذ کا قانون جاری کیا۔ جس کی رو سے ایسٹ انڈیا کمپنی جب بھی ضروری سمجھے اپنے زیر تسلط کسی بھی ہندوستانی علاقے میں مارشل لاء لگا سکتی تھی۔ اس کے بعد ہندوستان میں مختلف اوقات میں جگہ جگہ مارشل لاء لگایا گیا۔

مارشل لاء کا یہ قانون اور یہ رواج پاکستانی فوج کو بھی ورثے میں ملا مگر ایسٹ انڈیا کمپنی اور پاکستانی فوج کے مارشل لاء میں فرق یہ ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے کبھی بھی اپنی حکومت کا تختہ الٹ کر ہندوستان پر مارشل لاء نہیں لگایا مگر پاکستانی فوج

نے کئی مرتبہ منتخب اور آئینی حکومتوں پر قبضہ کر کے 40 سال تک مارشل لاء لگا کر رکھا۔ مغرب نے ترکی، مصر اور الجزائر میں اسلام پسند حکومتوں کا تختہ مارشل لاء کے ذریعے الٹوایا۔

اس کی آسان مثال ایسی ہے کہ ایک کارخانے میں ہزاروں مزدور کام کرتے ہوں اور اس کی حفاظت کے لئے چاروں طرف چوکیدار تعینات ہوں۔ اب چوکیدار کارخانے کے مالک کو کہیں کہ دراصل یہ کارخانہ ہماری بدولت قائم ہے ورنہ پڑوسی تو اس پر قبضے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ چونکہ ہم دن رات اس کی حفاظت کرتے ہیں اس لئے کارخانے کے تمام امور میں ہم سے مشورہ کیا جائے اور جیسی جیسی ہدایات آپ کو دی جائیں اس پر عمل ضروری ہے اور کبھی کبھی یہ چوکیدار اس کارخانے کے مالک کی سیٹ پر بھی قبضہ کر لیا کریں اور پھر مزدوروں کو مخاطب کر کے کہیں۔

"میرے عزیز مزدورو! (میرے عزیز ہم وطنو!)"

## 138. کورٹ مارشل یا فوج کا نظام انصاف

کورٹ مارشل یا فوجی عدالت اس ضابطے کی کاروائی کا نام ہے جس میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ جہاں پر جج، جیوری اور وکیل سب فوجی ہوتے ہیں۔ کسی پاکستانی شہری یا کسی پاکستانی عدالت یا کسی پاکستانی ادارے کو یہ اختیار نہیں کہ فوجی عدالت میں چلنے والے مقدمے تک رسائی حاصل کر سکے یا اس کی میڈیا کوریج کر سکے یا یہ دریافت کر سکے کہ کس پر کونسا مقدمہ چل رہا ہے؟ کیوں چل رہا ہے؟ کہاں چل رہا ہے؟ ملزم کون ہے؟ الزامات کیا ہیں؟ گواہان کون ہیں؟ ثبوت کیا ہیں؟ جج کون ہے؟ وکیل کون ہے؟ نہ ہی کورٹ مارشل کے فیصلے کے خلاف پاکستان کی کسی بھی عدالت میں کسی قسم کی اپیل کی جاسکتی ہے کیونکہ پاکستان کا "اسلامی" آئین فوج کو یہ امتیاز دیتا ہے کہ فوجی عدالت کے فیصلوں کو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح کوئی شہری یا اخبار یا میڈیا اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ فیصلہ مبنی بر انصاف نہیں ہوا۔

## 139. فوجی عدالت سب عدالتوں سے بالاتر ہے

یہاں پر ایک باریک نکتے کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے عدالتی نظام میں سول جج کی کرسی پر بیٹھنے کے لئے کم از کم ایل ایل بی کی ڈگری، پی سی ایس کے مقابلے کے امتحان میں کامیابی اور جوڈیشل اکیڈمی لاہور سے تربیت کی سند لازمی ہے۔ امیدوار کو آئین پاکستان، ضابطہ فوجداری ایکٹ، تعزیرات پاکستان، قانون شہادت اور دیگر اہم قوانین کا بخوبی علم ہونا چاہیے یعنی جج بننے کے لئے آپ کو پہلے ایک وکیل بننا ہو گا جو پاکستان بار کونسل کا رکن ہو۔ اس کے بعد امیدوار کو سول جج یا چھوٹے درجے کے جج کے منصب پر کام کرنے کا اختیار مل جاتا ہے۔

پھر ایک لمبے عرصے کے جوڈیشل فرائض سرانجام دینے کے بعد اعلی کارکردگی اور تجربے کی بنیاد پر اس کو ہائی کورٹ میں ترقی دے کر ہائی کورٹ میں جج لگا دیا جاتا ہے اس کے بعد وقت کے ساتھ ایک عرصہ تک ہائی کورٹ میں فرائض منصبی سرانجام دینے کے بعد بہت سخت جانچ پڑتال، سنیارٹی اور تجربے کی بنیاد پر قومی اسمبلی کی پارلیمانی کمیٹی کی سفارش پر صدر پاکستان سے منظوری کے بعد اس کو سپریم کورٹ یا عدالت عظمیٰ کا جج مقرر کر دیا جاتا ہے۔ مجسٹریٹ سے سپریم کورٹ کا جج بننے میں 15 سے 20 سال لگ جاتے ہیں۔ سماعتیں سنتے سنتے اور فیصلے کرتے کرتے اور انصاف کی فراہمی میں اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔

دوسری طرف کورٹ مارشل کرنے والے افسران "فوجی" ہوتے ہیں۔ جو ایف اے یا ایف ایس سی پاس ہوتے ہیں۔ پاکستان کا آئین ان کے نزدیک ایک کاغذ کا پرزا ہوتا ہے۔ ضابطہ فوجداری ایکٹ کیا ہے؟ قانون شہادت کیا ہے؟ پی ایل ڈی کس بلا کا نام ہے؟ جوڈیشل اکیڈمی کدھر واقع ہے؟ ایل ایل بی کس کا مخفف ہے یا اس میں کتنے سبجیکٹ ہوتے ہیں؟ ان افسران کو ان باتوں کی شدھ بدھ بھی خبر نہیں ہوتی۔ مگر اس ملک کا باوا آدم ہی نرالا ہے کہ سپریم کورٹ کے فل بینچ یعنی چیف جسٹس آف پاکستان اور ان کے 18 رکنی بینچ کے کسی بھی فیصلے کو تو دوبارہ سماعت یا نظر ثانی کے لئے چیلنج کیا جا سکتا ہے مگر کورٹ مارشل کے فوجی افسران کے فیصلے کو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

کیا کورٹ مارشل متوازی عدالتی نظام نہیں ہے؟ کیا کورٹ مارشل بنیادی انسانی و اسلامی حقوق کا خون نہیں ہے؟ کیا کورٹ مارشل قانون و انصاف کا مذاق نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر وطن عزیز میں اتنا بڑا اور وسیع نظام انصاف جاری رکھنے کا فائدہ کیا ہے؟

## 140. سپریم کورٹ آف پاکستان بمقابلہ پاکستان آرمی

سپریم کورٹ کا ادارہ پاکستان آرمی کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ پاکستان آرمی سپریم کورٹ کے ہر اس آرڈر یا فیصلے کو جوتے کی نوک پر رکھتی ہے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔ پاکستان آرمی اپنی مرضی کے ججوں کو اس منصب پر بٹھاتی ہے پھر ان سے اپنی مرضی کے فیصلے کرواتی ہے۔ کتنے ہی سویلین افراد کو فوج نے گرفتار کر کے صرف کاغذات میں ان کو فوجی اہلکار ظاہر کر کے ان کا کورٹ مارشل کر دیا ان کو پھانسیوں پر لٹکا دیا۔ ان کے اہل خانہ نے سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کیں کہ یہ افراد تو فوجی ہی نہیں تھے تو فوج کیسے ان کا کورٹ مارشل کر کے ان کو پھانسیوں پر چڑھا سکتی ہے؟ مگر چونکہ سپریم کورٹ کے پاس یہ اختیار ہی نہیں کہ وہ کورٹ مارشل کی دستاویزات کو ہاتھ بھی لگائے۔ تو اب یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ بندے فوجی تھے یا نہیں۔ اس لئے مشرف کیس کے سویلین مشتاق احمد، غلام سرور بھٹی، راشد قریشی، توصیف زبیر

اور اخلاص روسی سویلین ہو کر بھی فوج کے ہتھے چڑھے اور فوج نے ان کو فوجی اہلکار ظاہر کرنے کے بعد پھانسیوں پر چڑھا دیا۔

لاپتہ افراد کے کمیشن کے سربراہ جسٹس جاوید اقبال کی سرکاری رپورٹ کے مطابق 3 ہزار افراد 2003 سے اب تک لاپتہ ہیں۔ ملکی عدالتوں نے بار بار ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کئے ہیں مگر فوج نے آج تک کسی عدالتی حکم کی تعمیل نہیں کی۔ محترمہ آمنہ مسعود جنجوعہ، کرنل انعام الرحیم، ماما قدیر بلوچ اور منظور پشتون نے پرامن احتجاج اور قانون کا ہر طریقہ آزما لیا مگر یہ فوج ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

اس ملک میں اسلام پسندوں کو کچلنے کے لئے کورٹ مارشل کا ہتھکنڈا استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ ارباب حکومت اور ریاستی انتظامیہ افواج پاکستان کی اسلام دشمنی کو اچھی طرح جانتی ہے اس لئے کورٹ مارشل یا فوجی عدالتوں جیسے ظلم کدوں پر چپ سادھ بیٹھے ہیں۔

## 141. طوطا چشم فوج

اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک میں لاکھوں مسلمان ہندوستان سے ہجرت کر کے اس لئے آئے کہ ان کو یہاں شرعی نظام مل جائے گا۔ ہجرت کے سفر میں لاکھوں مسلمان شہید کر دیے گئے۔ مسلمان خواتین کی عصمت دریاں کی گئیں۔ مسلمانوں نے شریعت کی خاطر ہندوستان میں اپنا سب کچھ چھوڑا اور اس وطن میں آباد ہوئے۔

پاکستانی فوج نے پہلی فرصت میں آدھا پاکستان آبنائے بنگال میں ڈبو دیا اور اس بچے کچے پاکستان میں بھی اپنی پیشہ ورانہ عادت سے مجبور ہو کر مزید کئی "بنگلہ دیش" بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ پاکستان کا قیام بھی در حقیقت اسلام پسندوں اور علماء اسلام کی مرہون منت ہے۔ اگر علماء کرام تحریک پاکستان کی حمایت نہ کرتے تو کبھی بھی یہ پاکستان وجود میں نہ آ سکتا تھا۔ 1948 کی جنگ میں اسلام پسندوں نے کشمیر کا کچھ حصہ آزاد کروا کر پاکستان کو دیا۔ 1965 کی جنگ میں اسلام پسند ہی اس فوج سے آگے آگے لڑتے رہے۔ 1971 کی جنگ میں البدر اور الشمس جیسی جہادی تنظیموں نے پاکستانی فوج کو بنگلہ دیش میں آزادی کا اعلان ہونے کے باوجود بچا کر رکھا اور ملک کو تقسیم ہونے نہیں دیا۔ پاکستان کو روس سے پاکستانی جہادی تنظیموں اور اسلام پسندوں نے بچایا اور روس کو افغانستان میں ہی پچھاڑ کر رکھ دیا۔ کارگل کی جنگ میں انڈیا کے خلاف مجاہدین ہی ڈٹے رہے اور ہندوستانی فوج کو روکے رکھا۔ آج بھی جہادی تنظیمیں پاکستان کی نیابتی جنگیں یعنی پراکسی وار ز کشمیر اور افغانستان میں لڑ رہی ہیں۔ اگرچہ جہادی تنظیمیں یہ سمجھتی ہیں کہ اس طرح ان کو جہاد کا موقع مل جاتا ہے اور ان

کی نیت خاص اللہ کی رضا حاصل کرنے کی ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان کا یہ جہاد ایک جائز جہاد ہے جو امید ہے اللہ کے ہاں مقبول ہو گا۔

پاکستان کی تمام جہادی تنظیموں، مذہبی تنظیموں، اسلام پسندوں اور علماء کرام کو ایک باریک نقطہ سمجھنا چاہیے۔ وہ یہ کہ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ فوج آپ کو ہمیشہ اسلام کے نام پر ابھار کر آپ کی دینی غیرت کو ملکی دفاع کے لئے استعمال کرتی ہے ؟اور مطلب نکل جانے کے بعد "تو کون تے میں کون" کے مصداق آنکھیں بدل لیتی ہے۔ یہ فوج اسلام پسندوں کو ہمیشہ یہ احساس دلاتی ہے کہ وطن عزیز مشکل مراحل سے گزر رہاہے۔ اس ملک کو آپ کی ضرورت ہے۔ ان سے فتوے دلواتی ہے۔ ان سے انڈیا اور امریکہ کو دھمکیاں دلواتی ہے۔ ان کو کشمیر اور افغانستان میں لڑنے کے لئے بھیجتی ہے کہ اسلام کا دفاع کرو مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہاہے اس کو دور کرو۔ مگر یہ اسلام پسند اس فوج سے اتنا بھی نہیں پوچھ سکتے کہ اس اسلام کو اس ملک میں نافذ کرنے میں تم ہی کیوں رکاوٹ بنتے ہو؟ تم ہی کیوں اس ملک میں اسلام کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ظلم کرنے میں سر فہرست ہو؟ تاریخ گواہ ہے جس نے بھی اس فوج کا ساتھ دیا کام نکل جانے کے بعد سب سے پہلے فوج نے اس ہی کو ڈسا۔

## 142. پاکستانی فوج غیر اسلامی نظام کی محافظ

قیام پاکستان کے بعد یہ فوج پاکستان کو انگریز سے ورثے میں ملی۔ جس طرح ہمارے ملک کی عدلیہ ہمیں انگریز سے ملی۔ جس طرح ہمیں معاشی نظام انگریز سے ملا۔ جس طرح ہمیں قانون انگریز سے ملا۔ اسی طرح ہمیں فوجی نظام بھی انگریزوں سے ملا۔ اس فوج کا قانون، اس فوج کا مائنڈ سیٹ، اس فوج کا لائف سٹائل اور اس فوج کی اسلام دشمنی آج بھی وہی ہے جو اس کو انگریز سے وراثت میں ملی۔ اس فوج نے اس ملک میں 40 سال تک مارشل لاء نافذ کر کے رکھا۔ کیوں نہ یہ اس ملک میں اسلامک لاء کو نافذ کر دیتی جس کے نام پر یہ ملک بنایا گیا تھا۔ جب 4 دفعہ کے مارشل لاء کا احتساب آج تک اس فوج سے کسی نے نہیں لیا اور نہ کوئی لے سکتا ہے۔ اسلامک لاء اس مسلمان قوم کے بچے بچے کا دلی مطالبہ ہے تو اس کے نفاذ میں کیا رکاوٹ ہے؟

درحقیقت یہ فوج اس وطن میں رائج اس غیر اسلامی نظام اور روایات کی محافظ ہے۔ پاکستان کے مذہبی طبقے نے ہر مشکل وقت میں فوج کا ساتھ اس لئے دیا کہ اسلام کے نام پر حاصل کردہ یہ ملک بچ جائے۔ اسلام پسندوں کی طویل قربانیوں کی

وجہ سے یہ ملک آج تک بچ تو گیا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اس ملک میں رائج غیر اسلامی نظام بھی محفوظ رہا۔ اس غیر اسلامی انگریزی نظام کا سب سے بڑا فائدہ انگریز کی بنائی ہوئی اس پاکستانی فوج کو ہوا ہے۔

## 143. فوج کی متوازی حکومت

اس فوج نے اس ملک میں اربوں ڈالر کا ایک بزنس ایمپائر بنا رکھا ہے۔ یہ فوج دراصل ایک متوازی حکومت ہے جو منتخب یا سیاسی حکومت کو چلاتی ہے۔ اس فوج کا اپنا آئین ہے جسے ملٹری ایکٹ کہا جاتا ہے اس کا اپنا قانون ہے جسے مارشل لاء کہا جاتا ہے اس کا اپنا عدالتی نظام ہے جسے کورٹ مارشل کہا جاتا ہے۔ اس کا اپنا سودی بینکنگ سسٹم ہے جسے عسکری بینک کہا جاتا ہے۔ اس کا اپنا میڈیا ہے جس کو آئی ایس پی آر کہتے ہیں۔ اس کا اپنا سکول اینڈ ایجوکیشن سسٹم ہے۔ اسی طرح ان کا اپنا ہسپتالوں کا نظام ہے۔ الغرض یہ ان کا سب کچھ اپنا ہے۔ پاکستانی فوج کبھی بھی اس متوازی حکومت کے خاتمے کو برداشت نہیں کر سکتی اس کی بقاء کے لئے یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جس کو یہ "یوٹرن" کا نام دیتے ہیں۔ اگر ان کا بقا روس کے خلاف جہادی استعمال کرنے میں ہو تو یہ اسلام پسند بن جاتی ہے۔ اگر ان کا مفاد ان جہادیوں کو دہشت گرد قراد دینے اور اسلام کے خلاف فرنٹ لائن اتحادی بننے میں ہو تو یہ "یوٹرن" لے کر روشن خیال بن جاتے ہیں۔ چین جو کہ ماضی کے سویت یونین سے بھی بڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے اور اپنے ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہا ہے وہ ضبط تحریر میں بھی نہیں آتا۔ ماضی کے دہریے روس کے خلاف لڑنا تو "جہاد" تھا مگر جدید دہریے چین کے ساتھ دوستی ہمالیہ سے اونچی اور سمندر سے گہری ہے۔

## 144. فوج اور مجاہدین

پاکستانی مجاہدین پاکستانی فوج کے خلاف ایک عرصہ دراز سے بر سر پیکار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی مجاہدین پر یہ جنگ مسلط کی گئی ہے۔ پاکستانی مجاہدین پاکستان آرمی کے ظلم و جبر پر صبر سے کام لیتے رہے مگر جب پاکستانی فوج حد سے گزر گئی اور ان کے گھروں پر چھاپے مارنے لگی ان کے گھروں کی چار دیواری پامال کرنے لگی۔ ڈرون سے ان کو نشانہ بنانے لگی تو مجاہدین کے پاس اپنی جان مال اور عزتوں کے دفاع کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔

دفاع کی اس جنگ نے شریعت کے مطالبے کا رخ اختیار کیا اور آج تک یہ کشمکش جاری ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مجاہدین سے اس جہادِ پاکستان میں کچھ غلطیاں بھی ہوئیں مگر جب ان غلطیوں کی تحقیقات کی گئیں تو ان کے پیچھے بھی آئی ایس آئی کا ہاتھ نکلا۔ تا کہ مجاہدین اور جہادِ پاکستان کو بدنام کیا جا سکے۔ لیکن اگر ذرا انصاف سے کام لیا جائے اور مجاہدین

پاکستان کی خطائیں ترازو کے ایک پلڑے میں ڈالی جائیں اور پاکستانی فوج کے مظالم دوسرے پلڑے میں ڈالے جائیں تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کونسا پلڑا ابھاری ہو گا۔

مجاہدین پاکستان میں اکثریت ایسے افراد کی ہے جن کو فوج کے مظالم اور غیر اسلامی روش نے مجاہد بنا ڈالا۔ ان کے گھروں ،ان کی ماؤں بہنوں کی بے عزتیاں ان کے سامنے کی گئیں۔ ان کے مساجد، مدارس اور بازاروں کو ان کے سامنے مسمار کیا گیا۔ ان کی فصلوں اور باغوں کو ان سامنے نذر آتش کیا گیا۔ تو آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ اپنے حقوق کے لئے ہتھیار نہ اٹھاتے تو کیا کرتے؟ پاکستانی فوج کا جو خوبصورت چہرہ پی ٹی وی پر اٹک پُل کے اُس پار دیکھایا جاتا ہے۔ اٹک کے اِس پار کے باشندے اس کا اصل بھیانک چہرہ تو براہِ راست دیکھ چکے ہیں۔

## 145. پاکستانی فوج کا ماضی، حال اور مستقبل

اس مضمون میں آپ کے سامنے پاکستانی فوج کا ماضی اور حال بیان کر دیا گیا ہے۔ ماضی میں اس کی خدمات "برطانیہ" کے لئے تھیں۔ 1947 میں برطانیہ کے جانے کے بعد 1952 سے اب تک ان کی خدمات "امریکہ" کے لئے ہیں۔ امریکہ کے زوال کے بعد اب انہوں نے "چین" کو اپنا نیا آقا بنا لیا ہے۔ یہودیوں نے اپنے دجالی منصوبوں کے لئے پہلے برطانیہ کو استعمال کیا۔ اس کے بعد اب امریکہ کو استعمال کر رہا ہے۔ امریکہ کے بعد اب یہودی چین کو سپر پاور بنا کر اس سے اپنے دجالی منصوبوں کو آگے بڑھائیں گے۔ پاکستانی فوج ہمیشہ ان منصوبوں کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے استعمال ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

سی پیک کا منصوبہ، ایسٹ انڈیا کمپنی کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ یہ منصوبہ فوج کی زیر نگرانی ہے۔ اس منصوبے کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ چین نے پاکستان کو جو قرضہ سی پیک کی تعمیر کے لئے دیا ہے وہ 17 فی صد سود پر ہے جبکہ پاکستان ورلڈ بینک یا آئی ایم ایف سے جو قرضہ لیتا ہے وہ ایک سے تین فی صد سود پر لیتا ہے۔ سی پیک کی آمدنی کی تقسیم 91:09 کے تناسب سے طے پائی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ آمدنی کا 91 فی صد حصہ چین وصول کرے گا اور 9 فی صد پاکستان کو جائے گا۔ یہ ہے اس ہمالیہ سے اونچی اور سمندر سے گہری دوستی کی حقیقت۔

پاکستان کی چین سے یہ دوستی اتنی بلندی پر پہنچ چکی ہے کہ اتنی بلندی سے پاکستان کو چین ہی کے اندر 10 لاکھ قید ایغور مسلمان نظر نہیں آتے۔ پاکستانی وزیر اعظم عمران خان جب ترکی کے دورے پر گئے تو وہاں پر ایک صحافی نے ان سے پوچھا کہ چین نے 10 لاکھ مسلمانوں کو جیلوں میں بند کیا ہوا ہے تو ہمارے وزیر اعظم نے جواب دیا" مجھے اس کا علم نہیں"۔

## 146. امریکہ کو امریکی امداد سے شکست دی

امارت اسلامیہ افغانستان اور امریکہ کے درمیان 29 فروری 2020 کے دوحہ، قطر میں ہونے والے معاہدے کے بعد پاکستان کی آئی ایس آئی اب سوشل میڈیا پر یہ شوشے چھوڑ رہی ہے کہ ہم نے امریکہ کو امریکہ کی امداد سے شکست دی۔ اس کا مقصد عوام کو ایک بار پھر گمراہ کرنا ہے۔

دراصل پاکستان کسی بھی صورت امارت اسلامیہ کی مدد نہیں کرنا چاہتا تھا اور 2006 تک امارت اسلامیہ کے مجاہدین پاکستان کے قبائلی علاقوں میں روپوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھے ہزاروں افغانی طالبان کو قتل اور ہزاروں کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا جارہا تھا۔ اتنے میں پاکستانی طالبان نے زور پکڑ لیا اور پاکستانی حکومت پاکستانی طالبان کی روز بروز بڑھتی ہوئی قوت سے سہم گئی۔ افغانی طالبان جو پہلے ہی سے پاکستانی طالبان کے زیر اثر علاقوں میں تھے اب وہ بھی روپوشی کی زندگی سے باہر آنے لگ گئے۔

پاکستان نے جب یہ حالت دیکھی تو اس ڈر سے کہ کہیں افغانی طالبان، پاکستانی طالبان کے ساتھ مل کر پاکستان سے غداری اور خیانت کا بدلہ نہ لینا شروع کر دیں۔ اس ڈر سے پاکستان نے افغان طالبان کی ایسی مدد کرنے کا فیصلہ کیا کہ بس طالبان اس جنگ میں الجھے رہیں نہ امریکہ کو شکست ہو اور نہ طالبان کو فتح۔ اس طرح پاکستان ان جہادیوں کو بھی مصروف رکھ سکے گا جو پاکستان کے خلاف جنگ لڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یعنی پاکستانی تنظیمی مجاہدین۔ ان وجوہات کی بنا پر پاکستان امارت اسلامیہ کی مدد کرنے پر مجبور ہوا۔ یہ مدد اللہ کی رضا یا ثواب کی نیت سے نہیں بلکہ مراعات یافتہ طبقے کو اپنی فکر لاحق تھی۔

دوسری بڑی وجہ جو پاکستان کی امارت اسلامیہ کی مدد کرنے کی بنی وہ مشرقی سرحد پر ہندوستان کا مسلسل جنگ کی تیاری اور جنگ کی دھمکیاں دینا تھی پاکستان امریکہ کی بے رخی سے بھی نالاں ہوا اور ہندوستان کے حملے سے بچنے کا حل یہ نکالا کہ افغانستان میں طالبان کی ایسی مدد کی جائے کہ نہ تو طالبان یہ جنگ جیتیں اور نہ ہی امریکہ کو شکست ہو کیونکہ کسی بھی فیصلہ کن جنگ کے نتیجے میں امریکہ کو اس خطے سے جانا ہوگا اور امریکہ کے نکلتے ہی امریکہ کو پاکستان کی مزید لاجسٹک سپورٹ اور کراچی تا جلال آباد اور کراچی تا قندھار سپلائی روٹ کی محتاجی نہیں رہے گی اور ہندوستان پاکستان سے جنگ چھیڑ دے گا۔ مگر قدرت کو امریکہ کی شکست منظور تھی۔ کم من فئة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ

اب جب کی امریکہ اس خطے سے جارہاہے پاکستان کو اپنے مشرقی سرحد سے ہندوستان سے شدید خطرہ لاحق ہے۔ اب امریکہ کے بعد پاکستان چین اور روس سے دفاعی معاہدے کر کے ہندوستان کے جارہانہ عزائم کو لگام ڈالنا چاہتا ہے۔ مگر یہ تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ غزوہ ہند آخر کار ہو کر ہی رہے گا۔

یہ تحریر لکھتے ہوئے یہ خبر بھی ماسکو کانفرنس سے آن پہنچی کہ پاکستان نے ماضی کی طرح ایک بار پھر یوٹرن لیتے ہوئے اور افغان طالبان کی پیٹھ میں ایک بار پھر چھرا گھونپتے ہوئے اعلان کر دیا ہے کہ وہ افغانستان میں دوبارہ اسلامی امارت کے قیام کی حمایت نہیں کرے گا۔

## 147. آپ کا فیصلہ

محترم قارئینِ کرام! اب تک کے مطالعہ کے بعد آپ فیصلہ کر چکے ہوں گے کہ افواج پاکستان اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟ اور آپ کے ذہن میں یہ سوال آرہا ہو گا کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب کی راہیں کونسی ہیں اور ایک مکمل شرعی نظام کیسے اس ملک میں نافذ ہو سکتا ہے؟ اور اس ظالم اسلام دشمن فوج سے کیسے گلو خلاصی ممکن ہے؟

معزز قارئین! ہم نے آپ کے سامنے اس فوج کے ابتدا سے لیکر اب تک کے خاص خاص واقعات، حالات اور نظریات بیان کر دیئے ہیں۔ بیان کرنے اور لکھنے کو تو بہت کچھ ابھی بھی باقی ہے۔ مگر اگر اب بھی کسی کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ ہماری یہ فوج اسلامی ہے یا غیر اسلامی، یہ ہماری فوج ہے یا کسی اور کی فوج ہے، یہ اسلام پسند فوج ہے یا اسلام بیزار فوج ہے تو اس کے سامنے مزید حقائق و دلائل بیان کرنا عبث ہے۔ ان حقائق کو جاننے کے بعد بھی کوئی اس فوج میں بھرتی ہونے یا اپنی اولاد کو بھرتی کرنے سے باز نہیں آتا یا فوج میں موجود غیور فوجیوں کی غیرت جوش میں نہیں آتی تو ہماری دعا ہے کہ

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے

ہم نے اس تحریر میں اس فوج پر کسی قسم کا فتویٰ نہیں لگایا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ایسے جرائم کا ارتکاب کرنے والی فوج کی شرعی حیثیت خود علماء کرام سے معلوم کریں اور ان موضوعات پر بہت سا مواد انٹرنیٹ پر با آسانی دستیاب ہے۔

اب جب یہ معلوم ہوا کہ اس فوج کی اصلاح تب تک نہیں ہو سکتی جب تک ایک اسلامی نظام اس ملک میں نہیں آتا۔ جس کے لئے ایک اسلامی انقلاب کی ضرورت ہے۔ FATF کے او قاف بل کی منظوری کے بعد اب کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ مجاہدین کے خلاف علماء کرام سے "پیغام پاکستان" کا فتویٰ دلانے کے بعد، ضرب عضب اور رد الفساد کی حمایت میں علماء کو مجاہدین کے خلاف کھڑا کرنے بعد، اب جب پاکستانی مجاہدین کو کمزور کر دیا گیا ہے تو اب مدارس اور

مساجد پر ہاتھ ڈالا جا رہا ہے تا کہ اسلام پسندوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کنٹرول کیا جاسکے۔ **لکن حاشا و کلا** مجاہدین ایک بار پھر منظم ہو چکے ہیں۔

## 148. پاکستانی فوجیوں کو مشورہ

چونکہ اس کتاب کے اولین مخاطبین افواج پاکستان سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ سب سے پہلے توبہ کریں اور آئندہ کی زندگی میں صرف اللہ کے لئے لڑنے اور مرنے کا عہد کریں۔ فوجی انقلاب کے ذریعے اس ملک میں باطل حکومتوں کا تختہ الٹ کر اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے فوج کے اندر تنظیم سازی کریں لیکن اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ اس کتاب میں ہم نے اس فوج کی تاریخ میں ہونے والی بغاوتیں اور انقلاب کی کوشیش درج کر دی ہیں۔ جنرل بخت خان رحمہ اللہ سے لیکر لیفٹیننٹ ذیشان رفیق رحمہ اللہ کی انقلابی کوششوں کا احوال ذکر کر دیا ہے۔ جن افراد نے انفرادی کوششیں کیں وہ بھی آپ کے سامنے بیان کر دی گئی ہیں۔

آپ کا کام یہ ہے کہ ماضی میں انقلاب کی ان کوششوں میں جو جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہوئی یا جو کمی رہ گئی تھی ان سے سبق سیکھ کر آپ حضرات نے اسلامی انقلاب کے لئے کوششیں کرنی ہیں۔ اب کی بار آپ کے لئے ایک آسانی ہے اور وہ یہ کہ ہزاروں کی تعداد میں مجاہدین پاکستان کے شمال مغربی پہاڑوں میں موجود ہیں جو آپ کی ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر آپ کا بھید کھل جاتا ہے تو کسی طرح مجاہدین تک پہنچیں جہاں پر آپ دشمن کے شر سے محفوظ ہو جائیں گے۔ تو میرے معزّز اسلام پسند فوجی بھائیو! قدم بڑھائیے مجاہدین آپ کے ساتھ ہیں۔

ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ پاکستانی فوج دنیا کی کئی اسلامی ممالک کی افواج سے اس وجہ سے ممتاز ہے کہ اس میں اسلام پسندوں کا ایک طبقہ پایا جاتا ہے۔ جو امریکہ کے ساتھ دوستی اور اس نام نہاد دہشت گردی کے نام پر جنگ سے سخت نالاں ہیں۔ یہ طبقہ افراد کو لاپتہ کرنے، اپنے ملک میں ہونے والے مجاہدین کے خلاف آپریشنز کے سخت خلاف ہیں۔ یہ فوجی عدالتوں کے ظلم سے بھی باخبر ہیں۔ اسی طبقے کے بارے میں امریکہ بھی جانتا ہے اور اس کی کوشش ہے کہ کسی طرح بھی پاکستانی فوج کا نظم و نسق یا اختیار ایسے جرنیلوں اور ایسے کمانڈروں کے پاس نہ جاسکے کیونکہ جس دن ایسا ہوا اس وقت پاکستان کی تقدیر بدل جائے گی اور پاکستان کی فوج ترکی اور مصر کی فوج کی طرح نہیں جو اسلامی حکومتوں کو برداشت نہ کر سکتی ہوں۔

دوسری طرف اس فوج میں سیکولر، شیعہ، قادیانی، مجوسی، عیسائی اور مغرب زدہ فوجی جرنیلوں اور افسران کا ایک بڑا طبقہ بھی پایا جاتا ہے جو کہ اسلام سے بیزار ہیں اورافسوس یہ کہ یہ دینی وانسانی غیرت سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ قومی غیرت اور حب الوطنی سے بھی پاک ہیں ان کے نزدیک یہ فوجی سپاہی اور عوام کیڑے مکوڑوں کی مانند ہیں ان کے دماغ میں فراعنہ اور نمارده جیسا تکبر اور گھمنڈ بھرا ہوا ہے۔یہی وہ طبقہ ہے جس کو امریکہ اور مغرب سپورٹ کرتا ہے ان کو اپنے ہاں کورسز پر بلاتا ہے۔ پھر اپنی فوجی امداد کو ان تربیت شدہ جرنیلوں کی کلیدی عہدوں پر ترقی کے ساتھ مشروط کرتا ہے اس طرح ساری فوج چاہے نہ چاہے امریکہ کے عزائم کو اپنے خطے میں اپنے ہی عوام کی جانیں لے کر پورا کرتی ہے اور جب رد عمل کے طور پر عوام فوج کو مارتی ہے تو یہ کافر باہر بیٹھ کر تماشہ دیکھتے ہیں اور دونوں جانب ہمارا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اس فوج میں سے ایسے لوگوں کو اٹھائے جو اللہ سے محبت کریں اور اللہ ان سے محبت کرے اور وہ اسلامی انقلاب برپا کرنے میں کسی عار دلانے والے سے عار نہ کھائیں۔ آمین یارب العالمین۔

## 149. الحل؟"جارح کو اس فوج سے لڑنے دو"

ہماری نظر میں پاکستان میں اسلامی انقلاب کا طریقہ یہ ہے کہ اسلام پسند ماضی سے سبق سیکھیں۔اب اسلام پسندوں کے تمام طبقے چاہے وہ جہادی ہوں، سیاسی، علمی، فوجی یا فلاحی ان کو اس بات میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کو ہمیشہ اسلام اور ملکی سلامتی کے نام پر استعمال کیا گیا ہے۔ان کے جذبات اور دینی غیرت سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔
ملک میں جہادی تنظیموں کی داغ بیل جنرل یحيٰی خان نے ڈالی اور جہادیوں کو بتایا کہ بنگالی، اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس مملکت خداداد کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ یحيٰی خان خود کتنا اسلامی تھا اور اس اسلامی ملک میں وہ خود کتنا غیر اسلامی کام کر رہا تھا اس کی کردار پر بات کرنا اس کتاب کو گندا کرنے کے مترادف ہے۔
اگر اسلام پسند واقعی اس ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہیں تو ان کو یہ بات سمجھنی ہو گی کہ ملک کا دفاع الگ چیز ہے اور فوج کی حمایت اور اس کی مدد الگ چیز ہے۔اپنے اس پیارے وطن کا دفاع اسلام پسندوں نے ہمیشہ کیا ہے اور کرتے رہیں گے مگر اب کی بار اسلام پسندوں کو ملکی دفاع کی اپنی حکمت عملی تبدیل کرنی ہو گی۔ **فوج سے ایک قدم آگے لڑنے کی بجائے اب ملک کا دفاع فوج سے ایک قدم پیچھے رہ کر کرنا ہوگا۔** فوج کے خلاف بیرونی یا اندرونی جارحیت کو فوج سے آگے بڑھ کر یا ان کے شانہ بشانہ مل کر روکنے کی بجائے فوج سے ایک قدم پیچھے بیٹھ کر یہ انتظار کیا جائے کہ "جارح قوت" اس فوج کو گرانے اور تتر بتر کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

فوج کے گرنے اور ٹوٹنے سے فائدہ یہ ہو گا کہ فوج کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اس ملک میں یہ انگریزی نظام بھی گر جائے گا اس ملک کے ناسور سیاستدان اور بیوروکریٹس اپنے مغربی آقاؤں کے پاس چلے جائیں گے اور اسلام پسندوں کے لئے یہ وطن طواغیت سے پاک ہو جائے گا۔

**اگر"جارح قوت"اسلامی ہو تو ملک بھر کے تمام اسلام پسندوں کو اس کے ساتھ مل کر ایک اسلامی نظام قائم کرنے میں مدد کرنی چاہیے اور اگر"جارح قوت"غیر اسلامی ہو تو اس"جارح قوت"کا مقابلہ سب اسلام پسندوں کو مل کر کرنا ہو گا۔** جو کچھ عرصہ مسلح جدوجہد کے بعد بعون اللہ آخر کار کامیاب ہو جائیں گے اور جہاد فی سبیل اللہ کا اصل ثمرہ پاکستان میں ایک اسلامی نظام کی صورت میں مل جائے گا۔وما ذالك علی اللہ بعزیز۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خالی صفحہ

# ABOUT THIS BOOK

The book "Pakistani Army Islamic or Un-Islamic" is a very well researched and detailed account, exposing the lies of the Pakistani army which has been using Islam for its political objectives. Pakistan military establishment has used Islam as a tool to gain legitimacy over their almost seven-decade of ruling the politics, economy, state and foreign policy of Pakistan. This book does an excellent job in providing the reader with current and historic facts, exposing the false Islamic agenda used by the Pakistani military establishment.

**COMMANDER OMAR**

A PAKISTANI MUJAHID IN SYRIA

As a Political science graduate, I was amazed at the amount of information and the overwhelming data the author provides in support of historical accounts. This book does a wonderful job in explaining the reader how the Pakistani army is no different than its predecessor the Royal Indian Army. Both have served the same agenda, which is, serving their imperial masters in destroying Islamic movements. I was shocked when I found out how the Muslims of the Royal Indian army played decisive role in destroying the Ottoman Caliphate. Today in the same spirit its descendant, the Pakistani army joined the front-line battle against Islam by not only providing logistics and land to massacre the innocent Muslims of Afghanistan but this army is directly involved in committing brutal military operations against the Mujahideen and the civilians in the Tribal area who were helping their fellow brothers waging Jihad against the occupying invaders.

**COMMANDER MUSTAFA**

A PAKISTANI MUJAHID IN SYRIA